این کتاب مطبع نولکشور ... ۱۲۹۳

بعونه خداوند زمین و زمان این نسخهٔ عجیبه ۱۸۷۵ع

بوقت محمود و ساعت سعیده ۱۲۹۲ه

خیابان تاریخ

مؤلفه بنده سید محمد علی چیپای محمد آبادی مقیم پائتخت خطهٔ ۱۲۹۲ه

بمطبع منشی نول کشور مقام لکهنؤ جلوهٔ طبع پوشیده ۱۲۹۲ه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے عدد اور سپاس صانع حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکی وحدانیت کا پرتو ہر شے مین
نمودار اعداد و حروف کی طرح ہر قالب مین نہان ہے جو حرف ہے اوسکی وحدانیت
کی برہان کثرت مین وحدت مستور ہے ہر عدد اپنے طرفین کی مجموعہ کا نصف مشہور ہے
شعر ہر رنگ مین ہے اوسیکا جلوہ ۔ ہر سنگ مین ہے وہی شرارہ ۔ پھر ایسے
وحدہ لاشریک کی حمد اور زبان گویا ہیہات ہیہات مصرعہ زبان آفرین است آن
زبان ۔ جل جلالہ و عم نوالہ اور نعت بے حد اوسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو شایان کہ جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک کا فرمان اوسیکے
نور سے زمین و آسمان روشن ہے اوسیکے رنگ و بو کا شور چمن چمن شان اوسکی
مین خدا کی شان ہے احمد بلا میم کھا ایمان شعر خدا سے کب جدا ہے تو
اوسکا زبان حق سے سن مذکور اوسکا ۔ علی آلہ و اصحابہ اجمعین بعد ذکر

پیچ حاکم عہد ہے کہ اولی الامر منکم سے اشکار ہے جو ناس ... نما ہار است
وہ کون ہے خیر الناصرین امام المسلمین سرتاج روسای ہندوستان افتخار
امراے عالیشان نافذ الحکم واجب التعظیم صاحب علم مالک دیہیم سکندر اقبال
فلاطون مقال دارا شکوہ حق پژوہ عدل گستر نوشیروان سیر آفتاب آسمان حشمت
ماہتاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس الاقتدار محب آل رسول جم جاہ جمشید حشم
امیر کبیر نواب میر علیمراد خان صاحب بہادر ادام اقبالہم الی
ملک خیر لوریسندہ کہ جسکی سخاوت نے حاتم اور حاتم کی سخاوت کو گرد کر دیا
بلکہ اوسکی گرمی بازار کو سرد کر دیا قطعہ یہ سخاوت ہے کہ بحر و دشت مین جاری ہے فیض
کاسہ گل کی طرف دیکھا تو زر سے پر ہوا ؛ بیل صنوبر مین نہ تھا آخر زمین بھی بر ملا ؛
ہاتھ پھیلاے صدقے نے اوسکو حاصل زر ہوا ؛ شجاعت کا یہ حال کہ گو رستم
بہادر جہانگا تھا لیکن اوسکے خوف سے کوسے بھاگتا تھا اسکے ارادہ کا نام قضا
کہ دشمن سکے سر پر موجود ہے اسکی ہیبت سے آتش و دو قطعہ یہ شجاعت کا
عالم آب دشمن ہو ہلاک ؛ وار کیا مرجان سے نیچہ جون اختر سہ ہوا ؛ بجسر ٹھہرا
سامنے اوسکے نہ کوہستان کبھی ؛ جھک گیا دیکھ اوسکو بانو ہوا ابخسر ہوا ؛
عدالت کی یہ صورت کہ زبردست اور زیردست دونوں برابر ہین بلکہ زیر دست
زبردست سے کمتر گو ظاہر مین ایک ہی صورت رکھتے ہین آہین ایک ہی اوپر مین
دو نقطہ رکھتے ہین قطعہ مجال کیا ہے کوئی سر اوٹھاسے نخوت سے ؛ فلک
بھی تو جھکے یہان تک نہین ہو جاسے ؛ خبر ہو جو یہ اگر آسے شمع غفلت مین ؛
تو سر زنش اوسے گلگیر سے وہین ہو جا ؛ شوکت کا بیان خامہ برید ...

کیونکر ہو گنج گنج کا شمار ریگ کا حساب جیسے ہی لاتعداد اور لاجواب ہے ربع مسکون کا
انتخاب ہے فیض اوسکا عالمگیر ہے فیاضی مین بے نظیر ہے شہرت اوسکی عالم مین
گنج گنج ہے ہر چند کہ حجیا اس گلشن مین ہے مگر اوسکا نو آموز مدح علیجان
زکی سے والی لکھنو کے اوصاف مین بارہ شعر کہے خلعت جاگیر و فیل سے
ممتاز ہوے حجیا نے علی قدر مراتب ہ کچھ کہا کہ جسکے جلدو مین عمر بھر کو آز
ہو گیا اور کیون نہو کہ اوسکی ذات فیض آیات مشہور جہات ہے اس رسالہ
بے بہا کو اوسکے نام نامی پر تالیف کیا ہے اللہ تعالی تا قیام قیامت مقبول
عام کرے جہان مین اوسکا نام کرے اب حجیا چند اشعار مخاطبانہ سے زبان کو
گویا کر حق نمکخواری ادا کرتا ہی ہذا

تو وہ سخی ہے کہ جسپر تری نظر ہوجاے — اگر گدا ہے تو وہ شاہ بحر و بر ہوجاے
یہ انتظام کا عالم ہے تیرے عالم مین — مجال کیا ہے بشر سے کوئی ابتر ہوجاے
یہ خوف بحر کو پیدا ہے تیری ہیبت سے — کہین نہ آب مین تر دامن گہر ہوجاے
چمن مین زر سے لبالب ہین جام گل بخشش — نگاہ تیری اودہر سے اگر ادہر ہوجاے
نہال فیض سے تیری ہے خلق برخوردار — ترے کرم سے صنوبر مین کیون نہ بر ہوجاے
زمین کی طرح نہو چرخ کی شکایت سے — زمانہ اسکے اودہر سے اگر ادہر ہوجاے
رئیس ابن رئیس امیر ابن امیر — گدا کو شاہ کرے تیری گر نظر ہوجاے
ہمیشہ دہر مین اقبالمند تو رہوے — خدا کرے ترے قبضہ مین بحر و بر ہوجاے

الہی جبتک گلشن چرخ پر گلہاے اختر کھل رہے ہین ممدوح میرا ہمیشہ گلدستہ کی
طرح تر و تازہ و خرم رہے اور عمر خضر اوسکو عطا ہو آمین ثم آمین یارب العالمین

اظہار مدعای مؤلف

اس زمانہ مین کہ کمال سخن معدوم ہے بلکہ سخن گوئی معلوم اکثر ابنای زمانہ کو
یہ گمان ہے کہ شاعری ایک فن آسان ہے اور باعث نام و نشان اور یہ غلط
شاعری دشوار ہے اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر مدار نہین ہے بلکہ مبداء فیاض سے
جسکا حصہ ہوتا ہے اوسیکو ملتا ہے ہر شخص لائق اس مضمون کے نہین شعر بھی
ہر شخص کے واسطے موزون اگرچہ اس زمانہ مین ہر شخص کو دعوی ہے مگر سچا گو جناب
کو اسطرف توجہ کمال ہے جسکو دیکھو خط و خال مگر اصناف سخن پر کسیکو نظر نہین
اقسام کلام سے ہرگز خبر نہین گل و بلبل کے مضامین کہ پیش پا افتادہ ہین اونکو زیر نظر
کرتے ہین شاعری پہ مرتے ہین اور سخن آفرینی عبارت ایجاد سے ہے اور ایجاد
صورت عنقا اب دیکھو تو کیا رہا مصرع حریفان بادہا خوردند و رفتند ۔ اب
اقسام کلام مین کچھ جدت تاریخ گوئی مین رہ گئی ہے اوسکی جانب کسیکو خیال
نہین شاید انواع سخن مین اسکا امثال نہین کہ فضول سمجھ کر اوسکے جانب التفات
نہین کرتے اور شاعری اسکا نام ہے کہ جملہ اصناف سخن پر ہمہ گیر ہو یہ نہین
کہ ایک غزل گوئی اور وہی مضمون قدیم ہے یا اسکو نکما جانکر پرہیز کرتے ہین
اور حقیقت مین اوسکی دشواری سے گریز کرتے ہین یہ عجز طبیعت ہے یا انکار
شریعت شاعر کو اصناف سخن پر قادر ہونا چاہیے پھر ہر سخن کا نادر ہونا چاہیے
اور تاریخ گوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف ہے کشف و الہام کا شعبہ ہے
شریف ہے اکثر بکار آمد ہے نادر عجیب ہے دیکھو تو اعداد ابجد اسرار غیبی ہین
انوار لاریبی ہین اوقات سوانح جو مجہول ہین وہ اس فن سے مستقل ہو جاتے ہین

از سنہ وقائع جو مسئول ہین و اسی سے ہین اگر معلول ہوتے ہین مگر جو جانتا ہے وہی جانتا ہے — راز ہاست اسی محرم اسرار کجاست ؛ اور تاریخ کے معنی وقت پیدا کردن سے ہوا مطلب اور وہ ہر وقت نیا ہے پس شاعری مین تاریخ گوئی اور تاریخ گوئی نفس سخن ورہا و گفتار ہے مگر شعرا ہین وشعار ہے تاریخ برنیاید تاریخ برنیاید ہو سیکے او وقتیکہ پیچ برنیاید تاریخ برنیاید اور متقدمین سے ایک جداگانہ رسالہ اس فن کے عنوان کا منضبط نہیں کیا اگر شائق اسکے جو پائے مگر خصوصا نثر کنندن اہل نثر اور نسا لازم ہاتھی کہ اس فن خاص سے مناسبت تام رکھتے عدیم النظیر ہین اکثر غزلین اور قصائد تاریخی لکھے گو منثور و راقم سے کرتے ہین مگر انکی کلام مین چاشنی عجیبہ الکلام از و فرود الا نقص محرکہ ہوئے کہ ایک رسالہ اس فن خاص مین ایسا مرتب کرکے مبتدی اوسکے قواعد سے واقف ہون اور اصطلاحات اسکے کلی ثبت ہون کہ اکثر وقت تفکر کے بسبب خوض کرنا پڑتا ہے چنانچہ انکی تاکید سے اس ہیچمدان نے چند قواعد تاریخ گوئی کے اور کچھ اصطلاحات اوسکی درج رسالہ ہذا کئے احباب سے التجا ہے کہ سہو و خطا میکہ خاصہ بشر ہے نظر نظر اکرداد محبت سے کہ نما خیر ہے محرم نقرباین مع ہوان خطا وار امید عطا گنہگار

بیان حروف تہجی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

تہجی یعنی ہجو کرنا اسے ہجا کرنا اور حروف مفرد کو باہم ترکیب دینا اور حروف تہجی الف با تا ثا کو کہتے ہین اور یہ اٹھائیس حروف ہین کہ ابجد کے سلسلہ مین منسلک ہین اور بعد ان حروف کے حضرت آدم علی نبینا وعلیہم السلام کو

اور بروایتے حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام پر نازل ہوئے ہیں اور خلیفہ
ہارون رشید کے عہد میں اسکی ترتیب مرتب ہوئی یعنی الف سے
طاتک اکائی ہے تو یکتا مراتب ہوتی ہیں اور یا سے صاد تک دہائی ہے
نو تک اور یہ مدد حساب کی جاتی ہیں اور قاف سے غین تک سیکڑہ
ہزار تک تصور کرنا چاہیے

ا ب ج د ه و ز ح ط ی ک ل
م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ
۱۰۰۰ ۹۰۰ ۸۰۰ ۷۰۰ ۶۰۰ ۵۰۰ ۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰

اور اس حساب کو حساب جمل اور حساب ابجد بھی کہتے ہیں اور ابجد میں سے اور
بیت اور ہشت ہے اور ح کی ۸ اور ط کی ۹ اور ی کی ۱۰ اور ک کی عدد ہیں البتہ کہ
اگر اس شکل سے لکھیں گے کہ تا اور ہا کے عدد لیے جائیں گے اور
اسیطرح سب تاریخ کو اگر یہ اور چیز سے لکھیں گے تو اونکے عدد بھی یاد
یا اور جیم اور ہا کے لینگے تاریخ میں حروف مکتوبی کے عدد لیے جاتے ہیں
مگر بعض نے ترکیب فارسی اسمین صرف ایک لام کے ہی عدد لیے ہیں اور
اور لفظ صلوٰۃ میں اگرچہ الف ملفوظ ہے لیکن ہا کے عدد لینگے اور ملفوظی اسیطرح
آدمین و و الف ہین اسیطرح دو لیے اور ہے لیے میں بھی دو یا ہین اور جہان ہمزہ
واقع ہوگا اور جسصورت پر واقع ہوگا اوسکے عدد لینگے اور بعض نے نہیں لیے
مختار ہے - الفاظ کو صحت سے لکھنا چاہیے اکثر صاحب خورشید میں ہمزہ
بڑھا دیتے ہیں یہ ایجاد بندہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جہانتک ممکن ہو
قرآن مجید میں تاریخ تلاش کریں اور بعد اوسکے حدیث شریف میں مرثیہ
ضرب المثل میں یا کلمہ صفت موصوف یا مضاف مضاف الیہ میں یا ایک لفظ

نکالیں ورنہ مصرعہ موزون میں کہیں اور ابتدا میں شعر آ تاریخ ہو ہی سکتے تھے
چھ سو برس سے تاریخ معنوی نے زیور تجدید دیکھا ہے اور یہ ترکیب اعداد قدیم سے ہے
بلکہ قوم یہود میں بہت روز روز سے مروج ہے پھر رفتہ رفتہ اس میں ایجاد ہوتا گیا

بیان تاریخ

جو چند حروف ایسے جمع کیے جاویں کہ جنکے عدد مطابق سنہ مطلوب کے ہوں
اسکو تاریخ کہتے ہیں اور تاریخ کے معنی وقت پیدا کرنے کے ہیں اور اسی
مجموعہ کا نام مادہ ہے خواہ موزون ہو یا غیر موزون اور بہترین مادہ سے وہ ہے
کہ دلالت کرتا ہو واقعہ پر اور جب اسکی صراحت کرنا منظور ہوگی تو قطعہ یا نظم میں
تضمین کرینگے اور چونکہ مادہ قسم الہام سے ہے اسواسطے مثل الہام کے لکھنا چاہیے
اور تاریخ اقسام بلاغت سے ہے اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ بہر اقسام میں تاریخ کلام الٰہی سے
نکالنی چاہیے اور یا حدیث شریف یا ضرب المثل وغیرہ سے اب انکی نظیر اقسام وار
ذیل میں لکھی جاتی ہے تاکہ دریافت ہو کہ اسطرح مادہ نکالنا چاہیے

مثال آیت قرآن شریف

تاریخ کتاب گلشن اخلاق کہ مولفہ مولانا ہے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ
۱۲۶۶
اس میں لاریب فیہ کا تخرجہ ہوا ہے کہ لا اور سیم دال ہے اور یہ منجانب اللہ ہے

یہ تاریخ انتقال گلزار شاہ مجذوب کی ہے

کہ سن بارہ سو بیاسی میں رحلت کی تھی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
۱۲۸۲

تاریخ سفر خیر شد

کہ مقام سجے پور سے مراد آباد کو روانہ ہوا تھا فاللہ خیر حافظا
۱۲۶۲

تاریخ مرگ جمشید جی فارسی آتش پرست

کہ سن بارہ سو تراسی مین انتقال ہوا تھا او تاریخ اصحاب النار ہم فیہا خالدون
۱۲۸۳

مثال حدیث شریف

راقم بیار ہوا از باعث بیاحتہ شلا الدنیا سجن المومنین و جنت الکافرین
۱۲۸۴

مثال زبان عربی

تاریخ مسجد بنا کردہ مولوی فقیر محمد صاحب ولایتی بمقام جیپور ہذہ بیت الاسلام
تاریخ مسجد اصالت خان ہذہ بیت الاسلام ۱۲۸۵

مثال ضرب المثل
۱۲۸۴

تاریخ ایک منحوس مکھی چوسلی کہ مرتبہ مین سب سے بڑا تھا — مر گیا مردود فاتحہ نہ درود
۱۲۸۸
تاریخ ایک متکبر کی کہ عہدہ سے برخاست ہوکر آدمی بن گیا معزول مشوند پس معقول میشوند
۱۲
تاریخ ایک نابینا کی نکاح کی ہے کہ امیر بخش اوسکا نام تھا لگی اندہی کے ہاتھون کیا ہی بٹیر
۱۲۸۰
تاریخ طفلک شستبہ کہ باپ اوسکا شیخ اور ماں آہنی تھی ماں ہٹینی باپ کلنگ بچہ لونڈی رنگ برنگ
۱۲۹۰
تاریخ جنگ مرغان فوجدار صاحب کہ طرف ثانی کا مرغ بھاگا تو اوسوقت یہ کہا بول رے مرغی کگروں کون
۱۸
تاریخ ایک مرد اونکے اسطے ہوسنے کی — شیتر کے مونہہ میں لا کی
۱۲۹۰
تاریخ اوسی شخص کی دوسری ہے — بولی سکے بھاگون چھینکا ٹوٹ پڑا
۱۲۹۰
تاریخ طفلک پیدائش پانیدن رستم — بو یا نہ جوتا مرے موسلے دیا توتا
۱۲۸۵

مثال ایک لفظ کی

تاریخ چھپر وکہ سکان حکیم محمد سلیم خان صاحب از وغہ جبر ہاتے جیپور — عجز فہم
۱۲۸۰
تاریخ مسند نشینی امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم خان بہادر صولت جنگ والی ٹونک کی فروغ
۱۲۸۹

تاریخ عقد صاحبزادہ افتخار الامرا فخر الملک نواب محمد علی شان بہادر فیروز جنگ کی عطیہ خطاب کی [illegible]
١٢٨٢

مثال [illegible]

صنعت موہوب موا اضافت و مضاف الیہ پانچ لفظ جملہ اضافی کی ہے
تاریخ جناب ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد فیض علی خان بہادر کی ایس آئی کے مکان کی

چو نواب فیض علی خان بہادر		مکانے بنا کرد در عصر خویش
سروش از فلک بہر سال بنا		بگفتہ کہ چو با بگو قصر فیض

١٢٨٠

مثال مصرعہ موزون

تاریخ عطیہ جاگیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار ملک سنج پور کی

نواب کو علاقہ سرکار سے ملا ہے		تم بھی تو جلکے پوچھو یا اوسکو مبارک
تاریخ کی جو پوچھے میاں نے یہ کہا		جاگیر کی خدا نے دہ سکو مبارک

١٢٨٦ھ

مثال [illegible]

قدرتے مسند نشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال ہر ایک سالہ لکھا تھا اوسکی آخر کے تین شعر لکھے جاتے ہیں اور باقی قریب اٹھارہ ورق کی نظم تھی کہ ہر مصرعہ نظم مذکور کا تاریخی تھا

١٢٨٥	بود تا کہ الٰہی ... روشن		گشتہ از فیض بہار گلشن	١٢٨٥
١٢٨٥	ز گلشن تا شود گل گل بہد بو		بباگہ پوست گل بلبل غزل گو	١٢٨٥
١٢٨٥	بود بیگم ... تا ہست [illegible]	ایضاً	برو شد شاہجہان شاہجہان جم	١٢٨٥

تاریخ مسند نشینی نواب بہادر محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ ... کی منظوم شایگہ شیخ

زہے نواب فرخندہ جمال و جہاں خلد او		بوالے شوکت و اقبال اللہ الا کر دہن ابا
فلک رس تا بود پایہ جہان بادشاہ جم		بود تا آسمان سایہ فگن بر بارگہ دنیا

١٢٨٦

١٢٨٦

سرور بخشی تی خیابان تاریخ

زفرمان تو آید آسمانها برزمین از سما ۱۲۸۶	همه عالم بود زیر نگین اشته چو ما ۱۲۹۶

امثال مثنوی

فقیر نے ایک مثنوی تہنیت مسند نشینی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ والی ملک ٹونک میں لکھی ہے کہ جسکے اشعار بجلدو کے لکھے جاتے ہیں اور اسمیں یہ تکلف زیادہ ہے کہ ایک شعر میں سے تاریخ ہجری نکلتی ہے اور دوسرے شعر میں سے تاریخ عیسوی پیدا ہوتی ہے یعنی ایک شعر کا ہر مصرعہ ہجری ہے اور دوسرے شعر کا ہر مصرعہ عیسوی ہے و نیز

خبر لینا اب آ کے ساقی بہار ۱۲۸۶	فدا دل سے ہو اور جانسے نثار ۱۲۸۶
نہ وہ دور ہے نے شمیم عنبر کہ ۱۸۷۰	تری سنگ کو ہے نے شکایت نگر ۱۸۷۰
نیا کر دے ساقی ترا راج ہے ۱۲۸۶	مسرت نشان کیف تو آج ہے ۱۲۸۶
پلا جاوے پیر مغان وہ شراب ۱۸۷۰	کہ جس سے ہو شادی سے حال خراب ۱۸۷۰
مہوت کا رہو نے نشان ۱۲۸۶	مشتاق اب آیا اسے مہربان ۱۲۸۶
کہ یار ساقی تو ہے خدا ۱۸۷۰	ورنگ اسپ ز فکر یہ ہے ذرا ۱۸۷۰
کہ ہے رنگ و پیش اب ٹونک کا ۱۲۸۶	اثنا جسمین رہ خوب سی ہے پلا ۱۲۸۶
سفر سے ہوئی لکو غم سیری خیال ۱۸۷۰	ہو لشکر پیش خجستہ جمال ۱۸۷۰
کہ ہو وہ خون وقت ہے آب پی ۱۲۸۶	رہے خوشنود لیجاے تاب پی ۱۲۸۶
خوشی سے پڑھیں آج وہ مثنوی ۱۸۷۰	کہ عشرت میں ہم آپ ہوا ہوسکے ۱۸۷۰
نہ کس طرح بہتر ہو کلام ۱۲۸۶	لیا میں نے دریا سے عشرت کا نام ۱۲۸۶
وہ مہ کون خورشید وہ ہے بتا ۱۸۷۰	کہ خورشید شرمندہ گل سے ہوا ۱۸۷۰

صد عجیب ہے آئے جو پاسے حکم ١٢٨٦	وہ ایسا جو خسرو ہی برلاسے علم ١٢٨٦
رئیس معظم ہے نواب ٹونک ١٨٧٠	ضیا جسکی جد سے یہ تھا تا بتونک ١٨٧٠
زہے آسمان گفتہ فیروز شش ١١٨٦	ہمایون براین عیش امروز شد ١٢٨٦
پڑھوں لب سے ایک مطلع بیش خوش ١٨٧٠	کہان تک رہے پاے خسرو سے دور ١٨٧٠
شہنشاہ بہ تیم مسند نشین ١٢٨٦	مبارک بشد سعد انیست این ١٢٨٦
خداداد حشمت علی ہے سجے ١٨٧٠	تری ہو یہ شوکت علی ہے سجے ١٨٧٠
زمانہ میں ہے فیض ایسا کہاں ١٢٨٦	ہے دنیا میں مشہور تا آسمان ١٢٨٦
ترے فیض سے آج عالم میں ہم ١٨٧٠	ہوئی شکل جم کی بدل شکل غم ١٨٧٠
تو عالم میں [illegible] ہے پاک یم ١٢٨٦	کہ دنیا میں ہے تیرا دور کرم ١٢٨٦
نظر ل [illegible] لالہ زار ١٨٧٠	ہے اگل طبیعت میں باغ و بہار ١٨٧٠
اگر سمت گل دیکھ لیتا کبھی ١٢٨٦	تو کرتا گل سے نبی اول آ ہے ١٢٨٦
تجلی رخ سے [illegible] تا بحال ١٨٧٠	شگفتہ سبکی شگوفے گلستان کے شال ١٨٧٠
[illegible] شب [illegible] بلا کم قلم ١٢٨٦	اگر دیکھتا دیکھتا یہ قلم ١٢٨٦
سخی و شجاع و خلیق و حکم ١٨٧٠	خداوند برحم فیوض کرم ١٨٧٠
[illegible] دل تیرا شاہ زمان ١٢٨٦	کرو دلیج نور اور یہ خاکی زبان ١٢٨٦
ہیں مشغول جان [illegible] ہیں دل ١٨٧٠	ہو صحت اگر راسے ہو مشتعل ١٨٧٠
[illegible] ہر وقت ہے ١٢٨٦	حکومت جوان ہو یہ ہر وقت ہے ١٢٨٦
[illegible] عیش [illegible] سدا	خدا تجھکو رکھے سلامت سدا

١٨٧٠	مثال غزل کی	١٨٧٠ء

تاریخ و مبارکبادی صحت تیسم مبارک حضور لامع النور فیض گنجور مہاراجہ صاحب سری سوائی رام سنگھ جی بہادر سی ایس آئی دام اقبالہم واسطے ایکجی پور کہ اپنے وقت کا کشتی ہے حلیم رحیم عادل نامدار ہے دوسرا ہے نہ ایسا عالم مین یہی تعریف اوسکی کافی ہے چند اشعار بطرز غزل لکھے گئے کہ ہر مصرعہ اوسکا تاریخی ہے زندہ ہوا

چشم آیا دیکھ روشن ہوئی جل رتنا دیکھا ۱۲۸۸	فیض دولا لاکا سرا ایک طالب امداد ہوا ۱۲۸۸
پھر بنی چشم تو سنجا تنگی سب آدم بھی ۱۲۸۸	کاتب رزق کا ایسا یار دگر شاد ہوا ۱۲۸۸
مضطر گرم سے ہو گا پنڈ مردہ ۱۲۸۸	اس مسرت سے جوامی گل کوئی دلشاد ہوا ۱۲۸۸
گر دل اسکے آنکھ کر کے ہی نگہ نرگس ۱۲۸۸	سنکے آواز عطا کہکشان شمشاد ہوا ۱۲۸۹
چشم زخم اوسکے جادو کے لیے جو ادہی ۱۲۸۸	جس مسرت کی ہوس سے کہ وہ ناشاد ہوا ۱۲۸۸
چاہیے اب ستان کا بہشت من کے لیے ۱۲۸۸	ہوا بدخواہ جو شق آپ ہی برباد ہوا ۱۲۸۸
قلب کرنے سے تیری نام کو بیراج کھلا ۱۲۸۸	کس نا ایک تو تماشہ مین سیلے داد ہوا ۱۲۸۸
رام سنگھ جی کے گوز جو تو سب بجہ مین ۱۲۸۸	گھر تو سے ریاست کا گھر آباد ہوا ۱۲۸۸
لکھے اشعار جل ایکبا گھڑی مین داد قسم ۱۲۸۸	کہتے جو یارو بھی عالم مین ہین استاد ہوا ۱۲۸۸

مثال گھڑی کی
کسی کی مفارقت کی تاریخ ہے

لی چھوڑ کسی آرام نیا اب کہاں سے کہون کہ رام بنا جو ٹیس کی ولاکی لولادہ موہی کل جیا دام لیے بنا
اب کون سنا ایسا آجاوے مین تسدیت ہون بکام بنا جو بانتی ہے وکھہ مین کی دن رات بہیو کا اشام بنا
۱۲۸۲ھ

مثال زبان سنسکرت
تاریخ انتقال پنڈت شیودین صاحب راج جیپور

پنڈت سے جو اس مکان کو چھوڑا افسوس — اور جا کے کیا عدم میں اپنا مسکن
یون بید سے بھر سال نکلا اشلوک — تیاوی شبہارا آ در دین کرتن

مثال تاریخ پشتو زبان کی — تاریخ انتقال کالیخان لاہی

چو ہند آمد و رفت خان سوی خلد گشته الم جہان — که بخشم اہل جہان شده سیه گفتیم چو قلم جوان
چو بفکر بہر سنش شدم ز فراز گشته صدا بلند — وی را ناگو را نیا لیسیم بین گفت سال وفات جہان

۱۲۸۹

مثال انگریزی زبان کی — تاریخ آمد مسٹر الفرڈ فلوم صاحب

چون بیاید شفیق من آن وقت — شوق دل از و سبے عدد گفتم
بہر تاریخ مقدمش چو ہا — کم ہیر مسٹر الفرد و گفتم

۱۲۹۰

مثال پنجابی زبان کی — تاریخ ملاقات مجھو سہ دلربا

جب نظر آیا مجھے وہ ماہ حسن — کیا کہوں تب سے جو میرا حال ہے
یون کہا ہاتف نے چو پاشاد ہو — نیہو وسے ندارہ اوسکا سال ہے

۱۲۸۶

مثال زبان جیپور تاریخ وصال حضرت قطب وقت حق آگاہ میان خواجہ علی شاہ صاحب

سنکہ لیت کہان دیکھیا بین اچھین یوں اصم کو اور — بہ پا سا تیرے تو آسیان جھی کہ جیو ان سبھی کا شی جہا
جو سمت اونکو پوچھے تو یہی ست کہا جو پا — جہ پا یا کہو سب جیہاری ہماری بیکنیہ تاشی جہا

۱۲۸۶

مثال فقرات نثر

سخنور رئیس نواب محمد ابراہیم علیخان اصم اجبالہ امیر با ورسنہ بہادر صولت جنگ ۱۲۸۶ ۱۲۸۶
والی ملک نیو سوا د محمد آباد معروف ٹونک ۱۲۸۶ شکر صد شکر حیدوا آتہی بجا لاؤن ۱۲۸۶
کہ خدیو دنیا مسند نشین ہوا تمام عالم کو مژدہ ہمایون مبارک ۱۲۸۶ ای قدردان سخنور ۱۲۸۶
جو تو شاہ ابراہیم شاہ مین آج ظہور ہی ہوت ۱۲۸۶ مجکو تو عالم مین قدردان مادہ کم ملیگا ۱۲۸۶

۱۲۸۶ ۱۲۸۶ ۱۲۸۶

اور بادشاہ زمن کو ایسا شاعر یہ تاریخین   اور یہ مثنوی شاہ موسوم کر مدح امیر لکھتا
امیدوار کہ قبول دولت بیا فرمای جاوین   باوجود اس محنت شاقہ کی نام جو کو داد کی
مدحت سرا کو ملتی اوسکی گویائی کی مراد ملی

بحضور پرنور نواب امیر میر علیمراد خان بہادر والی ملک خیرپور سندہ دام اقبالہم

بنام ذوالجلال شاہ ہر کون   حمد واحد و نعت حبیب پاک دشوار سمجھ کے
اب میں مدعا سے دل ارقام کرتا ہون   عجب طرح کی مستم کا کام کرتا ہون
اول غور سے کیجیے   اور پسند طبع زیبا سے جو پاکو داد دیجیے گو کہ تعلی بھی شاعری کا نام ہے
پر بیان راست نگاری کا شیخ گویہ خاک پاے بو تراب   جو پاے خراب و دل بے تاب
ہر چند خوشہ چین احباب کا ہے لیکن شاعر بے عدیل کی ہمتا ہے اور کیون نہ ہو پا لمسکا مدحت سرا
جی ہے جسکی یاد مدح سرشت آب و گل میں ہے وہ کون اب حضور عالیجناب خداوند جاہ و جلال
شہر سخی و شجاع و بہادر رہے اب جہان میں کہ خیر و حسن کا لقب ہے یعنی شاہ شاہان اور والا
میر علیمراد خان زیبا اوج   امیر بہادر رہے بہادر شیر فوج حاکم نیک خیرپور سندہ

دیگر بنام سررشتہ دار الٰہی

منشی ضمیر علی صاحب کو جناب منشی صاحب مخدوم   رقعۂ الطاف مرقعہ نور نشان
جب وہ تاریخین کہ جناب نے میری طرف سے بجا ارقام کی تھیں پاریسے نہایت خوب
جی کو مرغوب   آج ضعف دل کی نسبت میں یہ چاہا کہ کوئی شے تقویت
جو قلب زار کو بخشے   یعنی آج تو جو پا مثل حلوا سید کا آخر نفیس کھوا کر کھایا
وہ حلوا مثل رنگ جوش لایا   آخر بیمار پڑ گیا   کل تو آپکا جو پا سواری سے کا جو پایا تھا
آج تو بادِ پای ارا وہ ستہی ڈرتا ہے کہ گر سنجا سے   اب جو آرام ہوا حاضر ہوا

احیاء خاطر پاک جمع فرماسے اب سوال تسلیم کو کیا نگارش کیا گیا تعدلیہ پیرا ز سیر ابا ز محمد عطا

بجناب اختیار الدولہ فخر الملک نواب محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ مد الامام ریاست ٹونک

قدر دان ہاشمی ... بسلامت پروانہ خاص بحر اساس کہ قبل مطلب از حصول بصر رابود وتاز بود قالب جان را شمع رہ نما بود سوختہ شیم بر حصول و کحل بار دیدہ حصول گردید اتفاق بسعر چشم ... پادیدہ رسید آزاد بدیع باعث ... کہ اقتضاء بیش کی اب ... ملاحظہ چنین مضمون لطف طبیعت با گردید ... بادی کمالات نواب بالاجمعت ... تاریخ مسرت ... چند تعلیمات شکر سپاس و خورشید ... ارسال تو صحیفہ قبول ... ہم شوند ... شہر شوال ... سنہ ہجری

حواشیہ محمد علی

رسالہ حالات مہاراجہ کھانڈیرا و والی بڑودہ

کہ بنا بیت سخی با دل دریا دل خوش اعتقاد ونیک نہاد ... بیان ... کہ بعد انتقال آگ میں بھی سنگ اور یہ سب حال رسالہ ... میں درج ہے اور تمام رسالہ میں فقرات تاریخی ہیں مشتے نمونہ از خروارے وہ تین فقرہ لکھے جاتے ہیں بسم اللہ الاول العظیم حمد اوس خدا کو برحق کو روا کہ جسنے خلیل کو نمرود کی آگ سے بچایا وقلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کہدیا

اقسام تاریخ

او پر بیان ہر قسم کی تاریخ کا ہو چکا ہے اور ہر طرح کی تاریخ واسطے معائنہ کے لکھی گئی اب اقسام تاریخ کا بیان کیا جاتا ہے کہ تاریخ کی کتنی قسم ہوتی ہے واضح ہو کہ تاریخ کی تین قسم ہے کامل زائد ناقص اب خیال کرنا چاہیے کہ اقسام مذکور

کوئی تاریخ خارج نہین سمجھانے کو واسطے ہر ایک کی نظیر ذیل مین لکھی جاتی ہی یاد رکھو کہ
کامل اوسکو کہتے ہین کہ جسمین کمی بیشی کو دخل نہو یعنے سنہ مطلوبہ سے عدد زیادہ اور کم نہوے
جسطرح اس تاریخ مین کہ نواب محمد زین العابدین خان بہادر شہر جلیبو کے واسطے لکھی گئی

سلامت رہے تو قیامت کے دن تک	نہو تیرے احباب کا بال بانکا
سے سال تاریخ کر عرس جو یا	مبارک ہو دن آج عید اضحے کا

اور زائد وہ ہے کہ تعداد سنہ مطلوبہ سے کچھ عدد اوسمین زیادہ ہون اور مصرعہ اول مین
کسی کنایہ سے اوسکو کم کردین اور اس فعل کو تخرجہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین کہ جناب
بیگم صاحبہ جنت آرامگاہ بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور کی انتقال کی
بیگم بیم زبان ہجر با تخاباجیا بود افسوس گشت بی سرجا بگو تاریخ فخر زینب النسا بود افسوس ۱۲۸۶
اس تاریخ مین الف عدد زائد تھے اسواسطے مصرعہ اول مین کنایہ سرجا ہے کہ جانا کم کر دیا
ناقص وہ ہے کہ اوسمین کسی قدر عدد کم ہون اور مصرعہ اول مین اوسقدر عدد بڑہای جاوین
اور اس فعل کو تعمیہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین تاریخ وفات شیخ امان اللہ کہ
صد حیف کز آن یگانہ دہر ۞ تشریف بخلد در ربودست ۞ سال از سر آہ گفت ہاتف ۞ یکبار امان شیخ سفر نمود ۱۲۸۴
اسمین مادہ مین ایک عدد کم تھا سر آہ سے کہ الف ہے پورا کیا گیا

بیان تعمیہ و تخرجہ

تعمیہ اوسکو کہتے ہین جو مادہ مین کسیقدر عدد کم ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر
عدد مادہ مین شامل کئے جاوین اور تخرجہ اوسکو کہتے ہین کہ جو مادہ مین کسیقدر
زائد عدد ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر عدد مادہ سے کم کر دیئے جاوین لیکن
تعمیہ اور تخرجہ نوسے زیادہ معیوب ہے البتہ اوس حالت مین کہ کسی خوبی سے

داخل کیا جاوے تو اوسکا مضائقہ نہین بلکہ حسن مین شمار کیا جاتا ہے جیسے
اس تاریخ مین کہ محمد مظفر خان گرم کے انتقال کی ہے

گیا جنت کو جب وہ شاعر افسوس — کہون کیا غم ہوا عالم کو از حد
کہا ہاتف نے جب سال تجھ یا — ہوا بیجان مظفر خان احمد

لفظ خان کو نام سے خارج کیا گیا تو سنہ مطلوب برآمد ہوا

بیان اقسام کنایہ تعمیہ و تخرجہ

شاعرون نے تعمیہ و تخرجہ کے چند اشارے مقرر کیے ہین او نیز قیاس کرکے عمل کرنا چاہیے

سر ہر لفظ کو

ابتدا، اول، لب، دست، چشم، رخ، دہان، دندان، روی، زبان، بینی، پیش، آغاز کہتے ہین

حرف دوم کو

دوم اوسط میان کمر ضمیر دل قلب جگر شکم کہتے ہین

حرف سوم کو

سوم انجام پس پاے اصل پایان انتہا حد کہتے ہین

مثال لفظ ابتدا

تاریخ تشریف بری حضور لامع النور برا دورہ بطور شکار حضور نواب صاحب بہادر ملک دار الظفر [illegible]

گیا نواب جو دورہ کو جو پایا — تو پیشین گوئی کر اور حال کہدے
ہوئی ابتدا ہی سے الم کچھ — خدا محفوظ رکھے سال کہدے

ابتدا سے الم حرف الف ہے اوسکو کم کیا تاریخ حاصل ہوئی

مثال لفظ اول

تاریخ ولادت فرزند احمد خان استاد

ہے مبارک آپکو استاد احمد خان پسر	مہر طلعت ماہ صورت اختر برج صفا
یہ صدا اول سے وہی ہاتف نے جو پایا سال	آفتاب آرزو سے ماہتاب مدعا

۱۲۸۲

ہاتف کا اول حرف ہا ہے اسکو شامل کیا

مثال لفظ سر

تاریخ روز گار انوار حسین تسلیم

تسلیم چو روزگار کرد تسلیم ؛ تاریخ رغیب زل آمد ناگاہ ؛ ا بعض بدار سر گو سال ؛ برخاست بہم آہ بدما للہ

۱۸۹۶

مثال لفظ لب

تاریخ انتقال محمد مظفر خان کرم

مرشد دل از ذوق شعر صفا ؛ شد زیح و دور گرم سینہ چاک ؛ از لب جو یا شنیدم سال آن ؛ بود کرمی سخن از کرم پاک

۱۲۰۶

مثال لفظ دست

تاریخ نکاح ثانی خود

مل گیا اور جسکا جو لیتا ؛ رنگ لائی مری تقدیر کا آج ؛ دست دل لیکے آرزو بولی ؛ خوش ہو جو پائی میری آج

۱۲۸۶

مثال لفظ چشم

تاریخ مثنوی مولفہ نواب مہر او بیگم صاحبہ بنت نواب یوسف علیخان بہادر

کیا مثنوی لکھی ہے بیگم نے رنگ گلشن ؛ جان بخش ہے ہر ایک ہے افزا جان چمن گویا ؛ کھول آنکھ بلبل بولے ہے تاریخ مثنوی کا بیان چمن ہے

۱۲۹۴

مثال لفظ رخ

تاریخ انتقال بہاری لال ولد کہ با وجود ثروت دلیر داغ سے لیا

در موسم گل زیر و ؛ خشک شد بچو دانہ زلال ؛ زنگ تاریخ از رخ گل پیدا ؛ رفت از دو جہان مراد یا کر

۱۲۸۷

مثال لفظ دہان

تاریخ حکیم احسن اللہ خان

احسن اللہ خان طبیب اجل ؛ جان بجان آفرین سپرد افسوس ؛ از دہان الم چنین آمد ؛ وائے بقراط در وقت مرد افسوس

۱۲۹۰

مثال لفظ دندان

تاریخ کتخدائی میر بخش کلاونت نابینا

خوش ہوا ہے میر نابینا ؛ ملی ہے دست بھی اور زر کا ڈھیر ؛ شکل کا ہے اوسکے دانت گنتی ہنسی آئی ؛ اندھے کے ہاتھوں جو بٹیر

۱۸۶۲

مثال لفظ روبی

تاریخ خطاب تمغہ نواب ممتاز الدولہ بہادر محمد فیض علیخان مدار المہام ریاست جلسہ

جب ہیکا جشن سبھا سب ؛ ہے شمار آمد ؛ تمغہ ہوا عطا ؛ بلبل سے سر پہ ہما آیا ؛ ہے بھرائی آج ہوا ستارہ علی کا

۱۲۸۷

مثال لفظ زبان

تاریخ فرزند میر بخش

اوس حضرت حق و رستی ؛ پیدا ہوا طفل اوسکا ؛ کہا اپنی زبان سے یہ جو پایا ؛ خورشید حمل سے آج آیا

۱۲۸۱

مثال لفظ بینی

تاریخ ایک کسبی کی ناک کٹنے کی ہے کہ اوسکی شناخت حیا توڑنے سے علیحدہ کی

ایک نادی کی وسکی ہوئی ؛ کاٹ لی کارد سے ناک ؛ تب تو بینی بریدہ ہوئی پہلی ہی میں گنوائی شناسی

۱۲۹۵

مثال لفظ پیش و پا

تاریخ رسالہ حالات ریل مؤلفہ میان امداد علی امداد

کہیں میں نے لکھا اگر تو لکھا ؛ سرائے میں سیر کیا اگر کا کھیل ؛ کیا کہوں تاریخ اوسکی میں بھلا ؛ پیش و پا افتادہ ہے مضمون ریل

۱۹۲۰

مثال لفظ شاخ

تاریخ ولادت برادرزادہ عبد العلی طوطعمرہ

کیا کہوں کسقدر ہوئی فرحت	جب ہوا میرے بھائی کے لڑکا
شاخ سے دی صدا ہزار نے یوں	ہے گل باغ آرزو جو یا

۱۲۸ھ

لفظ دوم سوم اوسط

تاریخ انتقال نواب میرزا اسد اللہ خان غالب و نواب مصطفی خان شیفتہ و مظفر خان گرم فرزند رجب علی بیگ سرور

در سہ سال زندگی رفتند	غالب و شیفتہ و گرم و سرور
آنکہ در ہمہ اضافت سخن	چون سخن در ہمہ گیتی مشہور
سال تاریخ اگر سے خواہی	سبب این چار حریف مسطور
اول و اوسط و ثانی و سوم	گیر از ین ہر ہمہ نام مغفور
باز ترکیب بدہ تا شنوی	وشد مغفرت شان زغفور

۱۲۸۷

مثال لفظ مشکل

تاریخ ولادت طفل مستقیم از بطن دختر سکہ و دشنام بشت

شبہہ کا فرزند جب پیدا ہوا ابنیاء سے مبتلا تھا ہر ایک ہوش تھا [illegible] بیٹا ہوئی شبہہ مشترک و ثواب الطف کرم

۱۲۸۴ھ

مثال لفظ ضمیر

تاریخ والی ٹونک

شدہ نواب برتخت ریاست زمانہ از خوشی گردید خندان ز سیدہ از رہ تاریخ سر تو دان اس سر گرد بر زبان

۱۲۸۶

مثال لفظ دل

تاریخ انتقال [illegible] برار گردید [illegible]

بہ گل قمر این گردید نماد بہ ہر کس ... زیب زبود ازل انکہ بدش تاریخ بہ رحمت حق پیوست بینیا دارالعبا

۱۲۸۰

[illegible]

مثال لفظ میان

تاریخ انتقال پہلوان

[illegible] میان [illegible] ستم عہد مر گیا افسوس

۱۲۸۶ھ

مثال لفظ جگر

تاریخ انتقال [illegible] ولد [illegible]

[illegible] خلق سے نازو جگر گیا چلا

۱۲۸۱

مثال لفظ قلب

تاریخ [illegible] جناب شاہجہان بیگم والی بھوپال

[illegible] بادل کام از قلب [illegible] گفت جو [illegible] تنہا نادر دل

۱۲۸۵

مثال لفظ کمر

تاریخ انتقال پہلوان دیگر

[illegible] کمر [illegible] تاریخ ہے

۱۲۸۶

مثال لفظ انتہا

[illegible]	در بنا [illegible] جہان طرح کرم اندوختہ
[illegible]	شاہجہان بیگم [illegible] اندوختہ

۱۲۶۶

مثال لفظ حد

[illegible] عالم آباد گشت بر دریا

۱۲۸۵

مثال لفظ لب

[illegible] عبداللہ خان نائب ریاست ٹونک

سما سکتا نہ تھا بامہ [illegible] | [illegible] باب
سپس شادی یہ وہی ہاتف [illegible] | [illegible]

مثال [illegible]

تاریخ ضرب یا [illegible]

باہمی [illegible] کو [illegible] رفتار [illegible]

مثال [illegible]

تاریخ انتقادی [illegible]

کیا [illegible] خوش [illegible]

مثال [illegible]

تاریخ [illegible]

[illegible]

طریق [illegible]

واضح ہو کر لفظ ہست و باشد و گفت [illegible]
مادہ میں ایسے لفظ داخل کرنے چاہییں اور [illegible]
مادہ کو [illegible] رکھیں اور الفاظ [illegible]
کسی تقریب کا مادہ نکالنا منظور [illegible] تہنیت کے
واسطے ہے یا تعزیت کے لیے یا کسی [illegible] کریں [illegible]
ہوں یا مصرعہ موزون میں اور اگر [illegible] دوسرا لفظ
موافق کمی بیشی کے تلاش کریں مثلاً شادی [illegible] تلاش [illegible] ہے

تو لفظ شادی کو لکھکر اوسکے عدد لین ۳۱۵ ہوتے ہین اب دوسرا لفظ اسیطرح کا ڈھونڈنا چاہیے کہ جسکے عدد موافق کمی سنہ مطلوبہ کی ہون وہ لفظ عشرت ہے کہ جسکے عدد ۹۷۰ ہوتے ہین باہم جمع کیا تو بارہ سو پچاسی ہوئے اور یہی مرا دہی غرض شادی عشرت ادہ ہاتھہ آیا اسیطرح جس تقریب کی تاریخ نکالنی ہو خیال کرکے لین اور تقریبون کی سمجھانے کی واسطے چند تاریخین مثالاً لکھی جاتی ہین اور اسکے پڑھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو تقریبونکی اقسام دریافت ہونگی اور دوسرے یہ معلوم ہوگا کہ ایسی تقریب میں اس قسم کے الفاظ آتے ہین ہر طرح کی آگاہی ہوگی اس لئے ذیل مین چند اقسام تقریبونکی لکھی جاتی ہین انکی نکات اور کنایات کو بغور معائنہ کرنا چاہیے

مثال تاریخ ہائے شادی

تاریخ کتخدائی جناب فخر الامرا افتخار الملک نواب محمد عبد الخالق بہادر وزیر جنگ بہادر مدار المہام ریاست ٹونک

چون ازین کتخدائی فرخ
ہمہ خرسند و شادمان گشتند
سال تاریخ یافتم جویا
این بہ مہر سپہر مکان گشتند

تاریخ کتخدائی ولیعہد الی رام پور

بہ پیرائی پایہ نواب
کہ راند رام پور از زور کف
بادان مبارک کتخدا شد
لب آفاق شد و قف ترانہ
بسال طرب ادمین نہر جویا
ز نشستم برد بیش خسروانہ

۱ ۲ ۸ ۷ ۱۲ھ

ایضاً

شادی کا ہوا جو کہ بپا ایسی خوشی
زہرہ کہتی ہے رقص میں اور جو وہ خوشحال ہے
ہاتھ آیا پہ جستہ سے جو باعث انکی فکر
ہے وصلت شمس و قمر اور یہی نام اسکا سال ہے

۱۲ ۸ ۰

تاریخ نکاح ثانی نواب محمد زین العابدین خان فتح حیدر شہر یور

آج شادی ہوئی نواب کی وہ | جس سے سب دل ہی خورم اپنی کہو
بہ تاریخ کہا ہاتف نے | ماہ و خورشید دو باہم ہیں کہو

۱۲۸۶

تاریخ شادی صاحبزادہ محمد رضا خان عرف پیارے صاحب برادرزادہ نواب صاحب بہادر

ہوئی جبکہ شادی تو فرحان ہوئے سب | زمانہ میں ہر سمت عشرت کا ساماں
پئے سال ہاتف پکارا فلک سے | ہو مژدہ بنا دولہا محمد رضا خاں

۱۲۸۵

ایضاً

کہوں کیا کہ کیا شکل او سہرہ بنی تھی | بنا جبکہ دولہ یہیں تاج جویا
پئے سال خوش ہو کے ہاتف پکارا | پیارا سہرے احمد رضا آج جویا

۱۲۸۷

تاریخ نسبت علی محمد

نسبت مصرہ بانی من گردید | شد مسرت کمال اسے جویا
گفت ہاتف برائے تاریخش | خواستگاری است سال اسے جویا

۱۲۸۸

تاریخ مجدد سیاہ سراپا گناہ کی نکاح کی ہو کر برباد ہو گئی آبادی کیا کی میں نے ممنوعات شرع
تا شب ہوا اخگا ماتت پر مصائب ہوا

خدا نے بے سبب کیا گھر اپنا آباد | چمن میں میرے تھی جب لہک سی
کہا بلبل نے بہر سال جویا | صبا آئی خزاں گلشن بہار تھی

۱۲۸۹

مثال تاریخہای تولد فرزند

تاریخ تولد فرزند ارجمند سید جمشید علی جم برادر راقم

چون جمشید علی بہ حق داد | دل من شاد بگشت خوشتر

[illegible]		سال تاریخ او طلب [illegible]

۱۲۸۰ھ

ایضاً

[illegible]		در چهار گلست صورت [illegible]
چون [illegible]		روی نوشتن [illegible]

۱۲۸۱ھ

ایضاً

[illegible]		در جهان تا ابد نکو باشد
سال تاریخ حضرت [illegible]		[illegible] آرزو باشد

۱۲۸۵ھ

ایضاً

[illegible] داد او [illegible]		چون [illegible] شد و برخوردار
[illegible] سال [illegible]		[illegible] گفتیم [illegible] برخوردار

۱۲۸۶ھ

تاریخ ولادت صاحبزادہ میاں عبدالرحیم صاحب

ہوا فرزند [illegible] مبارک		[illegible] حسین [illegible] نام
[illegible] علی [illegible]		تو میرا [illegible] حسین اوسکا کو نام

۱۲۸۶ھ

تاریخ ولادت فرزند ۱۲۸۹ھ

جب [illegible]		[illegible] انتہا [illegible]
تاریخ [illegible] نام [illegible]		خورشید علی سید منظور [illegible] ہے

تاریخ تولد فرزند شیخ نورالدین ۱۲۸۸ھ

ہوا [illegible]		خوش [illegible]
[illegible] سال [illegible]		[illegible] علی سید تاریخ نام رکھو ہم

۱۲۹۰ھ

[illegible]

تاریخ تولد دختر نیک اختر نواب رئیس بہادر

جبکہ نواب سے کے ہوئی دختر — خوش ہو سب اور مسرت کمال کہو
کہا بخا لا سے مادہ جویا — نیک دختر ہے اسکا سال کہو

یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب صاحب ممدوح کی ہے ۱۲۸۶ھ

جبکہ نواب سے ہوا بیٹا — ایمان ان کا جو آج سے [illegible]
یون کہا ہے سال تاریخ — اور اسکی تاریخ نیک اختر ہے

یہ تاریخ بھی نواب صاحب ممدوح کی دختر نیک اختر کی تولد ہونیکی ۱۲۹۱ھ

ظاہر دختر عجب پیدا ہوئی — اس کی گویا دل سے [illegible] مشکل
فکر کیا کرتے ہو جویا سال کی — سنو تاریخ ہے فرخندہ مشکل
۱۲۸۹ھ

ایضاً

جو پیدا ہوئی دخت گلرو تو جویا — عدم کا کھلا سب پہ راز نہفتہ
یہ سال بلبل ہوئی نغمہ زن — گل جعفری [illegible] شگفتہ
۱۲۸۹

تاریخ ولادت دختر شیخ غلام مہدی

کی عنایت [illegible] خدا نے دختر — روشنی سارے جہان میں جسکی
کہا جویا تاریخ کہی ہے جویا — سچ امید غلام مہدی

۱۲۹۰ھ
تاریخ تولد فرزند ارجمند مہاراجہ صاحب بہادر والی الور

مہاراج کو حق نے بیٹا دیا — [illegible]
یہ سال جویا کہو [illegible] — [illegible]
۱۲۹۵ھ

ایضاً

پیدا شدہ آن مہر ریاست جویا … شد شادازان تمام عالم ہر دم
تاریخ بسستم آمدہ از غیب بگو … نوگوہر شاہوار دریا سے کرم
۱۲۸۹ھ

الیضا

جبکہ فرزند ہوا راجہ کے … ماہ شعبان تھا اور دن اتوار
خوب ہاتف نے کہی ہے جویا … اوسکی تاریخ خجستہ اطوار
۱۲۸۵

تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محمد زین العابدین خان عہدہ دار دالسلطنت بھوپال

دیا حق نے فرزند نواب کو … ہوئی ہر طرف سے سلامت مبارک
یہ سال جویا یہ کر عرض دل سے … تجھے گوہر بحر حشمت مبارک

تاریخ تولد فرزند ارجمند بابو ہرشچندر رئیس بنارس

نیامت غیر اعظم سوائے این خورشید … فلک زشعل مہ شد مثال او جویا
سروش گفت ز گردون برائے تاریخش … چراغ خانہ اوج ست سال او جویا

تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور نواب میر علی مراد خان بہادر والی خیرپور سندھ

جب دیا نواب کو حق نے پسر … دل ہوا اوسکی خوشی سے باغ باغ
یوں کہا ہاتف نے بہر سال خوش … ہے یہ ہی جویا امارت کا چراغ

۱۲۶۷ھ
تاریخ تولد فرزند رئیس بھرتپور یعنے مہاراجہ بھرتپور

شد چو آن خورشید صورت مہر فشان … از فروغش گشت روشن یک جہان
گفت ہاتف بہر تاریخش چنین … ماہ شد طالع وخوب پیدا سال دان

تاریخ تولد فرزند مستفیض منور علیخان صاحب کپتان پلٹن چہارم

حق فرزند منور علیخان را داد … حق پسر صورت قمر جویا

عمر او ہمچو عمر خضر شود — بخت او باشد از فلک بالا
یا الٰہی بعافیت دارش — وز بلا باش دیر دور اورا
پے تاریخ چون خیالم شد — ناگہان شد صدای خوش پیدا
از سر آسمان بگفت سروش — شد منور ستارۂ زیبا

تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب نواب محمد اکبر علیخان صاحب

ستارۂ چو پیدا آن مہ درخشان بود — گوہر تابان ز نسب پاک قیس
فکر کردم کہ تا جویم سنش — گفت ہاتف نیر افلاک فیض

١٢٨٢

تاریخ تولد فرزند میر احمد علی

داد چو فرزند خدا مہر وش — نیر افلاک خوش اقبال کو
گفت زچو یا بے تاریخ بیچ — شمع شبستان ہی سال گو

تاریخ تولد فرزند اکبر علی بیگ

حق نے دیا تمکو آج فرزند — شادی آئین آسکی میرزا
تاریخ جو یو سنتے ہو منتے — مظہر علی بیگ نام رکھو

١٢٨٨

نیم کے تھانہ مین ایک بقال سے بندر کا بچہ تولد ہوا اسکی تاریخ

ہوا بقال سے بندر کا بچہ — عجب مین جوان سنکر اور پیر
کہا ہاتف نے مجھسے بہر تاریخ — یہ بچہ ہے عجیب الخلقت اے منیر

١٢٨٩

تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم پسر لالہ داد اچھلوان

ہوا عبد الرحیم کے لڑکا — نہیں تاریخ او سنئے کہا
بے تکلف اوٹھاکر مین نے قلم — شیخ عبد الکریم نام رکھا

١٢٩٠

سرو نظمی سے یہ خیال آیا تاریخ

ایضاً

دیا ہے داں کو خدا نے پسر — جہان مین یہ ہے سب شادمانی ہوا
سبے سال تاریخ جو پایا کہو — تولد ہوا آج رستم لقا

۱۲۸۶ھ

ایضاً

عبد الرحیم کو جو خدا نے دیا پسر — ہو سب سے جیکے سب کو مسرت کمال کی
ہاتف نے دی صدا اکر نکر فکر اسقدر — روشن چراغ کلبۂ جان اسکا سال ہے

۱۲۸۷ھ

تاریخ تولد فرزند سید امیر حسین

دیا اللہ نے [illegible] — سیر صاحب کے جان دل کا چین
ہے یہ ان کا نام اور یہی تاریخ — کیون نہ اسکو کہون نظیر حسین

۱۲۸۸ھ

تاریخ تولد فرزند میر بخش

شد چو سید امیر بخش آثار — در شگفت آمدہ گل امید
گفت از لب شگفتن ہاتف — غنچۂ اوج آرزو گردید

۱۲۸۸ھ

تاریخ تولد فرزند احمد حسن

بر آئی امید آج احمد حسن کی — کہ تھا ایک مدت سے دل آرزو مند
تولد کی تاریخ جو پا کہو تم — مبارک خدا نے دیا آج فرزند

۱۲۸۸

یہ تاریخ تولد فرزند ایک شیخ کی ہے کہ عورت فاحشہ سے تولد ہوا

داد فرزند حرامی شیخ را — حق ز بطن عورت خانہ خراب
گفت از سر سال مولودش زشت — قطرۂ شان گہر شد در خلاب

یہ تاریخ بھی اسی قسم کی ہے کہ ایک اہل اسلام کی [illegible]

سرورِ [illegible]

چون بنیاد اختر ثنا و قدر — آمد از عدم بجاه کنفر ستان
گفت تاریخ مولدش چو یا — شد میان نہال در گلستان
۱۲۸۰ھ

الیضاً

شد چو طفل از بطن آن بیمہ قمر — سالہا از خاطرہ چو یا چکید
اسے زمین شور سنبل زرشید — وست ز تخم گل گل لالہ امید
۱۲۸۶ھ ۱۲۸۶ھ

تاریخ فرزند کسبی

جب ہوا اختر کا طفل حرام — اک تعجب ہوا زمانہ کو
سبب تاریخ یون کہا سب نے — قطرۂ حیض سے یہ طفل کہو
۱۲۸۱ھ

تاریخ تولد فرزند رئیس پٹیالہ

ہوا جو تولد وہ مقصود دل — بر آئی سب اہل جہاں کی امید
کہا سب ہاتف نے جو یا سال — ہوا وارث ملک تاج و کلید
۱۲۸۹ھ

الیضاً

آج اللہ نے فرزند دیا راجہ کو — اس مسرت سے ہر اک غنچۂ دل شاد ہوا
یہی تاریخ اوسکی کہو بیساختہ میر — گھر نوے ریاست کا گھر آباد ہوا
۱۲۸۹ھ

الیضاً

تولد ہوا مسیح ہشتم — یہ اہل جہان کو بشارت ہے آج
سبب سال ہاتف نے جو یا کہا — طلوع آفتاب ریاست ہے آج
۱۲۸۹ھ

تاریخہای ترقی در مراتب

تاریخ عطای تمغہ نواب ممتاز الدولہ محمد فیض علیخان بہادر

باین عشرت کہ حق داد از دو بہتر — کہ ہر گدست لبابان قیصر و فغفور
بتکبیر سال ہمایون اوج اوگفتہ — سروش غیب بجو یا مبارک گنج

۱۲۸۷ھ

ایضا

بہ این جشن حق عنایت سے ... — جون مہر جہان مین سب صفت کا انوار
گردون سے صدا آئی تاریخ یہ کہہ جویا — نیر ہین مہاراجہ نواب جہان خسرو

۱۲۸۷ھ

ایضا

چو تمغہ عطا کرد نواب را — شہنشاہ انگلنڈ دریا نوال
سروش از فلک بہر تاریخ جویا — ز ممتاز ممتاز شد گفت سال

۱۲۸۷ھ

ایضا

در ترتیب ... ہوا نواب کا — اوج ثروت پہ یہ تمغہ دال ہے
غیب سے آئی صدا جویا ... — تمغہ بہجت ہی یہ ہی سال ہے

۱۲۸۷ھ

ایضا

کیا خوب ... زمانہ ... خوش ... — اس عہد مین ہر اک کو اک نازہ ... گیا
ہاتف سے یہ صدا دی جویا خیال کیا — کہہ ہند کا ستارہ ممتاز ہو گیا

تاریخ عطائی شمشیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار ۱۲۸۷ھ ...

... سے جواد سکو تیغ — اب عدو کا بھی سر قلم ہے کہو
سنہ جو لیا یہ تیغ تیز ... — سال بھی تیغ تیز دم ہی کہو

۱۲۸۷ھ

ایضا

... ہے جو نواب کو تیغ آج — یہ تیغ ... ہے ایران کی

سپے یہ سال تاریخ جو یا کہو … مہاراجہ صاحب نے کیا تیغ زنی

تاریخ فتح ملک زنگ کہ سرکار انگریزی لی اوسکو فتح کیا ۱۲۱۸

چڑہی فوج سرکار انگریز جب … قیامت کہوست لڑائی کہو

کہا ہے یہ تاریخ ہاتف نے جو یا … طرف زنگ یہ آج پائی کہو

تاریخ فتح قلعہ السیرہ کہ فوج سری حضور مہاراجا دہراج مہاراجہ رام سنگہ بہادر والی دار السرور رسوائی جے پور نے فتح کیا ۱۲۱۸

فوج راج آرا بزیر حکم کرد … جنگ چون کردند باہم جنگ جو

گفت ہاتف ہے یہ تاریخ انجنین … قلعہ السیرہ دو شد فتح بگو

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر والی ملک سچین ۱۲۱۸

چو ابراہیم خان بر جا سے والد … سریر آرا و فرمان آفرین گشت

ندا ے از فلک آمد پے سال … کرا سے جو یا بگو مسند نشین گشت

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ملک ٹونک ۱۲۸۱

گشت چون مسند نشین آن شاہ دہر … فکر سے کردم کہ تا جویم سنش

گفتہ ام تاریخ او خوب و نازم برین … تاج زیبا بر سرت گویم سنش

تاریخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک اسکے اختیار ملنے کی ۱۲۸۶

ملا ہے آج اوسے اختیار ملک سپاہ … خوشی سے اور یہی عالم کا حال ہے جو یا

کہا سروش نے کسو اسطے سن فکر کیجئے … اب اختیار ملا یہی سال ہے جو یا

تاریخ نواب محمد زین العابدین خان کی فوجداری ہونیکی ۱۲۸۷

ہوا الٹرغ جو نواب کو آج یا … عجب طرح کا خوشی سے ہوا ہے مرحبا ۱۲۸۷

کہا سروش نے کرتا ہے کیا تو تشویش | حضور باد مبارک یہی ہے اوسکا سال

تاریخ مسند نشینی نواب صاحب بہادر والی [illegible]

ہوا نواب کو جسدم ریاست | ملا اب مقصد دنیا و دینی
کہا ہاتف نے یہ بالطاف لکھدے | مبارک تجھکو یہ مسند نشینی

۱۲۸۶

تاریخ اپنی ملازمت کوتوالی کی

چہ گویم دوستان زان شاد گشتند | چو بارا سنجے پور سند کا م جو یا
پئے سال از زبان خود بگفتم | بود فرخندہ و فرجام جو یا

تاریخ ریاست کوٹہ کہ بہار او معطل ہوئی اور نواب ممتاز الدولہ کی سپرد ہوئی ۱۲۸۴

کیا جو کوٹہ میں سرکار نے انتظام اپنا | اس انتظام سے خوش سب کو دین سرکار
ملا جو کام یہ نواب کو تو لکھدو یہ سال | احسنت کوٹہ سے کے نواب نامدار ہو

تاریخ عطیہ خطاب فخر الملک نظام نواب علاء الدین خان بہادر رئیس لوہارو ۱۲۹۱

جبکہ سرکار سے خطاب ہوا | مجکو از حد خوشی ہوئی واللہ
شکر کرتا ہے کسلیے جو یا | سال تاریخ افتخار جاہ

تاریخ معطل شدن مہاراجہ برودہ ملہار راو بہادر ۱۲۹۱

یہ بھی جو بد نظمی تو سرکار نے | کر لیا کہتے ہیں اوسے آج ضبط
کہتا ہے ہر شخص یہ سال میرا | ہاے برودہ کا ہوا راج ضبط

صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر تاریخ خلعت یابی دوبارہ کی ہے ۱۲۹۱

ملا جسدم خلعت دوبارہ اوسے | کہا اوسکو ہر ایک نے سردار کل
شکر کرتا ہے توانگری | پئے سال کلمہ مختار کل

۱۲۹۱

تاریخ حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جان اسٹریچی صاحب

اونکو ملا ہے عہدہ لفٹنٹی کا کہہ جویا ۔۔۔ ہین آفتاب عز و شان اسٹریچی صاحب

بی رونی بحث کہدی تاریخ فی البدیہہ ۔۔۔ لفٹنٹ ہو گئے لو جان اسٹریچی صاحب

تاریخ عطای عہدہ دیوانی بنام مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان

عطا جب مہربان کو سر دیوانی ہوئی جویا ۔۔۔ کہون کیا جو سر اسکا ہے اسدم ہوا

سر دیوان عشرت سے کہی تاریخ بالفٹ نے ۔۔۔ ہمیشہ کار دیوانی مبارک ہو مرزا صاحب

۱۲۸۸

تاریخ عید الضحی

وہ محمد سلیم خان حکیم ۔۔۔ عیش میں اوسکو سدا مبارک ہو

یہی تاریخ اوسکی ہے جویا ۔۔۔ اسکو عید الضحی مبارک ہو

۱۲۸۶

تاریخ عید الضحی

نہین کرتا کوئی جویا کی اب قدر ۔۔۔ مگر نواب زین العابدین خان

سے تاریخ جویا جلکے کہدے ۔۔۔ تڑپے اور کردن دشمن کو قربان

۱۲۸۸

تاریخ صفائی دست راجہ صاحب

اب یہ قربت ہوئی کہ کان مین سنا ۔۔۔ یا یہ حالت تھی تھم تو دور سے کہہ

اوسکی تاریخ صاف صاف کہی ۔۔۔ اب صفائی ہوئی حضور سے کہہ

۱۲۸۶

یہ تاریخ ایک ولی کے اعلا ہونے کی ہے

اوسکی قدرت ہے کہ ولی کو ناپیت کا ۔۔۔ [illegible] انتظام وہ جن کیا ہونا

غیب سے آئی صدا جویا یہی تاریخ کہہ ۔۔۔ بنا لے ولی کے جہان کا امرا ہے [illegible]

۱۲۸۶

تاریخ سرشتہ داری منشی امان علی صاحب

دوست میرے امان علی جویا	ہوئے ممتاز اب بکار جلیل
لب ہاتف سے یہ صدا آئی	لو ہوئے وہ سررشتہ دار اپیل

تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا بمقام الور

جب الور میں انگلنڈ کا شاہزادہ	گیا اور ہوئی روشنی وہاں عجائب
ہوئی فکر مجکو تو ہاتف یہ بولا	فروغ اوسکی تاریخ ہے کر رقم آب

۱۲۹۲

تاریخ تشریف آوری حضور مہاراجہ صاحب بہادر از شملہ

حضور مہاراج عالم پناہ	یہاں آئے شملہ سے جسونت جویا
یہ سال ہاتف نے افلاک سے	مہاراجہ تشریف لائے کہا

۱۲۹۲

تاریخ مہاراجہ صاحب

آنکھ سرکار کی بنی کہنا	سب کے آنکھوں کا نور اسے جویا
سبب تاریخ کر تو عرض یہی	ہو مبارک حضور اسے جویا

۱۲۸۸

تاریخ تشریف آوری حضور ویسرای نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام [illegible]

شہر میں آئے گورنر بخت جاگے شہر کے	مدعا جتنے تھے جویا آج سب حاصل ہوئے
ایک صاحب نے کہا کیا پوچھتا ہے تاریخ تم	لاٹ صاحب آ گئے دل شہر میں اجل ہوئے

۱۸۸۰ء

تاریخ واپسی

ملک کر اسے جب اجمیر سے گورنر ان	خوشی کی سارے زمانہ میں تھی بلند آواز
کہا سروش نے سال معاودت جویا	وزیر اعظم ہندوستان آمدہ باز

یہ تاریخ ایک شخص کی آمد کی ہے کہ اوس سے اکثر طرح کی دل لگی رہتی تھی

گئی کسطرح رات جویا مری	لغیبد اسکے زندان ہوا سارا گھر

وہ آئے تو میں نے کہا اٹھو اٹھا ۔ شب تار سے ہو گئی اب سحر

یہ تاریخ قمر و ماہ کے سرخ ہونے کی ہے ۱۲۸۵

کیوں ہوتی ہیں سرخ قمر یا جویا الٰہی ۔ جلوہ گر شاید ہوئی ہے کسی کی کہہ
یا قیامت آ گئی ہاتف نو دی آخر خبر ۔ آگ کی شکل آج نکلا سرخ قمر اور ماہ

یہ تاریخ شہاب ثاقب کی ہے کہ اس قدر کلاں کبھی نہیں گرا ۱۸۳

جب فلک سے گرا زمین پہ شہاب ۔ ہو گیا سب پہ آشکارا صاف
اسکی تاریخ ہے یہ ای جویا ۔ آسمان سے گرا ستارہ صاف

یہ تاریخ ایک محبوبہ دلنواز کی کانٹے سے لگنے کی ہے ۱۲۸

ہوا تیر مژہ وہ گل کے مانند ۔ کھٹا پاؤں لگا جب خار دست کے
نہیں سوکھتا لگا جویا بلا شک ۔ چھپا خار تا لم سال کھٹے
۱۲۹۳

تاریخ غدر ہندی

کیا جب کوچ سے اک حشر برپا ۔ پھری شاہ جہان قوم کی قوم
قیامت دیکھ کر میں نے کہا یوں ۔ ہوا ہندوستان میں حشر کا یوم ۱۲۷۳

یہ تاریخ مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور کی علیحدگی ریاست کی ہے

چون شد بملک راجہ بانتہای آخر ۔ سر تا لی از ریاست و از راجہ گر و اقبال
ہاتف برای سالش گفتا ز کار جویا ۔ شیودان سنگ زیر الور بکار شد گو سال
۱۲۸۷

ایضا

چو بخت مہاراج واژون شده ۔ نماند ہ نیز و شش سبکی از ہزار
شد اقبال سر تاب تاریخ گفتہ ۔ مہاراج شیودان سنگ شد بر کار
۱۲۸

نواب کی ہاتھی کو شیر نے مارا اوسکی تاریخ ہے

مست ہو کر گیا جنگل کی طرف	شیر سے جا کے اڑا دی چھاتی
مر گیا جب تو کہی یہ تاریخ	شیر نے مار لیا ہے ہاتھی

١٢٨٢

تاریخ فتح ملک فرانس

عالم میں ایک غلغلہ سا اوسوقت پڑ گیا	جب بادشہ کو لیکے وہ لوگ بھاگ سکے
پیرس کو حق نے کر دیا پیرس یال کہہ	بھاگے پروشیا سے دلاور فرانس کے

١٢٨٦

ایضا

جب شہنشاہ کی شکست ہوئی	ملک دشمن نے لے لیا سارا
یہی تاریخ اوسکی کہہ جو یا	بھیڑ بکری نے شیر کو مارا

١٢٨٧

یہ تاریخ ایک معشوق کی ہے کہ بلندی سے گر کر موچ کی کھائی فورا تاریخ سنائی

چون فتاد از بلندی دیوار	آنکہ صد جان من بر و شیدا
گفت تاریخ بے تکلف گو	ضرب آمد بہ سینۂ زیبا

١٢٨٢

ایک دوست نے تحفہ میں سرمہ بھیجا اوسکی رسید میں تاریخ لکھی

انکا سرمہ ہوا جو مہمان ہر گھر	رشک سے کام تیغ غیرت کا
پوچھتے کیا ہو اسکا سال رسید	کہہ دو سرمہ چشم حیرت کا

١٢٨٧

تاریخ نواب حسین علیخان متخلص بہ خراب

کیسے زرد رو گیا سدم اوسی تو تیر	احباب پوچھتے تھے کہ کیسا حال ہے
جوانی یوں کہا کہ بھلا پوچھتے ہو کیا	عاشق ہوا خراب یہی اوسکا سال ہے

١٢٨٦

یہ تاریخ ایک طوطے کے مرنے کی

کس طرح کی کج ادائی مجھہ سے کی طالع نے آہ
آخرش طوطا ہی تھا یہاں سے اوڑا منہہ موڑ کر

کیا کہوں جو بات تھی تاریخ کچھہ مجھہ سے نہ پوچھہ
اوڑ گیا طوطا بھلا تن کے قفس کو توڑ کر

۱۲۸۴

تاریخ نرگاو کے مرنے کی

کیا کہوں کیا بیل تھا جو یا مرا
لیگیا کس فیل تن کو شیر موت

غم ہوا جب کم تو اوس نرگاو کی
گاو تنک تک لکھی تاریخ موت

۱۲۸۶

بجمع جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان تاریخ [illegible]

وصف کیا اوسکی ہو جو یا مجھسے
نام میں جسکے ہے نام احمد

ہے یہی سچ بھی ہے تاریخ
صاحب دین غلام احمد

۱۲۸۴

خدا کی خیر کی کہ حضور مستر لیویٹ صاحب بہادر یعنی نواب لفٹنٹ گورنر گھوڑے کی گرے اور محفوظ رہے اوسکی تاریخ ہے

کون کہتا ہے گرے محض بفضل خدا جو بچا
اہل دل [illegible]

صاف تاریخ ہے اونکی تو ہر اک کہتا ہے
سجدہ شکر کیا گھوڑے سے صاحب گرکے

تاریخ عہدہ مدار المہامی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مردان علی خان قائم جنگ دیوان جودہ پور

کیوں نہ خوشنود ہوں نہیں اچھا یا
فخر احباب ہیں نظام الملک

جسکو رعنا کے تھا تو بیٹھے
سنہ وہ نواب ہیں نظام الملک

تاریخ مقدم جبہ شریف رسول کریم محبوب رحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

جبہ اقدس سے فیض نور سے
جب ہوئے جو پور والے کامیاب

یوں کہی تاریخ اوسکی ہیں نے میر
لائے ہیں تشریف ملبوس جناب

۱۲۹۰

تاریخ ٹھاکران فتح سنگھ جی صاحب

مہاراجہ کروند ٹھاکر تلک / چو دیدند شاہان آن فتح سنگھ
سے سال جو انگشتم بہ این / مبارک شد و ٹھاکران فتح سنگھ

۱۸۵۳

یہ تاریخ آسمان کی روشنی کی ہے کہ قریب نصف آسمان کے سرخ ہو گیا تھا

ہمکو کھلتا نہیں ہے بھید اوسکا / حق تعالے ہے واقف الاسرار
میں نے تاریخ یہ کہی اوسکی / آسمان سرخ ہو گیا اکبار

۱۲۸۸

یہ تاریخ نوجدار صاحب کے جنگ مرغوں کی ہے کہ محمد انور خان صاحب خلف الصدق نواب محمد عثمان خان صاحب حاکم محکمہ اپیل جیتپور کو مرغوں کی بازی ہوئی تھی اور دونو مساوی قرار رہے ایک طرف ان صاحب کے دوسرا اوس طرف کے

جیتا جو مرغ نامدار اوسکا جہاں میں شور ہے / آدمی ایک ایسے تیسا کی دشمن کو کر ڈالا ہلا
اتفاقیہ کہا مرغ سے جو یہ تاریخ کہہ / کالا ہوا روسیاہ گھبرا بنا کل جگ نشان

۱۲۸۹

ایضا

کسقدر انکو ہوئی جو یہ خوشی / ہو سکے اس قدر ہو تو خوشحال کہہ
کیا ہی بھید دی ہے بازی کی خوشی / آج گھبرا مرغ جیتا سال کہہ

۱۸۷۱

ایضا

سپہر جو یا ہیبت خوشی از دل / مرغ گھبرا نمودہ فتح بگو
ہیبت سالش تو از سر انصاف / مرغ والا نمودہ فتح بگو

۱۸۷۲

ایضا

عجب گھبرا بہادر مرغ ہے شیر / یہ رستم وقت کا ہے اپنے گویا

سرو عینی سمی عیان تاریخ

براسے سال تو کرتا ہے کیا فکر / ٹھکا یا مرغ اچھا کہہ یہ جویا

۱۲۸۹

روشنی فلک کی تاریخ

ایک سے بھی اسکے سر دی مجکو جیسے / کوئی بھی موافق نہین اس سارے سبکو کہا
سبب تاریخ آسمان سے ہم بھی لیکر / آسمان پر روشنی اچھی ہوئی سبکو کہا

۱۲۸۸

تاریخ تولد بچہ گربہ

جمعیت سے لے بچہ ہوا خوش مت / پیارا دیکھکر اوسکو خوشحال ہے
عبث فکر کرتے ہو تم اسکی پیر / سب ہے مرغوب بلی یہی سال ہے

۱۲۹۰

یہ تاریخ ایفی پریشانی طبیعت کی ہے

دیکھا ہے جو خواب منتشر آتا / مفہوم نہ اس سے اسنے ہو کم
ہاتف نے کہا کہ اسکی تاریخ / یہ خواب و خیال ہے کہو تم

۱۲۸۹

ایضا

جن دنون مین کہ غم ہوا مجکو / مخمسم تھا بخت کا مرے مریخ
غیب سے آئی یہ صدا جویا / غم مدار اسکی ہے یہی تاریخ

ایک دوست کا ایک چیزل سے یارانہ تھا ہر ار افسون سے اوسکو اوتارا اوسکی تاریخ ۱۲۸۹

دام غم مین پھنسے تھے مرزا جی / چھوٹے مدت مین اوس جفا سے وہ
یہی تاریخ اوسکی ہے جویا / خستہ گذری منیکی بلا سے وہ

۱۲۹۶

تاریخ حکیم محمد سلیم خان

جب کام خبر کا ٹلکیا تو / شادان ہوئی سب دوست سب بکھ
تاریخ کی فکر کیا ہے جویا / دارو غہ ہوے جناب اب کہ

۱۲۸۲

تاریخ وقف و ہبات مولوی محمد غلام یحیی صاحب وکیل ہائی کورٹ ساکن کلکتہ

حضرتیکہ فرمود یحیی وقف عام — خوش شد دل جمیع درین عالم
آفرین از لب گوہر سنش — وقف خلق الله شد ہاتف بگفت

١٢٨٧

ایضاً

فیض عالم کو کیوں نہو اس سے — وقف کیا ہے کہ عام بخشش ہے
کہا ہاتف نے مجھے اسے جو پایا — سال اسکا مدام بخشش ہے

١٢٨٧

ایضاً

کہو سب مولوی صاحب کو حاتم — کیا ہے وقف جب خلق پر مال
کہا ہاتف نے جو فکر کیا ہے — سخاوت گر کہو اسکو ہے سال

١٢٨٧

ایضاً

دو عالم میں ہو کیوں نہ یحیی کی عزت — کہ راضی ہے ہر وقت اوسکی رضا میں
یہی سال تاریخ ہے اوسکا جو پایا — زمین وقف کی نیک کی راہ خدا میں

١٢٨٧

ایضاً

چو شنیدم بہ دہم گشت در جہان — بعہد خودش حاتم امسال گو
بہ تاریخ سستم چنین گفت ہاتف زغیب — نمود از حق وقف از بہر سال گو

١٢٨٧

ایضاً

خدا کے روز جب پکاریں گے — سہیان کوئی وقف کرنے والا ہے
کہہ تاریخ مشکل ظاہر ہے — کہیں ہاتف غلام یحیی ہے

١٢٨٧

تاریخہائے غسل صحت

تاریخ غسل صحت خود

بیمار ہوا میں تو مجھے سنکے پوچھا — اک اہل محبت نے کہ جو آج ہی آیا
بیساختہ دی مجکو صدا سال شفا یہ — محفوظ رہے منشی محمد علی جویا

تاریخ صحت میر حیدر حسن ذکی شاعر کلکتیا ۱۲۷۱

ہوا آرام جب حیدر حسن کو — سب احباب کا ہے آج جویا
کہو بیساختہ تاریخ یہ تم — ہوئی صحت ذکی کو آج جویا

تاریخ صحت محبوبہ ۱۲۷۹

جب کیا غسل یار جانی نے — کیا کہوں کسقدر ہوئی فرحت
یہی تاریخ میں نے اوسکی کہی — یار معشوق کو ہوئی صحت

تاریخ غسل صحت سری حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر والی الور سوائی جیپور ۱۲۸۴

خدا نے اوسکو شفا دی بخار سے صد شکر — جو سب امیروں کا سرکا ہے تاج اے جویا
ندا یہ آئی مجھے آسمان سے بہر سال — شفا بخار سے پائی ہے آج اے جویا

تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر مدار المہام ریاست ٹونک ۱۲۸۲

چون شنیدم کہ رفت رنج از تن — غسل صحت نمود اے جویا
گفت ہاتف براے تاریخش — ہست صحت مبارک وزیر ما

ایضاً ۱۲۸۷

خدا داد صحت بہ نواب ما — چہ گویم چہ سان این مسرت نمود
بگو بہر تاریخ جویا چنین — ہمایون کہ ہم غسل صحت نمود ۱۸۶۵

تاریخ غسل صحت جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب داروغہ جبر

ارام ہوا ہے اوسکو جو پایا	جو وقت کا اسنے ہے فلاطون
تاریخ لکھون کہ صاف کہدون	ہو غسل جناب کا ہمایون

١٢٩٩

تاریخ غسل صحت فوجدار صاحب

کہو نواب کی صحت کی تاریخ	کہ اوسکے لطف کے ممنون ہین ہم
سنہ یہ سال اوس سے چلکے میر جو پایا	مبارک غسل صحت کا کہو تم

١٢٦٤

تاریخہاے انتقال

تاریخ انتقال جناب بیگم صاحبہ مغفورہ نواب امراؤ بیگم متخلص بہ عابد بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور زوجہ جناب نواب محمد زین العابدینخان بہادر فوجدار جیپور

اللہ اللہ کس حمیدہ صفات عالیہ درجات کے غم کا بیان ہے کہ جسکے الم مین آسمان پر آہ و شیون ہے اور کون ہے جسکو اوسکا غم نہین جگر شق کب قلم نہین اوصاف اوس مرحومہ کے لکھیے تو کیا لکھیے کس کی تاب ہے خامہ کا زہرہ آب ہے عالم مین معروف بصفت موصوف منطق و حکمت جسکے گھر کی باندی ریاضی و فلکیات کہانی نا نثر دیدہ بلبل نا نظم شنیدہ تمثیل نثر ظہوری و ظفری سے بہتر نظم انتخابات سے بڑھکر عیان راجہ بیان دیوان اردو و فارسی اوس مغفورہ کی مخفی نہین مخفی کو اصلاح دی ہے یہ تقریر راست ہے نہ مبالغہ کی ہے ہمت و سخاوت کا یہ حال تھا کہ اہل جیپور کی مدائین اوسکے فیض سے مالا مال ہین مستغنی اہل کمال ہین قدردان سخنوران منتخب دوران عصمت مین مریم سخاوت مین حاتم سچ تو یہ ہے کہ چشم فلک نے بھی ایسی جامع صفات حسن صوری و معنوی کسکو ساتھ نہین دیکھی ہوگی پارسا ایسی کہ بعد انتقال کے قبل

رنبیل انتقال کے کئی امر خرق عادت سے ظہور مین آئے ہائے ہائے بعمر قلیل دار اس جہان فانی سے انتقال فرمائے — این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد سخی و شاعر و صدر شک خورشید :: امیر و یار ہمارا اپ ہنر تھی :: نہوئی اور ہوئی اتبک نہ ایسی :: خدا جانے فرشتہ تھی بشر تھی :: اس مختصر رسالہ مین اوس ستودہ صفات کا اوصاف کسطرح سماسے دریا کوزہ مین کیونکر آسے لاچار اسی پر اکتفا کرتا ہون حق ایمان ادا کرتا ہون کہ مین اوسی کے خرمن فیض کا خوشہ چین ہون اور یہ رنگینی کلام اوسی کے مطلع سخن کا فیض ہے دیوان اوس جنت ایوان کے طبع ہونے والے ہین ناظرین دیکھین اور تصدیق کلام کرین اب تاریخ اوسکی کہ صورت ہای تاریخ ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے

وهو هذا

از غم بیگم چہ گویم در جہان ۔۔۔ بر زبان ہر کس و سودائے دل
گفت ہاتف بگو سالش انتخبیر ۔۔۔ بود بیگم تحفہ مریم ہائے ہائے
۱۲۸۶

ایضا

آنکہ سخی بود و کریم جہان ۔۔۔ بہر بر دانش ہمہ در التجا
از پی سالش ز چہارم فلک ۔۔۔ بخشش بیگم بود آمد ندا
۱۲۸۶

ایضا

در قضاے حق رضای خود نمود ۔۔۔ آنکہ بودش در جہان فردی ملک
بہر تاریخش چہ گویم حسرتا ۔۔۔ مردن ام صورت مردای فلک
۱۲۸۹

ایضا

چو رفت ام او بیگم سوی جنت ۔۔۔ کہ بود آن گوہری از ملک شاہی

زحسرت چون نہ گویم سال فوتش — کہ زیر خاک شد گنج آلہی
۱۲۸۶

ایضاً

مرزا بیگم کو دیکھو کیا ہے پیرکوئی — پردہ ظلمات میں کسکا رخ پاک ہے
چیخ سے ہاتف نے دی یہ خبر سن نظار تحقیق — دیکھو ذرا آنکھ سے مہر تہ خاک ہے
۱۲۸۶

ایضاً

تا از دنیا برخ و الم مغموم نیست — یکجہان مغموم از حال وفات
گفت ہاتف از من چو یاس غم — آہ عصمت رفت گو سال وفات
۱۲۸۶

ایضاً

حکیم از دیوان ہستی کرد منسل — چیخ از صفحہ جہان برچیدہ گو
گفت ہاتف بہر سالش اینچنین — ختم باب شاعری گردیدہ گو

تاریخ شہادت شیخ بدرالدین مرید جناب مولوی فقیر محمد صاحب کے ۱۲۸۶ ایک پٹھان شیطان نے تکرار زبانی پر عین مسجد میں اسکو شہید کیا

آن جوان صالح در مسجد نشست — خنجرے زد در شکم طفل یزید
بہر تاریخش مرا آمد صدا — شیخ بدرالدین شدہ ہی تا شہید

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور مولف قصہ فسانہ عجائب ۱۲۸۶

چون رفت سرور رفت تہذیب — گویا ز جہان شعور رفتہ
ہاتف پے سال گفت از سیر — کز بزم جہان سرور رفتہ

تاریخ وفات نواب مصطفی خان شیفتہ شاعر بے عدیل دہلی ۱۲۸۶

شیفتہ شاعر متین ناگہ — جان بجان آفرین سپرد افسوس

سرو رنگینی میں جو چھپایا تاریخ

جب تاریخ از فلک جویا — گفت ہاتف بلیغ مرد ادیب بیا

تاریخ انتقال نواب عبد الکریم خان متخلص بہ مشرق خلف نواب اشرف خان الی ...

دنیا سے گیا جنان کو رخصت — رہا ظلم فلک سے یہ کیا ہے

تاریخ وفات لکھ یہ جویا — مشرق آج غروب ہو گیا ہے

تاریخ وفات شیخ عظیم الدین سوداگر ۱۲۶۹

جب دوست مرا چلا یا جنت کو تم ...

دنیا سے دل ہم ہم ہو لگیا ... بیا

تھا فکر مجھکو سال کا جو یا کیوں کیا ہے

ہاتف نے یہ آواز دی آخر فنا آخر فنا

تاریخ انتقال حضرت بانکے صاحب مشائخ ۱۲۸۴

جب گیا یک قضا سے چھپے — سراو بانکے کی تھی بیرو جھکا

جب تاریخ کہا میں نے میر — سے ... ہو بانکے گئے ہائے بانکے

تاریخ وفات قطب وقت خان صاحب محبوب ۱۲۷۹

یہ کیا کیوں اور ... کا احوال — گردون یہ گیا جو مشکل ہے ...

آواز فلک سے آئی مجھکو — خان وقت کا قطب ہے یہ تاریخ

تاریخ وفات مولوی محبوب علی صاحب غوث راقم ۱۲۸۹

بود در فکر کہ جویا نا گمان — گفت ہاتف راز حق گویم ...

جب سال رحلت آن اہل دین — ہائے محبوب علی فلاں ...

تاریخ وفات مولوی حاجی محمد صاحب کہ سرستے ... ۱۲

خبر جب لوگ نے لائی کہ حضرت تو چلے — ... جنت میں جویا ...

سر عرش ... ہاتف یکا ... — ... بریں کو مولوی حاجی محمد گئے

۱۲۶۸

تاریخ وفات مولوی حبیب علی صاحب

ہوا تاریک آنکھوں میں زمانہ — کسوف آفتاب دین ہوا آج
ہوئی تاریخ کی جب سنکر جویا — ندا آئی چراغ دین بجھا آج
۱۲۸۴

تاریخ وفات سید مقصود علی

چہ گویم کہ شد رنج دل را فراوان — چو شد جانب خلد مقصود رسے
چو دیدم مجد را پے سال گفتم — برایش قبر رحمت بود یا سے
۱۲۸۴

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور

جسکو زمانہ کوئی کا انداز یاد تھا — وہ ہائے سب کے پاس سے دور آج چل بسا
آخر سنا زبان سے ہاتف کی یہ سال — افسوس لکھنؤ سے سرور آج چل بسا
۱۸۶۹ء

تاریخ انتقال نواب سکندر بیگم والی بھوپال

نماند و نماند کسے در جہان — شہنشاہ دوران کشیں ہر سرشت
ازین ہر کسے را سخن بر زبان — سکندر ز دنیا سوی جنت رفت
۱۲۸۵

تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبد المجید

چو عبد المجید از جہان در گذشت — شدہ از اجل عمر کاہش پدید
پے سال ہاتف بگفت از بہشت — بجنت ست جاوید عبد المجید
۱۲۸۵

ایضاً

طبیب اجل بود عبد المجید — قضا بین کہ تشخیص او دم نزد
بعہدش معطل جہان گشتہ بود — اجل شربت مرگ داد از حسد
۱۲۸۵

تاریخ وفات شیر خان

ہوا جب شیر خان کا انتقال آہ | کہ صحرا سے مروت کا وہ تھا شیر
لکھی تاریخ اوسکی مین نے جویا | اجل سے کے روبرو بکری بنا شیر

تاریخ وفات زنے حیائی نام ۱۲۷۳

آن حیائی کہ پارسا بودہ | چون ازین دہر راہ خلد گرفت
سے تاریخ گفتہ ام جویا | بجہان عدم حیائی رفت

تاریخ وفات بوٹا طوائف کہ واقعی شکرقند تھی ۱۲۸۴

بادصرصر نے جلایا باغ حسن | سے کیسے گل کو اسنے پژمردہ کیا
یون کہی تاریخ اوسکی مین نے میر | خاک وہ بوٹا سرا افسوس ہوا

تاریخ وفات شیخ جی کہ نہایت بخیل تھے ۱۲۸۴

یکدیارہ جیبکہ کی سختی کی پیچ | زر ورسے کہ ان نہ یون شیخ جی
از سر پایں ایک شہدی نے کہا | کی اجل سے پیچ کون شیخ جی

تاریخ وفات زنے کہ بر سر مزار کندہ ہے ۱۲۸۰

صد صد افسوس زن پارسا | در الم دریغ ہمہ نگہ سار
گفت بے سال وفات آن حیف | رحمت حق باد بر مزار

تاریخ وفات بہلوان ۱۲۸۵

جب بہلوان کو آگئی دنیا تو جیتے ہو | پیچ آگئی موت کے نہین سوجھا کوئی اور
تاریخ اوسکی موت کی جویا یہی لکھو | پیچ طاق بہاڑ پہ وہ سے بیگا موت کے

تاریخ وفات برادرزادہ خلف شیخ خورشید علی ۱۲۸۵

کیا افلاک نے اوسکو یہ خاک | کہ تھا گردون زبان تن کا پیچ

کہا ہاتف نے کیا ہے فکر جو یا ۔۔۔ چلا تخت جگر ہے سال تاریخ
۱۲۸۷

تاریخ وفات فرزند دوستی

غم اوسکا ہوا ہے کس قدر آہ ۔۔۔ کیا تم سے کہوں میں حال جویا
ہاتف نے کہا کہ صاف کہدے ۔۔۔ ہے داغ پسر کا سال جویا
۱۲۹۸

تاریخ انتقال پر ملال حضرت حبیب الرحمان صاحب گروالی کابل تھے

تنگ و تاریک ہو گیا عالم ۔۔۔ جب جہاں سے گیا حبیب خدا
سبب تاریخ فوت ہاتف نے ۔۔۔ یون کہا خاتمہ بخیر ہوا
۱۲۸۷

ایضاً

عاشق جلوہ و دیدار خدا ۔۔۔ رفت از دہر قریب الرحمان
کاسہ جہل ہے تاریخش ۔۔۔ گوشہ خلد حبیب الرحمان
۱۲۸۷

ایضاً

جب حبیب حق نے جنت کی سیاحت کی ۔۔۔ ہو گیا تھا حشر اک برپا کہو
یون کہا ہاتف نے اتنا فکر کیون ۔۔۔ آفتاب معرفت ڈوبا کہو
۱۲۸۷

ایضاً

اوستاد حبیب ہو سے ارم چلد یا ۔۔۔ ابر الم دہر پر چارون طرف چھا گیا
سال وفات اوسکا بھی تم کہو ۔۔۔ لرزہ کو جنبش ہوئی حشر کا روز آگیا

تاریخ رحلت مجذوب کامل حبیب شاہ ۱۲۹۰

کیا ہاتف سے جب مرگیا جویا ۔۔۔ ہے تن عقل کلبہ ہوش کہو
سبب تاریخ یہ ندا آئی ۔۔۔ واہ حبیب شاہ ہوئے خموش کہو
۱۲۹۰ ہجری

تاریخ وفات مرزا اسد اللہ خان غالب بلقب مرزا نوشہ کہ فن شاعری میں یکتا بلکہ عدیم المثال

غالب چو ازین جہان گذران | شد داخل خلد ہر یک گفت
تاریخ وفات او ز جو یا | تاج سر شاعران فلک گفت

تاریخ خسرو کلاونت کہ علم موسیقی میں استاد تھا

چون خیال قضا بسویش شد | زیر و بم را شکست پنجۂ موت
ضبط تاریخ گفت ام جو یا | عالم علم موسیقی شد فوت

۱۲۸۶

تاریخ امیر خان کلاونت

موت سے جسد عم کیا اوسکا خیال | کچھ نہ پوچھا میر کہ کیسا رنگ تھا
سال موت اوسکا سروش غیب نے | میر خان کا نسبہ ہوا مدہم کہا

۱۲۸۲

تاریخ مرزا منو بیگ

مرگیا میرزا تم سے محب جو | کیا کہوں دوست میرا کیسا تھا
یہ تاریخ کہا ہاتف نے | داخل خلد ہوا کہہ جو یا

۱۲۸۱

تاریخ وفات شیخ امان اللہ کیتان

رفت چون از جہان فانی شیخ | صاحب فقر راز حق آگاہ
ضبط تاریخ گفتہ ام جو یا | شیخ امان اللہ سے امان اللہ

یہ تاریخ ایک شخص باغی سرکار عظام کی مرنے کی ہے ۱۲۸

آج وہ بدنام دنیا سے اوٹھا | کیا کہوں مین اوسکی کیا تاریخ ہے
سیر ہو یا سے کہا ہاتف نے یون | آج باغی مرگیا تاریخ ہے

یہ تاریخ اک مجذوب کی ہے ۱۲۸۸

چو رفت سوی جنان مست بادہ حیرت — ہمہ جہان ز غمش تنگ تار شد گویا
برای سال وفاتش سروش گفت از غیب — رسید شیفتہ حق بحق بگو جویا

۱۲۸۶

تاریخ مہتاب خان رسالدار

جب دفن وہ بہشت مکان قبر میں ہوا — اور آگیا حجاب میں مہ قدر کو دیا
تاریخ کا خیال تھا جویا کہ اس گھڑی — بولا سروش دیکھکے مہتاب زیر خاک

۱۲۸۹

تاریخ محمد مظفر خان کرم

مردان پادشاہ ملک سخن — ہر کسے شد ز مرگ او غمناک
بہر تاریخ موت او جویا — گفتہ ام رحمت خدای پاک

۱۲۸۹

تاریخ وفات برق شاعر

برق شاعر آنکہ روشن طبع بود — سوی عقبی رفت ازین زندان زرق
سال تاریخ وفاتش ناگہان — گفت ہاتف داخل فردوس برق

تاریخ وفات سید مہدی حسن کی ملک الشعرائے لکھنوی ۱۲۸

میر زمانہ سید مہدی علی کی — چھوٹے بقا کو دار فنا پر نظر کی
سال وفات اونکی جو میں ڈھونڈھنے لگا — آئی ندا سے غیب کہ جنت میں گذر کی

۱۲۸۲

تاریخ وفات بخیل ذلیل

فلک نے اوسکو آتش میں جلایا — نحوست سے فلک کا تھا جو مریخ
کہا ہاتف نے جو پایا یہی کہہ — ہوا خوب اب ہوا خوب اوسکی تاریخ

تاریخ انتقال نواب ولسیرای گورنر جنرل بہادر کشور ہند یعنی مسٹر میو صاحب
وزیر اعظم ہندوستان کہ شیر علی خیبری نے مقام رنگون میں چھری

سن قتل کیا یہ واقعہ ہندوستان میں سخت ہوا

جب لارڈ ارل میو ہوئے قتل ز ریغا | کس ظالم طاغی نے نہ باور کو کیا قتل
ہاتف نے کہا مجھسے کہ جو یاں تاریخ | کیا پوچھے سنہ باغی نے بباور کو کیا قتل

۱۸۷۲

ایضاً

خبر جب تار میں آئی کہ جنرل گئے ہیں کے | کہوں کیا اوس گھڑی سو حال جو ... کا
سنا یہ حادثہ جب دم کہا یہ باغتیں | کہے لاٹ صاحب کو پتھری کیا یہ ...

۱۲۸۹

ایضاً

غضب ہے آفتاب ہند ڈوبا | کیا قتل اوسکو اک باغی نے ناگاہ
کہا ہاتف نے سبب سال جو یا | چراغ انگلستان گل ہوا آہ

۱۸۷۲

ایضاً

سنکے اس افسانۂ غم کو جگر ہو پاش پاش | عرصۂ عالم ہوا آنکھوں میں سب کی تنگ تنگ
یوں کہی تاریخ جویا مجھسے ہاتف نے یہیں | آخرش نواب سے انگریزوں کا ... آج

۱۸۷۲

تاریخ وفات داروغہ باغات

ناگہاں داروغۂ باغات بدر الدین بمرد | صدر گلشن سے بجنت مسکن ... شد
بسکہ کارش بود گلشن ... | سال تاریخش بگو در گلشن جنت آمد

۱۲۸۹

تاریخ نواب مشکور الدولہ متوطن لکھنؤ مصنوعہ آئینہ عکسی

مرگیا جب وہ مصور افسوس | دل نے مجھسے یہ کہا لکھ تاریخ
کہا ہاتف نے کہ اس میں کیا فکر | مشکل تصویر ہوا کہہ تاریخ

۱۲۸۸

تاریخ وفات مسماۃ جمیل النسا

جمیل النسا مرد واے آن عفیفه — که بودی باطوار عفت مجلی
پے سال تاریخ فرمود رضوان — جمیل النسا در بهشت معلی

تاریخ انتقال بیگم صاحبه بانو صاحبزاده احمد یار خان صاحب که بخلیق و بذل عزیز صاحب تمیز تھی اور بعہدات معاملات خانگی سے انتقال کیا تھا

رفت سوے بهشت بیگم حیف — آنکه در دہر بود فیض لقب
کعبه تاریخ گفت ہاتف غیب — جلوہ فیض ازین مزار طلب
۱۲۶۱

ایضاً

عجب فیض بیگم سے تھا دہر کو — گئی وہ بہشت معلی کو ہاے
کہا ہے بہ تاریخ ہاتف نے یہ — ہوا فیض عالم سے معدوم واے

تاریخ پیری جی غلام حسین جہانگیر وار بھیرا یون نانی راقم ۱۲۶۱

جب جہان کر گئے جہان سے وہ — اہل عالم کا غم سے تھا بدحال
جانتے ہیں سب ہی کہوں کیا ہے — ہے غلام حسین تارک سال

تاریخ وفات لئیق حسین گویا کہ راقم سے سخن تیغ زہ لیا کرتا تھا

چه گویم آن نداق دل کجا شد — که بود آرام جان زار گویا
سر دیش از حسین جو بہر سال گفتہ — بگو تاریخ شد خاموش گویا
۱۲۸۴

تاریخ وفات راحه مولیور

شده تنگ و تاریک ملکش تمامی — ببام حیاتش چو خورشید
پے سال جو یا سرش فلک گفت — بکوه عدم راحه و مولیور رفت

تاریخ وفات مرزا اکبر علی بیگ کہ تم بھیلوا انتقال کیا ۱۲۸

اوسکو تیغ موت سے زخمی کیا — بیٹا راجہ دوست تھا سب کا کہو
حال کیا پوچھو ہو مجھسے دوستو — آخر اکبر ہو گیا رنگا کہو

۱۲۶۶

ایضا

رنج وغم عالم کو اوسکا ہے بہت — ایک یان تھا دوست مخفی و جلی
ہے یہی تاریخ اوسکی میر کہہ — مهر جنت میرزا اکبر چلے

۱۲۶۵

تاریخ غرقیدگی آلی دریاہ

گری وہ دیا میں بہشت ہند کی ہے — کہ کرتا تھا ہر ایک اوسکو ملامت
کہا ہاتف نے جو یا فکر کیا ہے — کہو سال اسکا تم رنج خجالت

یہ تاریخین مہاراجہ کھانڈے راو والی ملک بڑودہ کی ہین کہ سخاوت مین دریادل تھا اور بعد حاتم کی ایسی شخص نے نام پایا ظاہر مین ہندو باطن مین اہل ایمان حالانکہ بعد انتقال آتش و سیر گلزار خلیل ہو گئی اہل اسلام کو تو دلیل ہو گئی اور واجب التعظیم مالک نعیم کا حال اظہر من الشمس ہے محتاج بیان نہین

مردان صاحب کرم امروز — حیف از دہر جان دہر برفت
سبب تاریخ گفت اسم جو یا — کھانڈے راو از میان دہر رفت

۱۲۹۶

ایضا

برحسرت ز دہر رفت افسوس — آن راجہ کہ بود مشکل مریخ
چون بود سخی سروش از غیب — حاتم گذشت گفت تاریخ

۱۸۷۱

ایضا

ہوا انتقال اوس سخی کا جو جو یا — کہون کیا کہ جو غم سے احوال ہے

صدا آئی گردون سے اسے سہیر کہہ — سخاوت شجاعت گئی سال ہے ۱۸۷۱

ایضاً

پس مرگ ہتش برو سرد شد — بناچار زیر زمین او نہفت
سروشش از فلک باہزاران الم — خلیل خدا بود تاریخ گفت

تاریخ وفات راجہ کھتری علاقہ ریاست چھپرو ۱۲۸۷

راجہ کھتری چو ناگاہان — خانمان حیات پاک رفت
سرنگون گشتہ آہ بلبل زار — راجہ کھتری فنا شد گفت

تاریخ وفات نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور ۱۲۸

سے نسیم نفس ناظم شعر — تختہ تختہ ہے چمن کا بے نظم
جب تاریخ کہوا سے جو ملا — ہوگیا ملک سخن کا بے نظم

تاریخ وفات راجہ مدن پال والی کرولی ۱۸۶۹

مدن پال کرد انتقال از جہان — زمین اندر ال دول شد بگو
پے سال ہاتف بجو یافت — چراغ شب اوج گل شد بگو ۱۸۷۰ع

ایضاً

چون مدن پال مرد از ہیضہ — تیرہ تر شد جہان بچشم جہان
بہر تاریخ گفت ہاتف غیب — راجہ از ہیضہ مردہ سال بدان ۱۲۸۶

تاریخ وفات مہاراجہ بیکانیر

حیف راجہ بمرد اسے جویا — از غم ملک و مال پاک شدہ
شد سرافسوس گشت بیکانیر — حاکم بیکانیر خاک شدہ ۱۲۸۹

تاریخ نواب لفٹنٹ صاحب بہادر

آہ افسوس قدردان عالم کا — ہر کسیکو خیال فرقت ہے
مجھے کیا پوچھتے ہو تم رجبا — اوسکی تاریخ میان رخصت ہے

یہ تاریخ منشی قطب الدین کی ہے کہ منشی خان طائفہ سخن اُنکی رشتہ سے تھی اور عزیزِ یار رتبہ بطائف مذکور کہ دیا گیا یہ کسیکی ہوتی ہیں باوجود عہد بیگانہ رقیب سے بی حضرت سے زہر کھایا

حیف قطب الدین ازین عالم برفت — ہر کسے را از غم و تشویش نالہ
گفت ہاتف مے جو یا اینچنین — مرد از غربت بگو تاریخ سال

۱۲۶۲

تاریخ وفات میر فیض علی

مر گیا فیض علی پیر طریق — اسلیے یا حق کہان ہے یا ہو
یہی تاریخ کہو تم جو یا — او مر گیا فیض جہان ہی ہے

تاریخ وفات قاضی مستجاب علی

مر گیا آہ ہمارا دادا — شہر میں ہی بلا آئی آج
بعد تاریخ کہا یون سب نے — اسکے قاضی کی قضا آئی آج

۱۲۶۲

تاریخ وفات مولوی ذوالفقار علی

گئے جنت کو مولوی صاحب — کچھ شادی کا ہوا حساب کتاب
ہوا قرآن سے مجھے ثابت — سال تاریخ ہے لقب

۱۲۸۴

تاریخ مہاراجہ جودھپور

جودھپور ویران ہوا افسوس آج — ہوگیا برباد سب گھر بار کو

یون کہا دل سے اپنے لیپی سیر — مرگئے آپ بخت سنگھ جو پاکھو ۱۲۹۶ھ

تاریخ الٰہی بخش سوداگر

چونکہ سوداگر اسے سفر — بر فلک رفت سوی تاریخ
گفت ہاتف ز سیہ جو پاسال — آہ بربست رخت گو تاریخ ۱۲۹۵ھ

تاریخ پیوست سلطان

مرتضیٰ ز انہ عارف کامل ولی حق — چون انتقال کرد سوی حق ازین
ہاتف غیب کرد ندا آمد شد زبون — از ملک ہند رفت ولایت بگو یقین

تاریخ منشی حاجی محمد خان صاحب مدار المہام جوده پور ۱۲۹۶

لیکر اسے جو ستے کہاں ہیں ماکلین — جو تھا ایک بیان نو سفر کر گیا
کہا سب تاریخ ہاتف نے جو یا — صد افسوس آدم تھی مر گیا

تاریخ خواجہ احمد میرزا دولہ ۱۲۹۰

اپنے اب میرزا دولہ مرسے گئے — جو کہ تھے اولاد میں اویس شاہ کی
پوچھتے تھے ہم کیا حضرت سال — خواجہ احمد مالک جنت ہیں جی ۱۲۹۰

تاریخ قتل عثمان خان مدار المہام رامپور

جب کہ عثمان خان کو نادر شاہ نے — قتل جیا قوت کیا تھا مرد بار
یون کہا ہاتف نے سال قتل ۱۲۹۶ — قاتل و مقتول سے لکھ دے بار
قاتل و مقتول سے نام کے عدد کم و کاست عیسوی تاریخ ہوا اور مصرعہ عدد تجری کا تاریخ ۱۲۹۶

تاریخ وفات منشی عظیم الدین صاحب فیض آبادی

حسن کہا منشی یا مر گیا جو یا — کیا کہون تمکو کیا ملال ہوا

ہے جو رنج عظیم اس غم سے
واسطے رنج عظیم سال کہا
۱۲۰۱

تاریخ وفات حکیم نثار علی سکنہ امروہہ

وہ مر گیا اب طبیب افسوس
لقمان کا خطاب جس پہ صادق تھا
بیساختہ سال یہ لکھے
افسوس مرا طبیب حاذق تھا

تاریخ وفات حکیم احسن لقمان دہلوی

مرد افسوس خان احسن است
طبیب نامی ای نکو سال
برای سال ہاتف گفت چہ با
مسیحے رفت بر گردون نکو سال

تاریخ وفات مہاراجہ بڑودہ

رفت از دہر گایکواڑ راو جی
صاحب ملک شد تباہ افسوس
بہر تاریخ گفت علم غیب
رفت راجہ ملک شاہ افسوس
۱۲۸۷

ایضاً

مر گئے اہل طلب بے موت آہ
انتقال اوسنے کیا عالم ہے تباہ
یوں کہا حاتم نے نسبت کے بہ سال
کیا سخی یہ اوٹھ گیا دنیا سے آہ
۱۲۸۷

ایضاً

کیا کہوں راجہ کا غم تنہا ہوا
دہر سے باب سخاوت اوٹھ گیا
یوں پکارا لا کہ حسرت سے سروش
مر گیا تو آج حاتم وقت کا
۱۲۸۷

ایضاً

جہان سے کوچ کیا گایکواڑ راو نے
الم سے آدمی روتے ہیں سب بر چیز
کہوں سروش نے جو یا وفات کی تاریخ
نہ رہا راج بڑودہ کا ہو گیا کہ [illegible]

تاریخ میر ببر علی انیس مرثیہ گو

انیس مرثیہ گو چون ازین دیار رفتہ		شدہ داخل بفردوس چنین یار اللہ
چو جستم سال او جو یاز رضوان این ندا آمد		بگو ہی خلد مداح شہ کرب و بلا آمد
	دیگر	۱۲۹۱
جو شد از جہان آن انیس خلیل		بفردوس نزدیک شبیر گو
پئے سال ہاتف ز افلاک گفت		بفردوس داخل شدای میر گو
	ایضاً	۱۲۹۱
کیا کہوں جو انیس کا غم ہے		اس سے خالی نہیں ہے کا کوئی
آئی بلبل کے منہ سے یہ آواز		ہو گئی ختم مرثیہ گوئی
	ایضاً	۱۲۹۱
گیا جہان سے مداح شاہ کربلا		رہا نہ مرثیہ گوئی کا لطف اب کچھ آ
سرور مرشد جو پایہ کے سال رحلت		میر علی کا بیابان خلد کے گھر ہے

تاریخ انتقال پر ملال مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور	۱۲۹۱

ہوا جاتا ہے فزون غم مجھکو جو با		مہاراجہ ہوئے جب بیابانی راہی
پئے تاریخ غم ہاتف بولا		کہو شیودان سنگھ بیکنٹھ باشی
	تاریخ انتقال مہارانا صاحب اودی پور	۱۲۹۱
درین عالم نماند شاہ و درویش		بہ پیشین نامہ این را صد حیف
پئے تاریخ ہم ہاتف گفت		مہارانا شدہ فوت آہ صد حیف

تاریخ انتقال صاحبزادہ شاہ ... از زنان خلف الصدق حضور ... خدا ...

فیاض زمان حضور امیر کبیر میر علی مراد خان صاحب بہادر والی خیرپور سندھ

ایک عالم کو غم ہوا اسکا … جب ارم کو سدھارے وہ یہاں سے
سال تاریخ صاف صاف امیر … مر گئے شاہ نواز خان لکھدے
١٢٩١

تاریخ رستم خان کلاونت

خیال اب دیس کا لنگر اکا بگڑا … کہ رستم خان سنے لی ورن لیس کی راہ
سے تاریخ یوں آواز آئی … ترانہ سنج ہین فردوس مین آہ
١٢٩١

دیگر

چلدیے در ولیش منعم مفلس سلطان کے … دیکھکر کھٹ اک عالم کا بیابان وان سے گئے
١٢٩١

دیگر

باندھا ہے کمر سے اپنے کھٹین … گاسنے کو گئے ہین چخ پہ دیر سے
١٢٩١

دیگر

ہائے گھر ہو گیا بے لطف آہ … کہہ کہ رستم خان ہوا بیجان آہ

١٢٩١ تاریخ منشی گیندا لال سرشتہ دار اپل کورٹ ١٢٩١

ناگہاں منشی گیندا لال کو … بار عصیان سے تھی وہ رکھ بہت
بلبل نالان کہین تھی نعرہ زن … در پا گیندا باغ عمل سے بہت

١٢٩١ تاریخ انتقال حمید خان ساکن ٹونک

تھا دوست مرا حمید خان آہ … وہ یہان سے گیا سو سے جنان آہ
کہہ میر اپنے سال تاریخ … سے دلین غم وحمید خان آہ

تاریخ وفات مسماۃ کریمن کہ شعلہ عشق سے بھڑک گئی گھر کو آگ لگا کر جلگئی

کرمین جلی آہ آتش لگا کر — زلیخا اوسے وقت کی سب کہو
سپے سال تاریخ ہاتف پکارا — جلی آتش عشق سے اب کہو
۱۲۸۷

تاریخہائے کتاب

تاریخ کتاب مولفہ جناب مولوی تسلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے بڑے کرمفرما ہین اللہ سلامت رکھے

خوش کتابے رقم زدہ تسلیم — در جہان بے نظیر شد تاریخ
بہر سالش بپرسے اگر جویا — رقم دلپذیر شد تاریخ
۱۲۸۶

تاریخ کتاب ثانی

کیا کہوں کیا لکھی انہوں نے کتاب — وہ جو تسلیم میرے قبلہ ہین
ہین بلاغت کے آسمان کی مہر — کیون نہ ٹھہرے بلیغ اسکو کہین
۱۲۸۷

تاریخ اخبار میورگزٹ دہلی

چھپا میو اخبار دہلی عجب — ہوا دیکھ کر اوسکو دل خوش ہوا
سنے سال تاریخ ہاتف نے میر — زہے تازہ اخبار دہلی کہا
۱۲۸۸

تاریخ قیامت نامہ مطبوعہ راقم

رسالہ حشر کا کیا خوب لکھا — خبر خوف اجل سے عام کو دے
بقا کا لطف آیا اسی سے جویا — مذاق موت ہے تاریخ اسکی
۱۲۸۴

تاریخ واسوخت مولفہ راقم

طرز واسوخت اور شکایت چرخ — سوز و غم جس سے اک ہویدا ہے
واہ جویا تمہارا کیا کہنا — خوب اشفاق چرخ لکھا ہے
۱۲۸۵

تاریخ رسالہ گلزار فیض کہ حسب الارشاد حضور مستر میو صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اخلاق مین منظوم کیا تھا اور صاحب ممدوح نے پسند فرما کر خوشنودی مزاج کا پروانہ مرحمت فرمایا

اندرین نظم دلپذیر لطیف ۔۔۔ سیر جو یا بیان ہر فن گفت
فکر سال اسکا کس نے کی جویا ۔۔۔ بے خزان در جہاد گلشن گفت
١٢٨٧

ایضاً

جو پڑھے اسکو راہ راست پہ آئے ۔۔۔ امتحان کر اگر نہ آئے یقین
فکر سال اسکا کس نے کی جویا ۔۔۔ کہدے صاف خضر راہ بین
١٢٨٠

ایضاً

خلق مین یہ کتاب لکھی ہے ۔۔۔ شام غربت کی یہ شفق ہے کہہ
سال تاریخ اسکا اسے جویا ۔۔۔ موج دریائے فیض حق ہے کہہ

تاریخ کتاب گلشن دانش مولفہ مولوی سلطان احمد خان

لکھی کتاب مولوی صاحب نے خوب ۔۔۔ جسکی نظیر ہے نہ جہان مین مثال ہے
جویا عبث ہے فکر تجھے کہہ یہی کیون نہ ۔۔۔ یہ گلشن صفا ہے یہی اسکا سال ہے
١٢٧٩

یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہے کہ ریاضی مین راقم نے تالیف کیا اور طبع ہوا

کیا رسالہ لکھا ریاضی مین ۔۔۔ قاعدہ اسمین ہین عجیب عجیب
منکر اتنا مگر تو اسے جویا ۔۔۔ اسکی تاریخ ہے حساب عجیب
١٢٨٣

تاریخ رسالہ ہذا

لکھا یہ رسالہ کیسا اچھا ۔۔۔ سب دوست ہین اسکو دیکھ خوشحال

یہ یقین جو غیب سے جو پایا ۔۔۔ الہامِ غریب اسکا ہو سال

تاریخ تضمین دیوان حضرت قطب ربّانی محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی ہے کہ راقم نے کیا ہے

امروز تمام گشت تضمین ۔۔۔ تاریخ بگو زروے اتمام
جو یا سے سال گشت یا تضمین ۔۔۔ الحال شدہ بخیر انجام
١٢٨٩

تاریخ جلد پنجم و ششم وخیرہ خوارزم شاہی سے

لکھوں ستا غوانہ اگر یاد ۔۔۔ نقل لکھیں یا لکھیں اسکو لازمی
یہ سب صاف تاریخ لکھتا یہ تضمین ۔۔۔ چھپی جلد پنجم وخیرہ کی صفائی
١٢٦٨

تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین خان صاحب سلیم

کیا ہی لکھا ہے اسکا حصہ ۔۔۔ خوب ہی آپ نے لکھی ہے
اسکی تاریخ یوں لکھو کہ ۔۔۔ سے کتاب ذات اچھی ہے

تاریخ مثنوی جناب نواب ابراہیم صاحب کہ گلشنِ سخن گشت نثار است ١٢٨٣ تالیف کہی

مثنوی نواب در ذکر شکار گفت ۔۔۔ لفظ لطافت ہا ہے معنی او فزون
بہر تاریخش بہم کرد ابتہین آن سال ۔۔۔ طائر معنی شکار باز ادیج فکر کن

١٢٨٢

تاریخ کتاب حکمت مخصص الصحت

مؤلفہ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب دارو غہ خیر کہ مخصص ناظم بیان ١٢٨٩

عجب یہ رسالہ ہے مطب کا یہ مختصر ۔۔۔ کرے کیوں نہ اظہار ہیچ اس کی
کرامات اللہ نے دکھایا کو جو بیا ۔۔۔ ہے بار شفا بخشی تاریخ اسکی
١٢٨٨

تاریخ رسالہ الجہیر مطبع منشی نولکشور صاحب

کیا ہی تعبیر نامہ لکھا ہے | بخدا لاجواب ہے جویا
سعد تاریخ یہ کہا دل نے | سالِ تعبیرِ خواب ہے جویا

۱۲۹۱

ایضاً

ہیچ [illegible] علوی ہاست این کتاب | خوش نوشت آنرا سلیم خوش نفس
فکر سے کردم کہ گویم سال او | صحت [illegible]

۱۲۸۸

ایضاً

جو یہ لکھا اس نے [illegible] الحمد للہ | اے [illegible] سچ ہے ہمہ خلقت تاریخ
سیر میں فکر سے یہ کہوں کیا میں | ہے عجب نسخۂ صحت تاریخ

۱۲۸۸

ایضاً

عجب گلدستۂ گلزار طب ہست | کتاب خوش نوشتہ آنکہ خوش قول
پئے تاریخ ہاتف گفت جویا | نسیمِ گلشنِ صحت بگو سال

۱۲۸۸

تاریخ دیوان جناب نواب احمد علی خان صاحب بہادر [illegible] کہ از [illegible] مسمی بہ [illegible]
خوش گو خوش سخن نواب امیر خان مرحوم والی ملک ٹونک کے فرزند [illegible]

کیا چھپا دیوان جس کا مثل عالم میں نہیں | رنگ تحریر ان ہو جس کی چھپائیں خاص و عام
بہر فکر سال ہاتف نے کہا جویا یہی | رونق گلزار معنی ہے نگارین کا کلام

۱۲۸۸

ایضاً

چھپا دیوان رنگین کس انا کا | ہر اک عالم میں ہے اس کا مشتاق
کہا ہاتف نے جویا سے یہ سر آنہ | ہے رنگیں نامۂ عشاق آفاق

۱۲۸۸

ایضاً

چھپا آج دیوان نواب رونق	ہوئے دہر میں لکھکر خوش عجب
سے سال ہاتف نے جو یا کہا زن	کلام عجیبہ ہوا منتخب

۱۲۸۹

ایضاً

طبع شد دیوان رنگ صد بہار	ہر ورق از بسکہ رنگین چمن
گفت ہاتف بہر سال طبع او	رونق از دیوان صد بزم سخن

۱۲۹۸

ایضا

چو شد طبع دیوان رونق کہ ہیر	شدی بہر تاریخ ان سال جو
سے سال ہاتف نگردون بگفت	کہ مطبوع مخلوق شد طبع گو

۱۲۸۸

تاریخ نگار راقم کہ حال شہر جی پور اوسمین مندرج ہے

لکھا تاریخ میں میں نے رسالہ	ثنا کرتا ہے خود مراتب جسکی
کہوں تاریخ کیا میں اوسکی جو یا	عجب تاریخ ہے تاریخ اوسکی

۱۲۸۷

تاریخہای تعمیر مکانات

جب مہاراج نے بنایا باغ	لکھی یاروں نے یہ سب تاریخ
تم بھی جو یا کہو خوش کہیں ہے	گلشن فیض اوسکی ہے تاریخ

۱۲۹۰

ایضاً

بنایا مہاراج نے خوب باغ	کہ عالم میں ہے آج جنت نظیر
کہا سنکے رضوان نے افلاک سے	ہے باغ مہاراجہ سال اوسکا ہیر

تاریخ راقم کی مکان کی ہو کہ جی پور میں خرید کیا اور دروازہ اوسکا خوب تعمیر ہوا

دروازہ جب مکان کا بنوایا دوستو	دروازہ بہشت کی دنیا میں ہے نظیر

۱۲۹۱

ہالف سے یون کہا کہ کرجائے صاف صاف — باب غریب خانہ سے تاریخ اوسکی [illegible]

تاریخ تعمیر مکان منشی ابا الفضل صاحب سررشتہ دار محکمہ اپیل حسب فرمایش منشی صاحب موصوف ہر چہار مصرعہ تاریخی اور نام مکین بھی اوسمین داخل اور نام مکان بھی شامل

کرد تعمیر مبارک محل — رشک خیابان چمن باادب
سال چنین گفت سروش ابد ۱۲۸۶ — بیت زبان ہست مکان ابطرب ۱۲۸۶

۱۲۸۶ ۱۲۸۶

تاریخ جامع مسجد ٹونک

خلیل عہد بنا کرد مسجد اسے جو بنا — کہ در شرف بجہان شد نظیر صحن حریم
براے سال نتازم چراکہ مشہور ست — بناے خانہ کعبہ ز دور ابراہیم

یہ تاریخ اوسکی ہے کہ شیخ صاحب نے مجرد الشکل برج بنوایا اور اوسمین حضرت نے رخت ادبار رکھا ۱۲۹۲

یون بنا کر برج بیٹھے ہین جناب — جس طرح کاغذ کا گھیو برج بین
شیخ جی بیٹھے ہین بہر سال کہہ — جیم کے نقطہ کی صورت برج مین

تاریخ مسجد اصالت خان بازار ۱۲۷۸

اصالت خان والا جون بنا کرد — ہما یون مسجد بارونق و جاہ
پے تاریخ او جویا ز ہاتف — شنیدستم کہ ہذا کعبۃ اللہ

۱۲۸۹

ایضاً

اصالت خان بنا فرمود مسجد — کہ آن جاے معظم جاے حق ست
پے تاریخ جویا گفت ہاتف — عبادت خانہ والاے حق ست

۱۲[illegible]

تاریخ حوض

سلسبیل و کوثر و تسنیم خلد — سیر این حوض ست یا دریای فیض
فکر کردم سروش از چرخ غیب — گفت سالش چشمۂ والاے فیض
۱۲۸۶

تاریخ مسجد پیر جی

خوب مسجد پیر جی تیار کی — سجدہ گاہ عام یہ مقبول ہو
یوں کہا ہاتف نے بصر سال تم — کعبۂ اہل نظر جویا کہو
۱۲۸۳

دیگر

بنائی خوب مسجد اہل دین نے — نماز اسمین پڑھین گروہ دیندار
کہو تاریخ اسکی یہی جویا — ہوا بیت المقدس آج تیار
۱۲۸۲

تاریخ مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم

چہ خوش تیار شد مسجد بدرگہ — مراد خاطر دیوانۂ حق
پئے تاریخ جویا گفت ہاتف — زہے زیب عبادت خانۂ حق
۱۲۸۲

تاریخ گڑھ سکندر شاہ

بنا ہے خوب گڑھ شہر میں یہ — ہوا ہر شخص اسکو دیکھ خوشحال
کہا ہاتف نے جویا صاف کہدے — سکندر شاہ کا گڑھ ہے یہ سال

تاریخ مکان محمد افضل خلف قاضی نثار علی صاحب مرحوم

چون کرد بنا مکان افضل — از صدمہ اکمل ست تاریخ
جویا پئے سال گفت ہاتف — کاشانۂ افضل ست تاریخ
۱۲۸۶

نظر محمد خان کے مکان کی تاریخ

مکان کو دیکھکر میں نے کہا یوں — عجب اعلیٰ ہوئی تاریخ اسکی

کہا ہاتف نے خوبا سے [illegible] — [illegible] ہوئی تاریخ اسکی

۱۲۷۷

تاریخ [illegible] بیگم صاحبہ [illegible]

شد چو شاہ [illegible] — چون [illegible] سال شد

گفت ہاتف [illegible] — سال [illegible] شد

داغ [illegible]

سمجھ کر کہا [illegible] — [illegible]

کہا ہاتف نے [illegible] — جہاں [illegible]

۱۲۷۷

تاریخ [illegible]

شد چو [illegible] — [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] — [illegible]

۱۲۹۰

تاریخ [illegible] ریاست کا [illegible]

پل بنایا ہے [illegible] — کیا مجھے یاد اسکی ہے تاریخ

گرچہ [illegible] — [illegible] اسکی ہے تاریخ

تاریخیں پل [illegible] نواب شاہجہان بیگم صاحبہ [illegible]

کہ بیگم صاحبہ [illegible] ریاست [illegible]

پل بستہ [illegible] — [illegible] شد

پل [illegible] گفت ہاتف [illegible] — [illegible] روان [illegible] شد

۱۲[illegible]

ایضاً

شد چو پل از شہ جہان بیگم بنا سعیِ تاریخش چو طبعم را بزد		محکم و مرصوص و زیبا و قویم سال گفتم شد صراط المستقیم ۱۲۸۵

ایضاً

ہست عالم بروے آب چنین بے سر آسمان سنش گفتم		بر سر آب پل نمود بنا عالم آباد گشت بر دریا ۱۲۸۵

ایضاً

صاحب فیض اوسکے دست نگر پل کی تاریخ ہے یہی جو یا		فیض بیگم کا آج اوج پہ ہے فیض جاری ہے اوج موج پہ ہے ۱۲۸۵

ایضاً

چنین پل ست کہ باشد گذرگاہ خلق برائے سال تمام آسمان بجو یا گفت		بہشت بر سر این راہ خاص و عام بود بگو سبیل گذرگاہ خاص و عام بود ۱۲۸۸

ایضاً

بیگم کے حکم خاص سے تیار جب ہوا جو یا نے فی البدیہہ یہ سال اوسکا لکھا		وہ پل کہ ہے مقام خوش اہل خاص و عام پل ہے جہان آباد گذرگاہ خاص و عام ۱۲۸۸

تاریخ چاہ

کنواں تھا ایک مدت سے زمین دوز کہا سال نے نکالا آب جیدم		سوا اوسکو میر صاحب نے بنایا جزاک اللہ سے الدارین خیرا

تاریخ [illegible] دروکش کی ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر [illegible] سے لائے ۱۲۹۶

[illegible] امروز ناب		عکس تفریح زمانہ گردید

گفت ہاتف کہ سن او جویا	تخت بر آب روانہ گردید

۱۲۹۲

تاریخ مسجد بیگم صاحبہ

کیا ہی یہ مسجد بنی وہ سرکی بستی میں	یا حرم مکہ میں دیکھا یا دیکھا ہے نہ سنا میں
یوں کہا ہاتف نے یہ بیت سال کا	دوسرا کعبہ ہوا تعمیر بنیاد میں

۱۲۷۹

تاریخ مکان سری حضور پر نور دام اقبالہ

ساختہ چو تعمیر وقت بنا الامین	کہ بناہ ہمیشہ مکین بود
گفت ہاتف برائے تاریخش	یادگار ہمیشہ نیک بود

۱۲۸۷

یہ تاریخ ایک مکان کی ہے کہ راقم نے خرید کیا

مکان میں نے لیا وہ کہ جسمیں آج ہوا	شب برات ہے ہر شب نور ریز ہے
جو پوچھے کوئی تو کہدو یہی مصرع سال	غریب خانہ ہے اسکے سر اسکا سال

۱۲۸۱

تاریخ مسجد ٹونک

ہوئی جبکہ تیار مسجد یہاں	عجب شور جو یا ہوا ٹونک میں
زبان پر تھا سب کے یہی مصرع سال	یہ بیت المقدس بنا ٹونک میں

۱۲۹۱

بیان صنائع بدائع

یہ تاریخیں شائقین کے معائنہ کے واسطے اقسام وار لکھی گئیں اور صنائع لفظی اور معنوی کا بیان کیا اور انداز اونکا ذہن نشین خاطر ہو اسباب صنائع بدائع کا بیان کیا ہر چند کہ صنعتوں میں متاخرین کی تاریخیں کمتر پائی جاتی ہیں اور وہی زمانہ جن حضرات کو کسی صنعت میں کوئی تاریخ اتفاق سے کہی تو کمال اظہار کمال ہوتا ہے اور شمار خود نمائی دیا جاتا ہے اور کیوں نہو اک امر غیر ممکن کا ممکن کرنا

آدمی کو جامہ سے باہر کر دینے والا ہے چنانچہ صنعت زیر بینات کی تاریخ کا موجد
صاحب لکھنوی ہے اور اخبار میں مشتہر کیا ہے کسی گزین نقط شعری تواند گفت بسم اللہ
بشاگردی او بپای او بسر ختم اللہ اور یہ تاریخ غسل صحت کی تھی اور غسل صحت سے کچھ
تعلق نہ رکھتے تھے [illegible] سرور و سردار و حاکم عادل و کامل کلام [illegible]
تاریخ میں اور صنعت [illegible] کام کیا تھا مگر اشتہار سے کیا حصول تھا
البتہ لکھنو [illegible] چاہیے [illegible] بعض پر بھی نظر چاہیے آخر [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ
عطار گوید غرض یہ ہے کہ تاریخ میں صنع کا ہونا مستحب ہے اور اوسکی تلاش میں
زیادہ سرگرم نہیں ہونا چاہیے [illegible] دل [illegible] ہو جاوے گا یہاں [illegible] کو
بڑا دخل ہے [illegible] زیادہ [illegible] ہوتی ہے اب ہر صنعت کا
جداگانہ بیان کیا جاتا ہے [illegible] معروف ہیں اور بہت سی ایجاد طبیعت ہیں
اور ہر صنعت کو [illegible] کے موافق نظر کرنا چاہیے اور اوسپر بحث بھی کرنا ضروری ہے
[illegible] مشکلات کو آسان [illegible] اس مختصر رسالہ میں زیادہ گنجایش نہ تھی ایک ایک دو دو
تاریخ [illegible] لکھی ہیں [illegible] مختصر ہو جاوے اور وہ مفید عام نہیں خاص کے واسطے ہے
اور یہ خاص و عام کے لیے

صنعت صوری و معنوی

صوری یعنی ظاہر اور معنوی یعنی باطن اور اصطلاح تاریخ میں الفاظ سنین کے عدد
موافق اوسکے ہوسکے کو کہتے ہیں خواہ الفاظ سنہ عیسوی ہوں اور عدد اوسکے
مطابق [illegible] کے ہوں خواہ [illegible] اوسکے [illegible] مطابق ہوں اور یہ صنعت نادر ہے

اصطلاح میں استخراج یہ ہے کہ سنہ مطلوب کو خواہ فارسی خواہ زبان اردو میں لکھکر عدد اوسکے لیں اگر برابر ہو جاویں تو مطلوب ورنہ کمی و بیشی کی جگہ اوسکے ملتے ہوسے الفاظ داخل کریں جس طرح تاریخ ذیل میں کہ نواب امراؤ بیگم صاحبہ مرحومہ کی انتقال کی لکھی

زمانہ تنگ تاریک از وفاتش گشت افسوسا — ہر اشد در غم و الام او فکر سخن چویا

برای سال ارتحالش سروش آسمان گفتہ — بیوہ ہجری ہزار و دو صد و ہشتاد و [illegible]

۱۲ ۷۷

دیکھو ہزار و دو صد و ہشتاد [illegible] ظاہر ہے [illegible] اور جب عدد اوسکے [illegible]

[illegible] ہوتے ہیں کہ [illegible] اسکے مطابق ہیں

رسالہ ہذا کی ترتیب کی تاریخ

لکھا تاریخ کار صحیبا رسالہ — ہوے سب دیکھ اسکو دل [illegible]

سیلے تاریخ [illegible] کہہ بیارا کیت — اٹھارہ سے بہتر اسکا ہے سال

۱۲ ۸۹

تاریخ تولد فرزند میر بخش

شد چو فرزند اسعد امیر [illegible] — زین مسرت جملہ یاران شاد و خرم

[illegible] بگو تاریخ آن — یکہزار و دو صد و ہشتاد و ہشت

۱۲ ۷۷

صنعت تجنیس

تجنیس ایک جنس ہونیکو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو دوسرے سے خواہ باعتبار الفاظ خواہ باعتبار اعداد اور اس صنعت میں حضرت کریم نے تاریخ اچھی لکھی ہے اور یہ ہی [illegible]

تاریخ کریم اللہ کی

چلا گھر سے بیچارہ ناز کرو — ہوا راہ میں ایک لعین سے دو چار

وہیں سنگدلنے کھون کیا ہیں — اٹھارہ سے ستہ دیا سر میں مار

۲۹

اس مادہ مین یہ صنعت ہے کہ سنہ اٹھارہ سے بہتر بھی پڑھے جاتے ہین اور اسکے اعداد سنہ ہجری نکلتے ہین اور اصل مین یہ مطلب ہے کہ راہ سی پتھر اوٹھا کی یا از غرض تجنیس اسکو لکھتے ہین دیگر

ایک دوست نی دمیدہ یعنے بتاسہ کلان تین عدد بھیجے اوسکی رسید کی تاریخ

معما مین کہون تاریخ اوسکی — کہ سمجھو ویرین تم اوسکی معنی

دگر تاریخ کی سے کہے تو سننے — سنہ تازہ بتی بتاسہ آسے سینے

اگر مادہ مین نقطہ نون تو سنہ بارہ سے بیاسی بھی پڑھ سکتی ہین اور عدد بھی مطابق ہین

تاریخ جد امجد راقم

پیدا نہوا تھا مین کہ دادا — دنیا سے سگئے ارم کو امیر

اب مجکو ہوا خیال تاریخ — کی اسمین بہت سی تین تقریر

پوچھا جو بزرگون سے کہ کس سال — وہ یہان ہوسے تھا کو رگیر

تب مجپہ یہ کھلا شکستہ پن حال — ایک غم بھی ہوا الم بلا میر

یہ تجنیس ناقص ہے الم بلا کو اگر جلدی مین لکھین تو سنہ بارہ سو اکتالیس پڑھے جاوینگے اور تمام مصرعہ کے عدد بھی مطابق ہین لیکن اسکو خیالی بلا دست لکھتے ہین

یہ تاریخ جنگ لشکر نواب ٹونک اور قلعہ لاوہ کی ہے

چڑہا جو لشکر نواب ٹونک لاوہ پر — ہر اک سپاہی یہ جوبن تھا اوس گھڑی کا

کہون بہ روش ذوتجنیس اسلح مین تاریخ — سپر تبر اور جمیع گرز و نیزہ تھا نیا

سپر کی صورت پانچ کی سی اور تبر کی شکل دو کی سی اور گرز کی طرز تو کی طرح اور نیزہ کی شباہت ایک کی یعنے الف کی سی اسکے مجموعہ سے سنہ مطلوب حاصل ہوتا ہے

مصرعہ کے عدد بھی مطابق اس تاریخ کے ہین نئی ترکیب کی تاریخ ہے

یہ تاریخ اصالت خان بازدار کی مسجد کی ہے

چو خان اصالت بنا کرد مسجد	که در ملک ہندست دار السلام
بشکل و باعداد تاریخ گفت	از ان سجده با و رکوع و قیام

کانون پہ ہاتھ رکھنے سے انسان کی شکل عدد ۹ نو کے مشابہ ۱۲۰۸ ہوتی ہے اور سجدہ
مین اللہ کی صورت اور رکوع مین دو کی مانند اور قیام مین ایک کی طرح اور اس
ترتیب سے ۱۲۹۱ حاصل ہوتے ہین اور عدد مصرعہ سے بھی مطابق ہین

صنعت مرصع

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین ایک حرف منقوطہ اور دوسرا مہملہ ہو

تاریخ سالگرہ فوجدار صاحب

نواب کی عمر کیا بتاؤن	اکتیسویں برس ہے یہی سن
جویا سے کہا کہ ہین نواب	تو خوب برس ہے یہی سن

مہاراجہ الور کی فرزندی کی تاریخ ۱۲۸۴

تمکو فرزند دیا حق نے	جب کے چہرے سے عیان تھا شکوہ
اسے مہاراجہ جیسے کر دیکھو	سال اسکا بلند تر قسمت

۱۲۸۶

صنعت منقوطہ

یہ وہ صنعت ہے کہ جملہ حروف مادہ کے منقوطہ ہون اور اس قسم کی تاریخ نایاب ہے
یہ تاریخ عطائے شمشیر کی ہے کہ نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار کو
دربار مہاراج ادہراج سری حضور پرنور سے عنایت ہوئی تھی

[illegible] میں نقش بجا ہے	وہ اب نواب کو راجہ [illegible] کی
[illegible] تاریخ میں سے یوں کہا ہے	کہو منقوط میں [illegible] تاریخ [illegible]

تاریخ انتقال الٰہی بخش خان [illegible] کے وقت [illegible] ۱۸۰۰

چون [illegible] الٰہی بخش خان حیف	از تاریخ [illegible] زبون حال
[illegible] از فلک [illegible]	[illegible] شفیق [illegible] سال

۱۱۹۲

تاریخ شادی حکیم حسین علی

کہ شادی ان محب دل نواز	خویش و بیگانہ شدہ [illegible]
چون [illegible] سال او [illegible]	ز [illegible] شب [illegible] شفیق [illegible]

۱۸۸۳

تاریخ مہاراجہ جودھپور

جب مہاراج تخت سنگھ تو جو پایا	اور لال جی [illegible] مہاراج
منقوط میں سے سال لکھا	کہ تخت نشین ہے [illegible]

۱۸۴۳

صنعت جملہ [illegible] غیر منقوط

یہ وہ صنعت ہے کہ [illegible] الفاظ ہوں [illegible] تاریخ نکلتا ہو
کہ تولد فرزند ارجمند مہاراجہ [illegible] کی ہے

چو [illegible] فرزند [illegible]	درخشندہ مثال [illegible] اور
[illegible] تاریخ جو پایا	کہ گردد مالک [illegible] دار و [illegible]

تاریخ شہادت منشی حاجی محمد خان صاحب مدار المہام ریاست جودھپور

کہ [illegible] اور [illegible]

آن [illegible] شدہ	[illegible] جہان [illegible] حسرت [illegible]

سرو بلندی مسمی بہ خیابان تاریخ

دل شکستہ گفت ہاتف بہر تاریخش زسیر — عالم و سردار سالک عامل عہد کام مرد

۱۲۸۷

صنعت رعنا

رعنا گل دو رنگ کو کہتے ہین اور بیان رعنا سے مراد منقوطہ اور غیر منقوطہ ہین کہ اس صنعت مین معجمہ اور مہملہ دونو سے تاریخ نکلتی ہین یعنے منقوط سے علیحدہ اور غیر منقوط سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے

مثال

یہ تاریخ بنای مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم مغفور کی کہ حسب فرمایش میر جیون علی صاحب کپتان کہ لکھی تھی اور اسمین یہ شرط تھی کہ مادہ مین بسم اللہ کا نام آجاوے اور کعبہ کا بھی مذکور ہووا اور دو تاریخ نکلتی ہون اور قطعہ مین نام بانی اور تبرک بنا کا درج کیا جاوے

بنای مسجد از جیون علی فیض محمد خان — شد از حکم جناب فیض علی خان شاہ بابا

بگفتم سال ہجری عیسوی ہندی نوزو — زاسم اللہ شد تعمیر ایچ کعبہ تا سنے

۱۲۹۶ از مصرعہ سالم و سنہ ۱۲۸۲ از منقوط و سنہ ۱۳۲۲ از تعمیہ نو منقوط سے ہجری کل مصرعہ سے عیسوی اور اگر نو یعنے ۵۶ کا تعمیہ اخل کرین تو سمت پیدا ہون اور سب شرط بھی اسمین آ گئی

تاریخ تذکرہ سوزان شاعر بلند شیر جسکا تخلص آپ مدام ہے

گلشن ناز سخن ہست این نابہار سخن — ہم کلام سہل و ہم مضمون نازک ہم ادق

از حروف معجمہ و مہملہ تاریخ بگفت — روضۂ فردوس رشک صد جہان ہم ورق

۱۲۹۸ از معجمہ و ۱۲۱۱ مہملہ

اس تاریخ مین منقوط سے جدا تاریخ نکلتی ہے اور غیر منقوط یعنے مہملہ سے الگ تاریخ نکلتے ہے اور دو نو مطابق

صنعت موصل و غیر موصل

یہ وہ صنعت ہے کہ حروف شاملہ سے علیحدہ تاریخ نکلے اور غیر شاملہ سے جدا تاریخ نکلے جس طرح یہ تاریخ نکلتی ہے

یہ تاریخ نواب محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک کی مسند نشینی کی ہے

آن مسند تابان عدل را چون نواب شد	گفت شادی زمان شاد شد عالم
گفت چو یا سال دور انفعال و انتقال	شعلہ اقبال روشن با فروغ تازہ ام

دیگر

یہ تاریخ شادی ... بہادر والی الور کی ہے

مثال شمس درخشندہ ہر کل ...	ریاض جلوہ ناز و عجب ار باغ ادا
چو دید گوہر او گفت بحر تابش	مثال نور چہ تابان عجب چراغ ادا

یعنی حروف شاملہ یعنی مثال کی میم اور ثا اور الف اور نور کا نون اور واو وغیرہ ہم کا جدا ہے اور غیر شاملہ یعنی مثال کی لام اور نور کی را اور تابان کا نون اور چراغ کا غین غیرہم سے جدا تاریخ نکلتی ہے

صنعت مقلوب

یہ وہ صنعت کہلاتی ہے کہ اگر مادہ کو الٹ کر پڑھیں تو وہ ہی تاریخ پیدا ہو جیسی کہ سیدھی پڑھنے سے

مثال

یہ تاریخ غسل صحت حضور پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی الور سیوائی جے سنگھ جی کی ہے

آنکہ بد خواہد او شود در دہر	یا دیار رب ہمیشہ سینہ شق
سر شود از ترازہ خاک آن	بد ادب و بدبخت در قلق

اس تاریخ میں جس لفظ کو مقلوب کریں گے وہ ہی پڑھا جاوے گا جس طرح بد ادب کو الٹا تو بد ادب

بھی ہے اور وہ یکا و یہ نظر ا یا تحت کی تحت ہو گیا ۱۲۰۰ ہزار اقتباس اور ہے سال [illegible]

دیگر

یہ تاریخ ایک دوست کی مکان کی ہے کہ بارش سے منہدم ہو گیا تھا

کس محل کو منہدم تو نے کیا	کیوں نہ غم سے ہو [illegible]
لاکھ حسرت سے کہوں میں یہ سال	کاخ برو جا سے [illegible]

اس تاریخ میں کل یا دہ مقلوب ہوا ہے [illegible] ۱۲۰۹ [illegible]

دیگر

یہ تاریخ مرزا اکبر علی بیگ کی انتقال کی ہے کہ زخم قلب سے نکلتی ہے

چو اکبر علی بیگ رحلت نمود	کہ داغ الم برد از زخم قلب
پے سال ہاتف بہ تو یا گفت	بگو میرزا مرد از زخم قلب

اس تاریخ میں یہ ترکیب ہے کہ قلب میرزا سے از زخم ہوا ہے کہ زخم ۱۲۰۹ [illegible] سے انتقال
او چیست ثانی یہ ہے کہ الفاظ موافق واقع کے واقل ہو اور مصرعہ تاریخ ہے

یہ تاریخ فرزند کی مصرع سے ہزار اور رحمت خدا ان کی ہے

جبکہ دو تو باغ میں وہ [illegible]	کیا کہوں اس حادثہ کا غم [illegible]
منصب [illegible] میں ہاتف کا تاریخ	حیف ماہی ماہ رو مصرع [illegible]

اسکو معکوس کر لو سے یہ عبارت بھی جاتی ہے اور کہیں اب ایسا [illegible]
خواہ سیدھی طرح پڑھو تو تعیناً وہ ہوتا ہے کہ سال ہے دلالت کرتا ہے اور تمام [illegible]

تاریخ مثنوی درد دل ہو لندن راقم

درد دلم فزون شد اظہار آن نمودم	کردم دعا کہ یا رب این نظم جا بجا باز

چون ختم مثنوی شد در ساعت ہمایون	گفتم برای سالش شاباش کلک شاہا

اسمیں مادہ کو بھی حسب طرف سے جاہلین پایں اور یہ تاریخ فصلی ہے

یہ تاریخ زیارت درگاہ عرش پایگاہ بادشاہ دو جہان دستگیر درماندگان سند الواصلین آل نبی اولاد علی خواجہ خواجگان فخر اولین و آخرین حضرت خواجہ معین الملت والدین چشتی حسن سنجری نور اللہ مرقدہ کی ہے

چون باامید آیدم از راہ شوق	شوق دیدار مزارش شد زیادہ
خادمان چون از سر تربت غلاف	برکشیدند و نگاہم اوفتاد
از تماشے لعل چسپند رنگ شد را	دیدم و گفتم کہ نورش کم مباد
کردم از دل دو ریشہ و گفتمش	ثلث سے دیدیم لعل ناب داد

یعنی ثلث لعل کہ دروازدہ داد کا ثلث ہے دیکھا اور اسمیں مادہ ہیں ہر لفظ متقارب ہوتا ہے

صنعت تقسیم

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد کو حصہ دو چند یا سہ چند سے کئے جاوین جیسے اس تاریخ میں کہ یہ تاریخ دیوانی شمس الدین دیوان کی ہے

دیوانگی کو کام ملا جب حضور سے	اس مژدہ سے بساط فلک میں کی زمین
ہاتف سے نے کہا سال یہ آواز دی مجھے	سے دال گرد و چند سہ چند اوسکو کیجیئے تفکیر

دال سے کے چار عدد ہوئے اوسکے دو چند آٹھ ہوئے اوسکے سہ چند بارہ ہوئے سنہ ۱۲۹۴ ہو

اور عدد بھی مصرعہ کے برابر ہیں

دیگر

یہ تاریخ جیون خان کی ہے کہ اللہ تعالی نے دو فرزند توام اوسکو دیئے

داد فرزندان تو ام حق نجات و امان | یا الٰہی آن پسر باشند عزیز و سربلند
گفت ہاتف بہر تاریخش ز جود یا اینچنین | جیم حیوان خان کا و ولی و جیدان [illegible]

اول جیم کرتی [illegible] عدد [illegible] پیدا ہو سکے دو وجیہ جگہ [illegible] ہو نیکی دو چند بارہ [illegible] ۱۲۶۲ ۱۲۹۲ ۱۲۲۲
ہو سکے یہ تاریخ مفصل ہے

صنعت اوائل

یہ وہ صنعت ہے کہ سر ہر لفظ سے تاریخ نکلے جیسے کی اس تاریخ [illegible]

[illegible]

انچہ خوش گفتیم جو یا از خبر ہائی خوشی | از مسرت ہست شادی شاد و خوش حال
سال تاریخش سر ہر لفظ از کل مادہ | از وفور عشرت و بہبودی اقبال
۱۲۸۲

اسمیں سر ہر لفظ سے وہ سال [illegible] بھی نکلتی ہے اور کل [illegible] ہی عمل [illegible]

یہ تاریخ جناب حکیم محمد عظیم خان صاحب کی رسالہ کی ہے

حرف حرف اسکا گر اب ابتدا کی [illegible] | بحر حکمت [illegible] سے [illegible] سالہ [illegible]
یوں کہا ہاتف نے جو یا ہے جب سال [illegible] | معنی حکمت میں لکھی ول [illegible]
۱۲۸۸

اس تاریخ میں سر ہر لفظ سے مصنف کا نام نکلتا ہے اور مصرعہ سے عدد ۱۲۸۸ [illegible]
یعنی حکمت میں دل سے لکھی یکسر مطبوعہ | یہ تاریخ ایجاد نامہ جو یا [illegible]

یہ تاریخ نواب محمد عثمان خان کی عہد و حاکمی محکمہ اپیل کی ہے

فکر تھی مجکو کہ تاریخ لکھوں میں [illegible] | بولا ہاتف وہیں آواز سے [illegible]
اسکی تاریخ جو یہ جیو تو ہے سب [illegible] | سمت حشمت و بہبودی اقبال [illegible]
۱۲۸۵

یہ تاریخ ایک دوست آمد کی ہے

چون بہ جی پور رسید آن مشفق — میرزم از دل جدا بالہم گفت
از زبان خود دشتش این سال سعید — ہاتف وحور و پری آدم گفت

صنعت فال

یہ وہ صنعت ہے کہ کسی سانحہ کی تاریخ بطور فال دیکھی جاوے اور کسی کتاب میں مطابق نکل آوے یا جس شخص کی تاریخ دیکھی جاوے اوسکے کلام میں سے حاصل ہو اوسکو فال کہتے ہیں جسطرح اس تاریخ میں کہ مرزا اسداللہ خان غالب کی انتقال کی تاریخ ہے

حادثہ وہ ہوا ہے غالب کا — جس سے مغموم خاص و عام ہوا
لیس غالب یہ سال ہاتف نے (آیا) — اسداللہ خان تمام ہوا ۱۲۸۵

اسمین البتہ یہ تکلف ہے کہ لیس غالب بلفظ یاہے اوسکا تعمیہ کیا ہے تاریخ وفات محمد مظفر خان گرم کہ دیوان حافظ سے نکالی تھی اور اس مصرعہ اخذ کرلیا تھا کہ مستحق کرامت گناہگارانند

گرم کو پایا فلک نے قدر سے — کہہ زبان سے اپنے جو یا سال فوت
حافظ شیراز کا ارشاد ہے ۱۲۹۶ — مستحق باید کرامت فال ہے ۱۲۹۶

اس قطعہ میں مصرعہ اول بھی تاریخ ہے اور گرم کو قلب کر فوت مرگ ہوتا اور یہ زیادہ فال ہے

دیگر

ایک روز میں دیوان صائب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل میں خیال آیا کہ صائب کی تاریخ لکھنی چاہیے جسوقت دیوان میں غور کیا تو اول مصرعہ یہی نکلا عہ دنکا سے توبہ کم وکاست تاریخ تھی صائب کے بزرگ اور حق آگاہ تھے اور کسطرح کا تامل نہیں ہا اوسکا کلام شاہد ہے سبحان اللہ واقعی بلبل شیراز تھا

تھا کمال نقش بندان تھا

هر چه کردیم خیالش نگرفت — این کرامت ز سر نقش پرست
سال جو با کمال نقشش بنگر — ساعتی از گلشن نقش پرست
۱۰۹۰

دیگر

یہ تاریخ اسی قبیل کی ہے کہ جب راقم بہادر با اور بچہ کہتا ہے
دیکھا اور مصرعہ بادہا دو آتشہ تھا تو ... لکھا تحقیق

ویں آباد تو تا قدر شناس قدم — نزد ہر خورد و کلان گوہر زر نیم
بہر تاریخ کہ گفتم ز کلام حافظ — طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم

یہ تاریخ خاص راقم کی صاحبزادہ منشی نواب امیر خان [illegible] تھی
کہ راقم نے انتقال کی دو دیوان اونکا بکیہ رہا تھا ... مصرعہ کہا ہے
[illegible] آیا کہ یہ تاریخ ہے عدد سے لئے تو لکھا تاریخ کی

یہ کرامت اوسکی ہے جو باقی [illegible] — تا قیامت رحمت خلاق باری [illegible]
گشتہ ہیں لاغری ہم رنگ گندم گون [illegible] — ہے شکن گندم کی یا [illegible]
۱۲۸۶

مصرعہ آخر تاریخ انتقال ہے اور مصرعہ اول میں لاغری ہم بھی تاریخ ہے لیکن
تکلف سے خالی ہے اور وہ صاف صاف
۱۲۸۶

تاریخ نیرنگی زمانہ

بگو تو از سر نیرنگ سال اینجا با — چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
۱۲۹۰

صنعت ریاضی

ریاضی صنعت معروف ہے یعنے جسقدر قاعدہ ریاضی مشہور ہیں سب ...

تاریخ نکل سکتی ہے مثلاً جمع تفریق ضرب تقسیم اربعہ ستہ کسور اعشاریہ خطائین سلسلہ جبر و مقابلہ وغیرہ کے کل قاعدون مین تاریخ نکلتی ہے یہ مقدمہ طویل ہے اور اس مختصر رسالہ مین اسقدر گنجائش نہین اکثر رسالہ اس فن کی مشہور ہین انکو دیکھنا چاہیے یہان دو اک تاریخ پر اکتفا کیا گیا

یہ تاریخ ایک دوست کی ہے کہ غیب سے او سکو دولت ملی جو باکو فرحت ہوئی

جبکہ نسبت سے سن حال مین پائی دولت	اک مرے دوست نے او سکا نہ کوئی ہاتھ
ہے تاریخ ریاضی مین کہا ہاتف نے	ہیاہ مقسوم علیہ اور مجسم خارج

۱۲۸۶

$$۹ + ۱۴۳ = ۱۲۸۷$$

دیگر

یہ تاریخ ایک ریاضی دان کو رشید جار ابنہ مین بھیجی تھی

جو اول کو ہے نسبت دوسرے سے تیسرے کو وہی چوتھے سے	وہی پہلی کو نسبت تیسرے کو اور وہ ہے یعنی ان کا

۱۲۸۴

دیگر

یہ تاریخ محمد جمال شادی کی ہے

دان جسم کھیچ جمع و دہ کا ضرب بال	سازہ باحلق کریم این ہمہ را بجبر سال

۱۲۸۰

$$۴ + ۳ + ۴ + ۱۰۰۰ = ۱۲۸۰$$

اور جس قاعدہ مین منظور ہو اسپر قیاس کر کے تاریخ نکالین

بیگم صاحبہ کی تاریخ

اسم غفور کی اس ترکیب کو او سکے مطابق ۱۲۸۶ مین ہرشئے کے نام مین بقاعدہ ریاضی نکالا ہے یعنی ہر شئے کے نام مین سے غفور نکلتا ہے اس ترکیب کے او سکے عدد ۱۲۸۶ کو دوسری شئے کے نام کے عدد مین شامل کرو اگر او س شئے کے

عدد ان اعداد سے زیادہ ہین تو دونونکو جمع کرو اور حاصل تفریق دونون کا
اوسمین سے نکالو باقی سے سنہ مطلوب یعنے ۱۲۰۶ کو گھٹا دو اسم
غفور کے عدد ہو پیدا ہونگے اور اگر اسم غفور سے دو سے عدد کم ہین تو دونونکی
حاصل جمع ہین انکی حاصل تفریق کو بھی جمع کرو اور اوس مجموعہ سے غفور
کے عدد منہا کر دو تو غفور کے عدد پیدا ہونگے جسطرح مثال یہ ہین
اسم غفور ۱۲۸۶ پیغمبر ۱۸۵۵ خدا انکو جمع کیا ۳۳۴۱ ہوئی انکی حاصل تفریق ۵۶۹ کو انہی
منہا کیا تو ۲۷۷۲ ۴۵ رہی انہین سے ادسی ۱۲۰۶ کو منہا کیا تو ۱۲۸۶ نکلے غرض ان دونون
شکلون پر قیاس کرے کہ دو جہان کے اشیا اور انسان درخت چرند پرند
ارضی و سماوی کی ہر شے سے نام غفور نکالین لاتعد و لاتحصی تاریخین نکلتی ہین

صنعت ملفوظی

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین حروف ملفوظی کے عدد لیے جاتے ہین یعنی زبر اور
بینات دونونکی ملاکر تاریخ ہوتی ہے یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند فوجدار صاحب ممدوح کی ہے

دیا حق نے فرزند نواب کو	کرے کیونکر نہ تعریف صریح اسکی
کہا مجھسے ہاتف نے فرصت مین ہوا	سراج سعادت ہے تاریخ اسکی ۱۲۸۶

ترکیب

سین	را	الف	جیم	سین	عین	الف	دال	تا
۱۲۰	۲۰۱	۱۱۱	۵۳	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۱	۳۵	۴۰۱

یہ تاریخ برخوردار عبد العلی برادرزادہ راقم کی ہے

جب دیا حق نے پسر بھائی کو	سب نے یہ مجھسے کہا سال کہو

سب سے بہتر ہیں سب کہا اسکا ان		ہے گل گلشن اقبال یہہ
یہ تاریخ بنا مکان نواب ممتاز الدولہ بہادر کی ہے		۱۲۸۶
خوشی کی بہت اوسکی نواب نے		رکھی جبکہ بنیاد دیوان فیض
کہا مجھسے یا لطف نے جو یا سال		ہوئی اوسکی تاریخ ایوان فیض
یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند رئیس [illegible] کی ہے		۱۲۷۶
دیا حق نے فرزند ایسا صورت		درخشندہ جسپر ہوا سے اقبال ہے
سن سال الطاف نے مجھسے کہا		رہے نجم اوج شہا سال ہے
صنعت نادر		۱۲۸۳

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین شمار حروف کی عدد لیتے ہین جسطرح الفاظ اوسکا شمار
کیا جاتا ہے [illegible] یہ تمیں لینگے اسیطرح سب مادہ کی عدد لئے جاوینگے اور یہ صنعت
ایجاد ہے مومن خان صاحب مرحوم اسمین جب فکر کی تو یہ ایک تاریخ اونکی یادگار
اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی شادی کی کہی تھی این صنعت اور ایک تاریخ
مظفر خان گرم کی دیکھی اور اسکی تاریخ اس صنعت مین لفظ ۱۲۷۴ مین تحریر کی اور جو
کہ صاحب نے فکر کی وہ تکلف کے ساتھ تھی کہ چند حروف تلاش کرکے مطابق
سن مطلوبہ کے کرلئے تھے پھر اونکو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست نہ آئی لاچار
اونکے واسطے وہ الفاظ تجویز کئے کہ جنکے سر لفظ یہ حروف تھے راقم اسکا قائل
نہین اور پھر یہ دعوی کہ مین اسکا موجد ہون موجد اس صنعت کا مظفر خان گرم
مغفور اور پھر مومن خان صاحب مرحوم ہین راقم نے بھی اس صنعت مین ہی کہا تا
کہ لوگ اسکو دشوار کہتے ہین فکر کی اور چند مادہ صنعت [illegible] کے نکلے

و تفنن سے تخرج خیابان تاریخ

تاریخ رئیس اعظم پوری کے فرزند کی شادی کی ہے

تا جہان ماند بزیر آسمان	پرورش یابد ز روز و شب بانوی خوشی
اینچنین خورشید و رفعت تا فلک	گفته ام تاریخ او با شادی و خوشی

ب ا ش ش د ن ش ی ١٨٧٠

دو یک سه صد چہار شش شش سه صد دو

١٠ ٢٠ ١٥٦ ٢٦ ٦٩٣ ٩٠٠ ١٥٩ ١٠ ١٨٧٠ عیسوی

مادہ کو جس قدر لکھا اونکو ذیل میں اونکا شمار لکھا اوس شمار کے عدد و... سب کو جمع کیا اسیطرح سے تاریخیں ہیں اور یہ بھی واضح ہو ہر تقریب کے مادہ کو دیکھنا چاہیے کہ موافق اوسکے یا نہیں اور الفاظ مادہ کو جیسے ہیں ویسا... کرکے فکر کریں تاریخ والی ٹونک

ایضا

این چنین در خلق غوغای خوشی	آنکه شد از فیض او خوشحال گفت
اسے فلک آن بادشاہ دہر را	صد خوشی شادی است سال گفت

١٨٧٠

ایضا

تا جہان ہست و جہان را سیر	ملک و مالک یا خدا آباد و خوش
این مسرت افلاک برابر در	ہم ہمایون گردد و کن شاد و خوش

١٢٨٧ ١٢٨٧

آنکه مصرعہ میں مادہ ہیں

دیگر

تاریخ نواب محمد زین العابدین خان بہادر کی ... جاگیر کی ہے کہ جو ہی

حضور سے عنایت فرمائی اور لنگا بعد انسل کا بیٹا ہو گیا

شد چو جاگیر بہر تو آہم	ور قلم سے خیال تاریخ
گفت یحییٰ بصنعت نادر	لازوال ست سال تاریخش

۱۲۸۶

یہ تاریخ وقف دیہات کی ہے کہ مولوی غلام یحییٰ کو علاقہ جھجر کا وقف کیا

اگرچہ سالہا تعظیم کردم	ازین تاریخ دل خوشحال گشتہ
بشاہ حضرت را تجدید چون کرد	دہ بخشش بصنعت سال گشتہ

۱۲۸۶

ایضاً

آن یحییٰ را آمد این دو مصرع	آنکہ شد زین مژدہ خوشحال گشت
چون بصنعت فکر یحییٰ شد بلند	وقف ہر آویست سالش گفت

۱۲۸۶

ایضاً

کسب وقف غلام یحییٰ را	میر یحییٰ ز غیب جو تاریخ
گفت ہاتف بصنعت نادر	وقف انعام دائم گو تاریخ

یہ تاریخ کتاب حکمت حکیم محمد سلیم خان صاحب کی ہے ۱۲۸۶

کیا ہی نادر کتاب ہے واللہ	رشک سے جس کے داغ ہے مریخ
کہا ہاتف نے مجھ سے اے یحییٰ	صحت حال ہے اوس کی تاریخ

۱۲۸۸

یہ تاریخ نواب حشمت الدولہ کی عطائے خلعت کی ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سے عنایت ہوا

میں کہوں تم سے سنو یحییٰ ذرا	چاہتے ہو اس کی جو تاریخ تم
اس عطا سے نعمت افزا کی اب	دولت سے ملے لکھو تاریخ تم

۱۲۸۹

یہ تاریخ ولادت برادرزادہ راقم کی ہے

داد فرزند حق برادر را … گوہرے از نہال سعد آمد
گفت ہاتف برائے تاریخش … اختر مہرِ سالِ سعد آمد

یہ تاریخ نواب ابراہیم خان والی سچین کے خطاب کی ہے

کیوں نہ عالم میں ہو درخشندہ … برجِ شوکت کا ہے وہی مریخ
کہا ہاتف نے یہ ہوا ہے جو یاں … وارثِ تاج اوسکی ہے تاریخ
۱۲۸۱

یہ تاریخ صاحبزادہ ولیعہد ارادہ او شہ صاحب کے تولد کی ہے

جبکہ ہوا فرزند پیدا بادشہ الا کے محل میں … فکر ہوئی تاریخ کی مجکو تو اسنے کہا یا ایسی ہی
ہاتف نے دی مجکو صدا تو نگر کہ ای عزیز شادمانی … سالِ تولد اسکا جو یا مظہر پیدا ہوئی ہے

یہ تاریخ کتاب گنج ظلمات کی تالیف کی ہے کہ راقم کی تالیف ہے
۱۸۹۴

وہ نام رکھو کہ جسمیں جو یا … ہو وہ اصل صنعت اسکی تاریخ
ہاتف نے کہا کہ نگر کیا ہے … آئینۂ حیرت اوسکی تاریخ
۱۲۸۵

یہ تاریخ انگریزی میں مسٹر الفرڈ فاتھیم کی ملاقات کی ہے

جبکہ گیا میں وطن دست مرا انھوں … شاد ہوا دیکھکر سے ملا آنکر
کہنے لگا ہمیں سال انگریزی عیسوی … ہاتھ ڈیر کم ہیر ہاؤ ڈو یو کم ہتھم
۱۸۷۵ء

یہ تاریخ والی سچین کی فرزند کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ نواب صاحب
کئی فرزند ہوے ہیں ہر اک کی جداگانہ تاریخ ہے

جبکہ نواب کے ہوا ابن … برجِ ثروت کا ہے وہ تابان اختر
کہا ہاتف نے مجکو یہ جو یاں … بہر تاریخ گرامی گوہر
۱۸۹۸

دسہرہ کی تاریخ

جہان مین ہر طرف عشرت کی ہے دہوم — عجب رنگ طرب لایا دسہرہ
ہے تاریخ جو پایا فکر مت کر — خوشی کے ساتھ گہر آیا دسہرہ

یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کے رسالہ کی ہے ۱۲۹۱ھ

لکہا ہے حضرت تسلیم نے خوب — رسالہ جسمین ہے معنی کا احوال
ہے تاریخ ہاتف نے کہا یہ — کتاب با مدار اسکا کہو سال

۱۲۸

یہ تاریخ شتر مرغ کی ہے

جانور ایک بنا یہان آیا — ہے تماشا کی فراس تاریخ
آئی آواز فلک سے ناگہہ — کہیئے جو پا عجیب تاریخ

۱۲۸

یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب کے دیوان ہونے کی ہے

ستودہ صفات جامع کمالات انسان کیا فرشتہ ہے اس صورت پر تحریر نہین
کسی طرح کا تکبر نہین خلیق رحیم عادل خیرخواہ رایج خیر اندیش ہوا لیخ نگر تسلیم ایسا کہ
ریاست کو آئینہ بنا دیا عیبونکو دکہا دیا راقم سے تحسین التعریف اونکی مین کیا لکہون
ستودہ وہر حیثیت سے سب جانتے ہین لوگ مانتے ہین

چو دیوان سے پور گشتند مرزا — کہ ہستند ناظم و عادل نیکنام
خوش و گشتم ز شادیش جو یا — ہے سال گفتم مبارک مبارک

۱۲۸۲

یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علیم اودخان بہادر والی ملک حیدرآباد سندہ کی

ہے جس طلعت کا یہ فرزند ماہ — نہ دیکھی ہے اب تک صورت ایسی
کہا ہاتف نے اے جو یا او سرنگیہ — چراغ خانہ ہے تاریخ اسکی

۱۲۸۲

ایضاً

اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت مرحمت ہوا

دیا نواب کو حق نے ایسا وزیر | بجز کمال ہے جو یا
کہا ہاتف نے تو کر تشویش | تو کہہ اوسکا سال ہے جو یا
۱۲۸۲

یہ تاریخ ظہیر الدین شاہ صاحب کے مکان کی ہے

شاہ صاحب نے بنایا جب مکان | خوبصورت خوش قرین لیا بنا
یون کہا ہاتف نے جو یا چرخ سے | اسکی ہے تاریخ بیت پارسا

یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند بتول دلبند رسول نور چشم مصطفیٰ لخت جگر ۱۲۸۶
مرتضیٰ مالک کونین حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کہ راقم الحروف نے لکھا ہے

شہادت کا لکھا رسالہ جو مینے | کرے کیون نہ تعریف میری ہر کوئی
سن سال ہاتف نے جو یا کہا یون | بیاض ماتم ہے تاریخ اسکی
۱۲۸۶

یہ تاریخ میان صادق علی سوزان مداح کے تذکرہ کی ہے

جمع کیا تذکرہ سوزان نے خوب | ہو گئی کہہ روز دن کو قدر سخن
نظم سے کے افلاک کا جو یا تو کہہ | نادر سال ہے بہر سخن
۱۲۸۹

یہ تاریخ حضور ولیسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی تشریف آوری کی ہے کہ بعد رحلت مسٹر میو صاحب بہادر کے رونق افروز کرسی وزارت ہند ہوئے ہین

کہ سکر چلے اسیر ستم جب | اور وزارت کی کام ہے سنبھال
آئے جب ہند مین کہا سب نے | لاٹ صاحب ہے کہہ تو سال
۱۲۸۹

مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر والی جودھپور کی مسند نشینی کی تاریخ ہے

خوش ہو کہ راجہ ہوئے جسونت سنگھ		جسکی خوشی سے جہان ہے نہال
پوچھتے تم سے جو کہ کیا ہے حق		کر کے اقبال یہی سال ہے

[illegible]

صنعت ایجاد

یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ کے معدد زیر و زبر سے جو کلمات نکلیں انکے عدد لیتے ہیں جس طرح
تاریخ ہذا یعنی کہ شہاب ثاقب کے گرنے کی ہے

آسمان سے گرا ہے آج شہاب		ایک عالم پہ آشکارا ہے
فکر کرتے ہو کسلیے جویا		اوسکی تاریخ صاف تارہ ہے

۱۲۹۶

تارہ شکست اوسکی زبر سالن زر سالن تارہ

دیگر تاریخ رسالہ مفید عام ریاضی مولفہ رام رتن کی ہے

رسالہ خوب لکھا تمنے جویا	قطعہ	ہوا ہے ایک اوسکو دیکھکر خوش
نہ پوچھو ہم سے تم تاریخ اسکی		زمانہ کہہ رہا ہے تمکو شاباش

۱۲۸۴

صنعت بلیغ

یہ وہ صنعت ہے کہ شمار حروف کو بھی حرف تصور کرکے ہمراہ اسکے عدد
لیں اور یہ صنعت محالات سے ہے اور اس صنعت کی تاریخ آج تک نظر سے
نہیں گذری خامہ جویا کی ایجاد ہے

تاریخ

ایک ہاتھی سرکار جی پور میں آیا ایسا کلان اور خوشنما و ہمراہ دیکھا نہ سنا تھا
کہا اسکی تاریخ لکھو منہ سے نکلا یہ فیل ہے اسکی تاریخ بھی فیل ہے بعد غور کیا تو اسی

صنعت مین بلکہ و کاستہ تاریخ

ایسا ہاتھی کہان ہے لو مثال | دہر مین سب سے عدیل ہے جو یا
سال پوچھو تو مین کہون تم سے | اسکی تاریخ پیل ہے جویا

پیل ۱۸۷۲

پ ی ل
د و ی
چہار شش پنجاہ شصت دہ
۱۰۵ ۲۶۴ ۶۹۹ ۱۸۷۲

یہ تاریخ مسماۃ امینہ کے انتقال کی ہے

یہ کرامت ہے کہ ہے یہ یادو | ہے بشارت غیب یا بال ہے
بعد فوت انکی فلک سے بہر فوت | امینہ ہے نام یہ ہی سال ہے

صنعت عجیب ۱۸۷۲

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد حروف کے بحسبہ مراتب سے لکھے جاتے ہین چنانچہ
اس تاریخ مین کہ سید حیدر حسن فوق یکتا شاعر کے بزم مشاعرہ کی ہے

اوسنے یارون کا کیا ہے طلب | جو مزا یار ہے یکتا جو یا
کہا الف نے کہ کیا یوسف ہے | حل تاریخ احبا جو یا

اول تو کل مصرعہ تاریخ ہے اور لفظ احبا کے عدد ترتیب وار لکھنے سے
بھی سن حاصل ہوتے ہین یعنے الف کا ایک اور حا کے آٹھ اور با کے دو اور
یہ الف کا ایک اسطرح سے ۱۸۱۲ ہوے

یہ تاریخ ورالی جو دیوری کی ہے

بہنیں ہو گئی جو رشتہ سنگ تو شاد ہوئے		تمام دوست اقارب بھی خوش ہوئے
ہوئی ہے فکر عبث سال کی یا سنے		ملک ہوا ہے یہی تاریخ ثبت کر جو یا

۱۲۹۰

تاریخ تقرری کمیٹی ولایت

کیسی کا کا یا میر جو حال		اٹھا ہوئی اسکی تاریخ سال

یہ تاریخ ایک دوست کی قاصد کی ہے کہ جسکو اُسنے سی حمین جا کین
چلی دوبارہ یاں آئی یہ تاریخ کہہ سنائی

تاریخ آئی ہے جب جان کی		کیوں نہ خوش ہوں میں کمال اب جو یا
مجھے تاریخ نہ پوچھ اسکی تو		ہے مبارک کا سال اب جو یا

۱۲۹۰

صنعت عجیب

اس صنعت میں کتنا تاریخ نکالتے ہیں جیسے اس تاریخ میں کہ مرزا اکبر علی بیگ کے انتقال کی ہے

مرے دوست کا آیا جب کہ خیال		اس سال جو پایا تو اکبر کا لکھ
کہا مجھے ہاتف نے مت فکر کر		الف اخرا اللہ اکبر کے کہہ

اللہ اکبر کے عدد ۲۸۹ ہیں اس پر الف کہ ہزار سے بھی مراد ہے اور ایک کا عدد بھی غرض ہے اسپر زائد کرنے سے تاریخ نکلتی ہے ۱۲۸۹ اور کل مصرعہ سے بھی تاریخ نکلتی ہے

ایضاً دیگر

یہ تاریخ حکیم محمد سلیم خان صاحب کی رسالہ حکمت کی ہے

عجب این نہال ہست با بیض جو یا		چو دید یکنظر در جہان ارجمند شد

سہ سالہ الف بصنعت رقم زد | | یہ ابجِ حکمت دو بارہ بلند شد

یعنی ابجِ حکمت حرف حساب اور اس کو دوبارہ گننے سے اتفاق ہوتا ہے
اور بارہ ۱۰ میں زاید کے تو تاریخ حاصل ہوئی اور نیز اس مصرعہ کے دوسری سطر میں بھی تاریخ

صنعت اشکال

یہ وہ صنعت ہے کہ اس میں حروف علامت سے شمار کے ۵ دو بیت تاریخ

تاریخ نواب صاحب کی عطائے خلعت کی اس سے

ہوا نواب کو مرحمت خلعت		جو ہے ہم اوس کا تاریخ گمان
کہ اس میں سبھی الف سے		[illegible] سال ہوا
الف میم		[illegible] میں [illegible]

[illegible] چہل دو [illegible] ۱۲۸۰ دو پنجاہ [illegible]

۱۱۴ ۸۱۰ ۸۵ ۸۰ ۴۰ ۷۶ ۳۴ ۳۲۸

	ایک حرف کی تاریخ ہے	۱۲۸۰ھ

یہ تاریخ مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کی کتاب ہے

خوب یہ لکھی کتاب عشق میں		کیا عبارت میں صفائی ہوا
آئی آواز وہ احسان ہے		اسکی تاریخ کا قلت ہوا

کہ

کاف

پنج کہ | بست کہ یکصد و شمار

۸۵ میزان کیا ۱۲۰۰

۱۲۸۵

صنعت کمال

یہ وہ صنعت ہے کہ اگر مادہ کی اول حرف سے ایک چھوڑکر دوسرا حرف لکھین اور اسیطرح آخر مادہ تک عمل کرین تو تاریخ حاصل ہو اور بغیر دوسری حرف سے اسیطرح سے شروع کرین تو دوسری تاریخ نکلے

تاریخ رئیس ٹونک کی دوسری شادی کی ہے

چون نواب فلک جناب گشت از شادیش خوش گشت ہمہ ۔۔۔ اہل جہان از فلک آمد خوشی بدیہا
جو یاپی تاریخ او ہاتف زکردون داد صوت ۔۔۔ فرخندہ و فرخ شود شادی مبارک آمد بہا
۱۲۸۷ ۔۔۔ ۱۲۸۷

حرف اول ف ح د و ر ش د ا ی ک ی ب ی سنہ ۱۲۸۷
حرف دوم ر ن ہ ف خ د ش د ب ل ا د ہ سنہ ۱۲۸۷

حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ

کہون کیا کیسی لکھی ہے بیان جسکا نہین ہوتا ۔۔۔ بھلا تاریخ اوسکی ہو مرا مقدور ہے کب
لکھی حکمت مین لاثانی کتاب آ سکے میر تاریخ ۔۔۔ کتاب فیض نادر خوب نادر طاق رسید ہے حسب
۱۲۸۸ ۔۔۔ ۱۲۸۸

صنعت زبر و بینات

یہ صنعت معروف ہے لیکن تاریخین اوس صنعت مین کم دیکھی ہین اتفاقیہ کوئی مادہ ہاتھہ آگیا اوسکو کمال فخر ہوا اور اوسنے تعلّی کی فخریہ شہرت کی اور اخبار مین لکھا تھا کہ منشی محمد حسین مورخ نے حضرت واجد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صنعت مین لکھی تھی اونکی طرف سے اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار کے عنوان پر یہ شعر لکھا تھا

کسے گزین نمط شعرے تواند گفت بسم اللہ ۔۔۔ بشاگردی او سرخم بپایش ہر دو ابد

اور مادۂ تاریخ کے الفاظ غسل صحت پر دال نہ تھے بلکہ توصیفانہ تھے اب غور کیا جائے کہ ایک صاحب نے مدت ہوئی یہ تاریخ لکھی اور اوسکا اشتہار دیا اور تمام ہند و بنگالہ سے کسی نے اوسکا جواب نہ دیا ورنہ ایک شاعر ایسا دعوے کرے اور تمام ولایت والے اسکو جواب نہ دے سکے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہے مورخ صاحب نے تاریخ اچھی لکھی تھی لیکن دعوی کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخر اس طرف سے دو ایک قطعہ بھیجے گئے تو صداے برنخاست کا معاملہ ہوا یہ امر خداداد ہے اسپر دعوی کرنا بیجا ہے ایسا اور صنعت کی چند تاریخیں لکھی جاتی ہیں اور اس صنعت میں زبر اور بینات دونوں سے علیحدہ علیحدہ تاریخ مطابق نکلتی ہے

یہ تاریخ حضرت قطب الاولیا سید الاصفیا غوث وقت پیر طریقت واقف حقیقت حق آگاہ حضرت حبیب الرحمن شاہ کی رحلت کی ہے

دو ارم کرد جنگل روح امام اہل دل		داد عالم را الم الام درد وہم ملال
در دلم آمد سر سال ملک امامش داد		کرد حاصل مرا رام ادھم عمدہ کمال

سنہ ۱۲۸۷

زبر سر حرف کو کہتے ہیں جسطرح جیم کا سر حرف جیم ہے اور بینات باقی حروف کو کہتے ہیں جسطرح جیم میں یا اور میم ہے غرض کہ مادہ میں جو سر حرف ہے کے عدد جمع کئے جاویں تو تاریخ حاصل ہو اور بینات یعنے باقی حروف کے اعداد جمع کئے جاویں تو بھی تاریخ نکلے خواہ دونوں تاریخ ایک سن میں ہوں یا سن مختلف یعنے دونوں سنہ ہجری ہوں یا ایک ہجری اور دوسرا سنہ عیسوی مطابق سنہ ہجری کے اب طرح استخراج کی جاتی ہے

زبر کہ روح اص ل ام را رام ا رم ع م د ہ ک م ا ل = ۱۲۸۷

مبنیات اف اال الف اد ام لف ایم لف الف یم لف یم ابن یم ال الف یم الف ام
مورخ صاحب کو ایک مادہ ورثہ بھی عنسل بحث پر دلالت کرتا تھا لکھا اور فخر کیا
مقام غور ہے کہ اس قطعہ میں ہر چہار مصرعہ صنعت مہملہ میں اور مصرعہ چہارم
تاریخی اور بحر صنعت زبر بینات ناظرین سے انصاف درکار ہے اور شائقین کے
واسطے صنعت کا اظہار

ایضاً

یہ تاریخ مہاراجا سر پرتاپ سنگھ والی اودی پور کے انتقال کی ہے

اودی پور کے مہاراجا کی جا بگو تھا	ایک عالم نے کیا تاریخ کا ذکر اظہار
فکر تاریخ ہوئی جب تو کہا ہمنے کہ	دل او امصرعہ سال او سعد اسرار

۱۲۶۸

یہ تاریخ ریاست جے پور کی ہے ۱۲۶۸

چون کشور کا راج از فکر بہ بعد دست شد	اہلکاران ریاست گفتہ از سال جو
چون بجستم سال جو یا گفت ہاتف از فلک	فتح کا ہم راج با یاران مبارکباد گو

۱۲۸۹

نواب صاحب خیر الی رقم کی جشن کی تاریخ ہے

جشن بعید پر جوی گشتہ خیابان ہر سے	مست زیاد عیش خوش جشن سہر جوش کمال
گفتہ مگذر ز آسمان سبز خوش بعالمی	مالک ملک بار ہم لو بہ داد سرور سال وصال

یہ تاریخ وفات سیاہ عمدہ کی ہے کہ راقم کی پاس تحقی اور ہر چہار مصرعہ ۱۲۸۶ ۱۲۸۶ ۱۲۸۶
تاریخی ہیں اور مصرعہ آخر صنعت مذکور میں

مردہ جو کم عرض عالم در سال الم او ۱۲۸۶	سار دل سردار دل ما ہمہ ول عمدہ مر ۱۲۸۶
مدعی مرد سال ارم سالا دادہ اہل فرش ۱۲۸۶	حاصل کار مرا ارم کا ل عمدہ مرد ۱۲۸۶

سرو شاہی مسمی خیابان تاریخ

یہ تاریخ مہربان علی خان کی شادی کی ہے

جملہ احباب و اقارب بجمع آمدیم شادشد | چون عروس آمد دو یکتا شاد ہم وقت صباح
بہر تاریخش بصحبت ہمہ جویا گفتہ ام | ای مبارک سلک زوج و شادی عقد نکاح

یہ تاریخ جناب مولانا سلیم الدین صاحب سلیم کی کتاب کی ہے

١٢٨٦

چہ خوش کتابی بہارستان ز تالیفات | نکتہ و حرف آنچنان حسن عجب کتاب نوشتہ
برای تاریخ ہم جویا بگو این صنعت کہ خوش نگارم | کلام ابن سلیم است آنکہ بر دو کہ باب حدیقہ باد

یہ تاریخ حضرت حیدر شاہ صاحب قسم سے نکلوایا کی ہے

١٢٨٦

چو رحلت کرد حیدر شاہ شبلی ہمت ہمہ | از ستم در غم والالم او از تاریخ سال اول
پئے تاریخ جویا از فلک آمد ندا بارا | مرام پیر کامل و مرام حاصل کمال اول

نواب صاحب والی ٹونک کی مسند نشینی کی تاریخ

١٢٨٦

جلوہ مسند نشینی کی سعادت شادی مبارک ہو | سر بر آرا ہوئے آبادی مبارک ہو

دونوں مصرع تاریخی ہیں اور صنعت مذکور میں ہیں لیکن ترکیب ہندی سے نکالی ہیں

١٢٨٦

صنعت کامل

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک دو میں چند تاریخیں نکلیں اور چند بادوست صد ہا تاریخیں حاصل ہوں اس صنعت میں سید محمد علیخان زکی مرحوم نکت ابتدا صنعت لکھنوی اور شعراء حیدرآباد کے بیچ میں تالیف کیے تھے کہ اونکے مطلع شعر بیش بہا منتخب قبول و جہانگیر سے تعارف ہوئے وہی میر صاحب نے کام کیا ہے میدان سخن میں نام کیا ہے راقم نے بھی دس اشعار سی صنعت میں بحضرت حضور فیض گنجور خداوند نعمت فیاض زمان حاتم دوران حضور نواب میر علی مراد خان

بہادر دام اقبالہم والی خیرپور سندھ کی تالیف کیے ہیں سبحان اللہ نواب صاحب
ممدوح کے وصف کا بیان اور میری زبان جو ایسے عالی ہمت کے تعریف کا قصد
کرتا ہے میری کیا مجال ہے مجال ہے میرزا کی حیدرآباد سے خیرپور تشریف لیگئے اگر
یہ جانتے کہ آج جو ہندوستان میں ایک در تو یہی ہے ور کبھی خیرپور چھوڑ کر دہلی کا
قصد نکرتے تھوڑی امید پر یہ تکلیف اپنے ذمہ نہ دھرتے ہوا پھر جو ہوا تھا اکسیر کو ڈھونڈ ڈالا
اب بھی جو سن آئندہ وسال ہی ہا ہجاد تو طالع کا قصور ہے عقل سے دور ہے قطعہ
شکر صد شکر بصد بدست ٭ مجکو آقاسے قدردان ملا ٭ اب برآئی امید جو باکی ٭ جسکا جویا
تھا اوس سے آن ملا نتیجہ یہ ہے کہ حضور کی شان میں جلوہ شان حاتم ہے اور ایسا بیان ہو سکتا ہے
کہ جم جمشید و نان برقرار ہیں اور سخاوت کا حال اظہر من الشمس ہے اسپر یہی دلیل کافی ہے
کہ اگر اور بھی کوئی قدردان ہوتا تو جویا مانند آفتاب کے مشرق سے مغرب کو پہنچتا
کیا اس اطراف میں امیر نہیں ہیں نہیں ہیں مگر اوسکے نظیر نہیں ہیں عرضہ کا نام
نہیں سوائے داد و دہش اور کچھ کام نہیں والی ٹونک سے حسب الارشاد یہ محنت
ظہور میں آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن پھر کارکنان ریاست [illegible]
صاحب کی رای مقتضی اسکی ہوئی التوا نے قوت پائی آخر یہ جو ہر سبب بہانے دوران
باعث نام و نشان جسکے قابل تھا اوسکے نام نامی پر زد ہوا اللہ تعالے اوسکی
عالی ہمم کو تا دیرگاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرمائے آمین ثم آمین + اب
اون اشعار کا بیان کیا جاتا ہے کہ حضور موصوف کی تعریف میں لکھے ہیں اور ہر شعر سے
بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے حضور ممدوح کی مدحت میں ایک قصیدہ تاریخی لکھا تھا
اوس میں تو دس شعر اس صنعت کے تھے سب قصیدہ کا لکھنا تو بسبب طوالت

موقوف رکھا صرف اشعار مذکورہ پر ہی اکتفا کیا

ہے یہ صورت نیک فال اور دیکھیے ہے ادا	وہ ازل ہی سے بجا ہے نہیں بیل نثار
انکا باعث ہے قائم ہی رکھا اول کی طرح	دل سے دیکھو تو سدا اقبال کچھ ہے برقرار
کس طرح سے بل چلائی انکی خاطر ہے آب	سیم سے الماس ہر خلعت رکب سیم آ
کل بھی سے پاس ہو نال سیم و ام کب	تو فزوں ہو زر اسکے وصاف ہو وہ اہل کار
کون ہے رہ تو ملقب ہے کریم ابن کریم	تو ہے اک اقبال سے قابل امیر کامگار
ہے گل گلزار رونق زینت سیما ہو	سو ملک حور آئے یہ ہو فدا ادم نثار
ہے ترے حکم قوی سے حسن ہو مقدور ہے	اسکے گلزار کی جا و سے نسیم دم نثار
ہو بہار روی گل و ادفا مثل صبا	بہار سے او مجھے سرایائی ہوا ہو گل بہار
بلبل وادی کرے تعریف قائم آ گیا	ہو چکی گلزار میں باد صبا سے ... نثار
بارہ سو ہیں اور اٹھاسی گویا سن ہجری کا	ہیں مسیحائی ہزار اسپ قابل ... ١٢٨٨

یہ دس شعر ہیں انسے بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے اس حساب سے کہ اول تمام مصرعوں سے تاریخ
اور پھر مصرعہ اول کے منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے حروف منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرعہ
اول کے غیر منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے غیر منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے منقوطہ
اور دوسرے مصرعہ کے غیر منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے غیر منقوطہ اور مصرعہ ثانی
منقوطہ ملکر تاریخ اور پھر برخلاف اسکے اور اسی طرح جو مصرعہ اول کی نسبت مصرعہ دوم
سے ہے وہ ہی ثانی و ثالث سے اور کل مصاریع سے اور پھر مصرعہ دوم کو اسی طرح نسبت
اور مصاریع سے ہے علی ہذا القیاس باہم کل مصاریع کی اس نسبت سے بارہ ہزار
تاریخ نکلتی ہیں ناظرین پھر لی پر نظر کریں وا وقت نا بھی دیں

دیگر

تاریخ انتقال مہاراجہ کھانڈے راو والی بڑودہ کہ صنعت بالا سے بھی

زیادہ تر دشوار ہے

ز انتقال مہاراجہ میشود تاریخ	برائے سال غم نو اگر کنی تو فہم
ہزار ہشت صد ہفتاد مرگ آقا آہ	ہزار و دو صد و ہفتاد و ہشت آہ رقم
۱۸۷۰ عیسوی ۱۲۸۸ ہجری	۱۲۷۸ فصلی ۱۸۷۰ عیسوی

یہ ترکیب اوپر کی ترکیب سے بھی دشوار تر ہے شعر آتی ہے کہ ہر دو مصرعہ دو تاریخ اور معنوی کہ اول میں سنہ عیسوی اور ثانی میں فصلی نکلتی ہیں دو تاریخ اور منقوطہ دو تاریخ اور غیر منقوطہ دو تاریخ اور تتمہ لفظ کا و بیا و سکا اشارہ ہے سنت نکلتی ہیں یعنی ایک شعر میں دس تاریخیں ہیں ہیچ تاریخ بر نیاید تاریخ بر نیاید + کوہ کندن

و کاہ بر آوردن است

صنعت مسلسل

یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ تاریخ کی ترکیب پیدا ہو اور جس طرف سے پڑھیں سب کلمہ و کلمات تاریخ میں آ جائے اور اسکو سجع بھی کہتے ہیں جس طرح قطعہ

مندرجہ ذیل ہے

کہ تاریخ رحلت مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور مہاراجہ اقبال کی

مسلسل نظم میں لکھا تھا

مہر سما ماہ کرم ور غضب سر ذوی ما	یہ دست اقبال عالی مقیم عالی اشتیاق کسری
روح وفا ثابت قدم ازل سے اقبال کی	وصف ترا جوید قلم لوح طاہر آئینہ
۱۲۷۸	۱۲۷۸

	دیگر	

تاریخ انتقال مہاراجہ کھانڈیراؤ والی بڑودہ کہ صنعت بالا سے بھی

زیادہ تر دشوار ہے

ز انتقال مہاراجہ میشود تاریخ		براے سال غم نو اگر کنی تو رقم
ہزار و ہشت صد و ہفتاد مرگ آقا آہ		ہزار و دو صد و ہفتاد و ہشت آہ رقم
۱۸۷۰ عیسوی ۱۲۸۸ ہجری		۱۲۷۸ فصلی ۱۸۷۰ انگریزی

یہ ترکیب اوپر کی ترکیب سے بھی دشوار تر ہے یہ شعر آخر کے ہر دو مصرعہ دو تاریخ اور دو ہیں کہ اول میں سنہ عیسوی اور ثانی میں فصلی نکلتی ہیں دو تاریخ اور منقوطہ دو تاریخ اور غیر منقوطہ دو تاریخ اور تعمیہ کا وہ بیان اسکا اشارہ ہے صنعت نکلتی ہیں غرض ایک شعر میں دس تاریخیں ہیں پنج تاریخ بر بنا یہ تاریخ بر بنا یہ کوہ کندہ و کاہ برآوردن ہست

	صنعت مسلسل	

یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ تاریخ پیدا ہوا اور جس طرف سے پڑھیں سلسلہ کلام کا ٹوٹتا نہیں آ جاتا ہے اور اسکو صحیح بھی کہتے ہیں چنانچہ قطعہ

مندرجہ ذیل ہے

کہ سنہ [illegible] مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور دام اقبالہم کی

صنعت مستقیم میں لکھا تھا

مہر سخا ماہ کرم ور تجیب سرو قد ما		پیوستہ قائم ہستی عالی انشا نازک سری
روح وفا ثابت قدم اہل ادب اقبال نشی		وہ صنعت ترا جوید تشکر اوج ہنر [illegible]

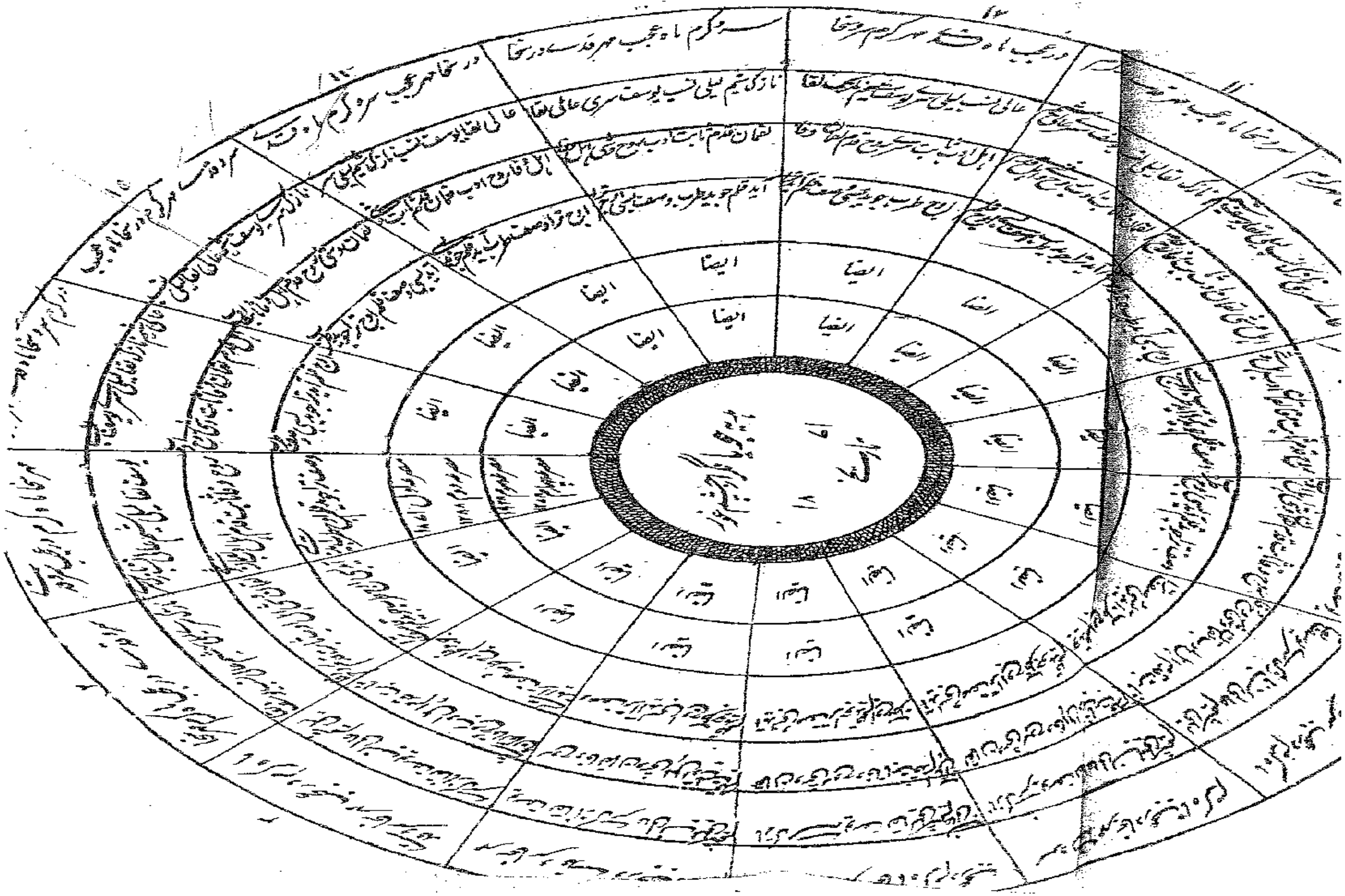
۱۲۷۸

اول مصرعہ تاریخ عیسوی کا بنا دوسرا تاریخ ہجری میں اور تیسرا سمت میں اور چوتھا
فصلی میں اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیب سے پڑھا جاتا ہے گویا ایک قطعہ نہیں بلکہ
۹۶ ہیں اور مقدم موخر کرنے سے ہر شکل جداگانہ پیدا ہوتی ہے اسکے ثبوت کے
واسطے نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہے اوسپر تامل کرلینا چاہیے

دیکھو خانہ اول کے قطعہ نمبر اول کو کہ اصل قطعہ ہے اور خانہ دوم میں دوسری
شکل ہے اور خانہ سوم تیسری شکل ہے علی ہذا القیاس ہر خانہ میں [illegible] تک
[illegible] ہر ایک قطعہ ہے اور قطعہ کی بندش اور صنعت پر بھی غور کرنا چاہیے ×

صنعت مربع

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مصرعہ چونسٹھ مرتبہ پڑھا جاوے اور نقشہ میں لکھنے سے
مصرعہ ہاے شطرنج کی چال پر آوے دیکھو لفظ جس خانہ میں ہے اوسی مہرہ کی چال سے مصرعہ
اور ہم تاریخ برابر بیٹھے چنانچہ رخ اپنی چال سے اور فرزین اور بادشاہ وغیرہ اپنی اپنی
چال سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہیں اور پیل دونوں ملکر ایک مصرعہ
پورا کرینگے یہ نقشہ بھی حضور پرنور کی صحت چشم مبارک کی تہنیت میں لکھا تھا
نقشہ میں مراتب اوسکے ادا ہونگی اور مصرعہ یہ ہے عالم تا دل [illegible] بادل
۱۲۹۸


تاریخ
ایضا

نقشہ ہاے نادر شطرنج

	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	
۱۲۸۸	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	۱۲۸۸
۱۲۸۸	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	۱۲۸۸
۱۲۸۸	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	۱۲۸۸
۱۲۸۸	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	۱۲۸۸
۱۲۸۸	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	۱۲۸۸
۱۲۸۸	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	۱۲۸۸
۱۲۸۸	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	۱۲۸۸
۱۲۸۸	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	۱۲۸۸
	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	

صنعت نو

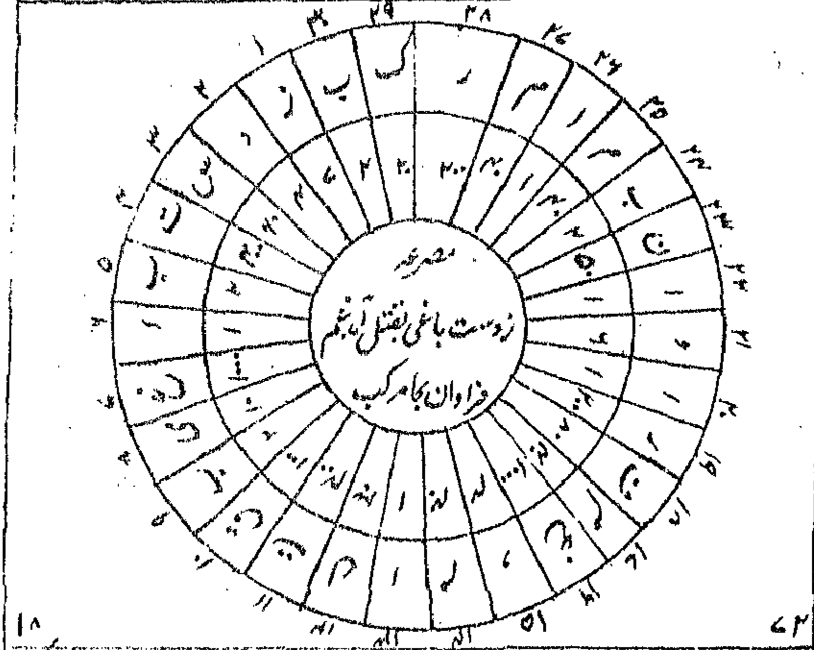
یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مادہ مین لاکھہ تاریخین حاصل ہون اور اس قسم کی بھی اور تاریخ نظر نہین پڑی ایجاد خامہ جوہر بار ہے

یہ تاریخ حضور میو صاحب وائسرای گورنر جنرل بہادر کی انتقال کی ہے

خبر بیار کہ نائب شاہ ازین جہان فنا گذشتہ — ہزار گریہ بچشم عالم تمام شور نشور برلب
بگفت ہاتف کہ جان احمد صید الم شد ز ہر غم — ز دست باغی لقتل آمد غم فراوان بحال کب

اس مادہ مین ایک لاکھہ بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے اسیطرح سے کہ حرف اول کو شمار مین لاکر حرف ثانی کو چھوڑتی جاو اور تا آخر مصرعہ یہی عمل کرو اور پھر دوسرے حرف سے یہ عمل جاری کرو اور اسیطرح تیسرے اور چوتھے وغیرہ سے اور پھر آخر مصرعہ سے

پلیٹ کر شروع کرو اور پھر درمیان سے کسی حرف کو فرض کر کے اوسکو اول تصور کرو اسیطرح اس دور تسلسل سے ایک لاکھ بارہ ہزار تاریخ حاصل ہونگی سمجھنے کے واسطے ذیل مین نقشہ بنا دیا ہے اوسمین امتحان کر لینا چاہیئے



اس نقشہ مین کسی مقام پر کوئی حرف تجویز کرنا چاہیئے اور اوس سے عمل شروع کرنا معائنہ کرنا چاہیئے مثلاً خانہ چہارم کے حرف ت کو لکھا اور پھر خانہ پنجم سے ا کو چھوڑ کر خانہ ششم سے ا کو لکھا اسیطرح ایک خانہ کو چھوڑ کر دوسرے کو تا خانہ دوم حسب تفصیل ذیل لکھتے گئے ایک تاریخ حاصل ہو گی علیٰ ہذا القیاس اسیطرح

ت ای ق ل م غ ت ا ا ب ا ر ب ر ۱۸۷۴

دیگر تاریخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک کی مسند نشینی کی

والی ٹونک یعنے آن قدردان کامل		گردید چون بمسند بر تخت شاہانہ

تاریخ آن زہاتف جستم صدا برآمد	شد بر سریر شوکت جم شہریار سالک
	۱۲۸۹

دیگر

تاریخ جناب بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کی ہے

بیگم مغفور گئین جب بہشت	رنج و الم اہل جہانکو ہوا
یہی سن سال کہا جیغ سے	ظلم شد و ظلم شدہ واہ وا
	۱۲۸۷

یہانتک تاریخہاے سادہ و مادہ ہاے صنائع بدائع ذکر ہوا اور بطور مثال دو دو و چار چار تاریخ پر اکتفا کیا گیا جس شائق کو شوق اس سے بھی بڑھکر ہو تو وہ رسالہ گنج اسرار میں کہ راقم نے تالیف کیا ہے ملاحظہ کرین اس مختصر مین گنجایش نہ تھی تھوڑی قاعدہ اور کمتر تاریخون پر اختتام کیا اب اکثر بزرگان دین اور اہم امور سلاطین کی مادہ بطور تاریخ اور نیز یادگار گذشتہ اور انفاظ اعداد جو کہ بتید بوسے واسطہ مفید ہین لکھے جاتے ہین اکثر وقت تلاش تاریخ بکار آمد ہونگی اور اکثر مورخون کے پاس ہوتی ہین

الفاظ تاریخی

۱ آ ۲ ا ۱۱ ۳ اب اب بابا ہم ابا جا اج ۵ آب باب جب بجا ججا ابجا بجج اد ‌ ‌ رجاو

۶ بجا بجا ہا اہ اوابد باج باب ۷ ابد باد ادب واب جد بد بابجا وا او دبا

اہا ۸ حبا اباد از اداب جیہ باد اجا دبہا بو باہ ۹ واد دہ جو جو جاہ جیاہ

ابو ہجا ہیا دبا ۱۰ آباز حب اوح حز جا بجا یدا ابجہ بادیا جب — اجید ‌ ‌ نذرت

اہیا جاد ۱۲ جو یا ہادی احیا بازی بیاز جیز بے بہا دیو وایہ بدید ودو

وجوہ آوازہ بدید زیبا جبہا ۱۳ یک کی کود زیبا بی بہا ہے جو باے جاکو

جہز سے طبیعہ جاہا سے کہ دو آہ لگا سبے ادل لی سے سبے ال باد جو کام حلالا
حلال ایل بڈول ول ارگپا حلب سجل سہل دلہا بدل واد وسکل کل محکم سہاہا نا دو
حوالہ کو دگی اداد محیب ہمہ آمدہ معراج جولا ہیہ کو دل ابیاد علمی حسب مم دو
جوان زبان وان دون نو دکم نہاد و داد و دیکم ہم آواز اد بال سہیہ از کمل مری
کلاز کلی سراجیہ طولیہ باوجا منزلیب بازائدہ ادی سے ایک جا تو جانا دلو
سہ کاکس کی اہل دل جلوہ گاہ دلیل سادہ جوانی زبانی اوبیہ سوز کن
کلاس کاہم جو نوید بازیب حسب الحال ہم کی احکام حسب ملل الہا کلم
دوی باندازہ تا بیدہ عطا چوگان نیک سگ کمر عجز کردن جو گیا عدو حاکم
سیل بارہ دیدہ دار اداد سیدہ حسیب جمع سب نیازانی کہیں جانگاہ
معولیلی کاندہ دو ن فی کا ہنا اسما بیل گوشہ دلبند جولان دو سبحم ہم الحمد سکی
دعوت وعید عطای سکے گران داعیہ عددی تحرسہ سکس پیچ جابالان دل
مہم اعداد سبلی عدد بجل دا زگون جو کاسے گنگ بنیازی شبیہ دا دال بخود

البواب تعلم سل عائدہ باد فانیم لوند میگوید جو سے مال

دائکم مصیب باد صبا و الانزاد اطلس آئینہ دل نکل تکمیچ الا ابنقہ بیم سبکہ
کف نود وبین بیت سہم مس نیلی مملکہ بہم زندہ دل کیسی ماہ امید خود دمی
ماہ جو اہل دین لیکن جہان سی فائدہ طائف عمل نمو ہیدہ ملکی سہیل بوم لا
سودل دام امیاد قطرہ منعم تسم عقل جہان والی ستم نقش فصل دفوع
اعجاز سجع شیل نفیس بسو فکر مراط سیم کفر کرم کجہات لطیب نگ کسہ
ستم اطلس مرد دو سیلا من اما ن منیر بہم منتی گلشت قیصر سوشہ افزا

جامع علم وعمل فیض فاہرہ شمس مرج وفا مبارکہ منزل شوق ۰۰ ۵ گل محبت گل موج
محبت متین امتحان شر مست محبت کنف گذشت تسلی عقدہ کشا کار کردہ
ستم علت ممت دولت گم فتح بود ۰۰ ۶ قسمت عصمت ترشرق شکر فشش
رسم کفر امید گسستہ جلوہ ستارہ نقش شمس عقل ۰۰ ۷ مسرت گرفت رستم گلشن
سیخ شرر دست بدل تفکر گشر فکرت تشکل فردوس شمس بکرت شمس منیر
۰۰ ۸ شگفت مستقر ریخ خرگلشن ہوش افزا تقصیر قسم ترجیح بکرمت گنج خانہ الم
طریق عداوت سیر تعلیم ۰۰ ۹ فیضی مردان خدا تق دست افشاند ملک خاطر گل خوریکا
تریش شتر ۰۰ ۱۰ خلق کریم دامن شہرت خیر مبین سلک گلشن شرف رستم مسرت
اعیش شگفت فیض بے عدد تقصیر عقل شمس مشرق امتحان ستم
اسقدر الفاظ تاریخی منظر مشق لکھے گئے اسپر قیاس کریں اور انکو کام میں
لاویں یا اس ترکیب سے اور سنوات کی بھی بناویں بہت بکار آمد ہیں
اب تاریخہائے قدیم لکھیں جاتی ہیں انسے بھی ایک طرح کا فائدہ متصور ہے

تاریخہائے قدیم مطابق ۱۲۹۰ ہجری

نام تاریخ	حروف اعداد	اعداد سن
تاریخ ابتدائے عالم ازحکما	فظدوہطا	۱۹۵۵۴۹۸۰
تاریخ منجم	انطدا	۱۵۴۵۰
تاریخ آدم علیہ السلام	زابر	۷۲۱۷
تاریخ طوفان نوح علیہ السلام	ہزطد	۴۹۷۵

تاریخ ابراہیم علیہ السلام	ثذوب	۴۴۵۶
تاریخ داود علیہ السلام	طخ تخ	۳۵۸۹
تاریخ موسیٰ علیہ السلام	دحاج	۲۱۸۴
تاریخ راجہ جدھشٹر	ہزطہ	۳۹۶۵
تاریخ سکندر شاہ بادشاہ	ہجاسب	۲۱۸۵
تاریخ ترکی از بادشاہ عالم	زواد	۴۱۶۷
تاریخ بخت نصر بادشاہ	کوب	۲۶۲۰
سمت بکرماجیت	لطا	۱۹۳۰
ساکا بکرماجیت	وطزا	۱۷۹۶
تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	جزجا	۱۸۷۳
تاریخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صبا	۱۲۹۰
تاریخ فصلی	قبا	۱۲۱۰
تاریخ فارسی یزدجردی	جہبا	۱۲۳۲
تاریخ جلالی یعنی ملک شاہی	زطز	۷۹۷
تاریخ الٰہی یعنی اکبر شاہی	تلج	۳۱۸

مادہ ہائے تاریخ بزرگان اسلام

اسامی	مادہ	اعداد
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	احد اور احمد کی تاریخ وفات	۱۱
حضرت ابوبکر خلیفہ اول	جا ہے	۱۳

حضرت عمر خلیفۂ ثانی	جاوید	۲۴
حضرت عثمانؓ خلیفۂ سوم	او ابوحیا	۳۵
حضرت مولیٰ علیؑ شیرِ خدا	از لب مہر سال ظہوران	۴۰
حضرت امام حسنؑ	از دل رنج سال غم پیدا	۵۰
حضرت امام حسینؑ شہید اکبر	آہ وا ویلا بود تاریخ غم	۶۰
حضرت امام زین العابدینؑ	آہ عابد بود سال غم نگر	۹۵
حضرت امام محمد باقرؑ	باز جنان	۱۱۴
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	موسے ہادے ابد	۱۸۳
حضرت امام محمد جعفر صادقؑ	از عالم	۱۴۹
حضرت امام اعظمؒ	علیم	۱۵۰
حضرت حسن بصری	قطب	۱۱۱
حضرت امام مالکؒ	اہ امام مالک	۱۷۹
حضرت امام ابو یوسفؒ	داسے ابو یوسف	۱۸۲
حضرت امام علی موسیٰ رضاؑ	مالک اوج جنان	۲۰۵
حضرت امام شافعی	مالک جاہ جنان	۲۰۴
حضرت امام محمدؒ	فوق	۱۸۶
حضرت امام محمد تقیؑ	ہادے اہل عدن	۲۲۰
حضرت امام محمد نقیؑ	زاہد و اصل بحق	۲۵۴
حضرت امام حسن عسکریؑ	ہادے ارم	۲۶۱

حضرت معروف کرخی	زاویہ نشین دوم	۲۰۰
حضرت بشر حافی	صاحب عدن	۲۲۵
حضرت امام احمد حنبل	ارم	۲۴۱
حضرت جنید بغدادی	قرب	۳۰۲
حضرت بایزید بسطامی	بزرگ	۲۲۹
حضرت اویس قرنی	با اہل	۳۹
حضرت ابراہیم ادہم	طالب بار بود	۲۹۶
حضرت شیخ شبلی	شبلی	۳۴۲
حضرت منصور حلاج	آہ انا الحق	۳۰۵
حضرت عبداللہ انصاری	جنت الکاہ	۲۸۱
حضرت ذو النون مصری	مرد	۲۴۴
حضرت خواجہ حبیب عجمی	[illegible]	۱۲۲
حضرت شیخ ابو الفتح	شاہ عدن	۴۰۳۰
حضرت سالار مسعود غازی	آہ فردوس الوان	۴۲۴
حضرت مرشد غواصی	رہبر کامل ابد	۵۰۵
حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم	اا با اللہ دست	۵۶۱
و قطب عالم حضرت سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی		
حضرت شیخ فرید الدین عطار	شاہ شہدا	۶۲۶
حضرت مولانا نظامی	فردوس آرام	۵۹۲

سرورِ تلمیحی مسمّٰی بہ خیابانِ تاریخ

حضرت خواجہ خواجگان بادشاہ بادشاہ ہندوستان شیخ معین الدین چشتی	حبیب خدا بگو سال او	۶۳۳
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	۱۵ خواجہ بود	۶۳۳
حضرت شمس الدین تبریزی	شمس مراد	۶۴۵
حضرت شہاب الدین	[illegible]	۶۳۴
حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج	اہل خلد	۶۷۰
حضرت شیخ سعدی شیرازی	وی طوطی گلشن ارم	۶۹۱
حضرت مولانا بابے	شہنشاہ بادسے	۶۷۱
حضرت شاہ بو علی قلندر	از جام وصال مست آمد	۷۲۴
حضرت امیر خسرو دہلوی	میر جہاں و بہشت بود	۷۲۵
حضرت نظام الدین اولیا	شاہ محب شدہ	۷۲۵
حضرت نصیر الدین چراغ دہلی	شمع جہان گل گردید	۷۵۷
حضرت سلیم چشتی	صاحب تخت مند	۹۸۱
حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت	مخدوم اہل جہان	۷۸۵
حضرت خواجہ حافظ شیرازی	بلبل بہشت زیبا	۷۹۱
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند	خواجہ بعید بن آمدہ	۷۹۱
سالار مسعود غازی	بوکے سالار شہید گردید	۸۶۶
بدیع الدین شاہ مدار	ہادی مکان بہشت	۸۳۸
مولانائے روم	طوطی گلشن جنت بود	۸۹۹

سید محمد گیسو دراز	گھر شکر فت	۸۲۵
شاہ نعمت اللہ ولی	ولایت شاہ رب جہانیا	۸۳۴
سید جلال بخاری	شمس پاکیہ خلد	۱۰۵۷
حکیم سرمد	مجذوب شہید	۱۰۷۰
مرزا مظہر جان جانا	گل مظفر	۱۱۹۵
شاہ یاسین یاسہ	باست بره خدا فانی	۱۰۶۶
مولانا عبدالحق محدث	محدث متین	۱۰۵۲
مجدد الف ثانی	مجدد الف ثانی اللہ نور	۱۰۳۵

تاریخہائی نامہ آوران جہان

خلیفہ ہارون رشید	کام جو اوج تھا	۱۹۳
سلطان محمود غزنوی	شاہ عدم	۴۲۰
چنگیز خان ہلاکو	بہ دوزخ	۶۲۴
فردوسی طوسی	گل فردوس بوده	۴۱۶
حکیم شیخ بو علی سینا	اجل داد آب شفا	۴۲۷
حکیم ناصر خسرو	سنگ شفا	۴۸۱
خاقانی شاعر	شاعر جاوید	۵۹۵
انوری شاعر	شاعر نامزد بود	۵۹۱
محمد غوث گوالیاری	آن عالم حق	۹۷۰
شعر شاعر	ابوالقاسم	۹۹۹

فیضی فیاضی	فیض عدم	۱۰۰۴
[illegible] شاعر عجیب	بلبل گلشن ہندوستان	۱۰۳۴
نواب خان خانان	ہائے خانم ہائے	۱۰۳۶
غنی کشمیری شاعر	بہبود سخن	۱۰۷۹
مرزا محمد علی بیگ صائب	مالک [illegible]	۱۰۸۱
شیخ علی حزین	بلبل نازک دماغ	۱۱۸۰
شیخ ناصر علی شاعر	ناظم بادبقا	۱۱۰۹
نواب بنگش بانی [illegible]	آرام جان [illegible]	۱۱۹۵
ورود سرکار انگریز بہادر دہندوستان	جا ہندوستان [illegible]	۱۱۷۵
نواب نجیب خان نواب بجنور	شمس شجاعت بود	۱۱۸۶
نواب رحمت خان والی بریلی	بروح پاک آب رحمت خان	۱۱۸۸
ٹیپو سلطان	باز باغ جہان فانی	۱۲۱۳
رنجیت سنگھ والی لاہور	شجاعت مالک	۱۲۵۸
	۱۰ تاریخہای خاندان تیموریہ	
امیر تیمور صاحب قران بادشاہ	مالک جاہ بہشت	۸۰۷
جلال الدین میران شاہ	خدیو بزم فنا	۸۱۰
سلطان محمد مرزا	شاہنشاہ [illegible]	۸۵۵
سلطان ابو سعید مرزا	[illegible]	۸۷۳
سلطان عمر شیخ مرزا	عمر سلطان [illegible]	۸۹۹

بابر بادشاہ	بہشت گیر	۹۳۷
شیرشاہ بادشاہ	ہمہ بہشت	۹۵۲
ہمایون بادشاہ	ہمایون مرا گرسے گوئی سوئی لواج	۹۶۰
شاہ طہماسپ بادشاہ	شہنشاہ بدیوان فردوس	۹۸۴
سلیم شاہ بادشاہ	وے داخل محل ارم	۹۶۰
جلال الدین اکبر بادشاہ غازی	بشیب	۱۰۱۴
جہانگیر بادشاہ	خلوت	۱۰۳۶
شاہجہان بادشاہ	ابل قسم	۱۰۷۶
عالمگیر بادشاہ	شہنشاہ جای جنت	۱۱۱۸
محمد معظم شاہ	معظم جلیل	۱۱۲۴
محمد فخر الدین جہاندار شاہ	جہاندار شہ جہان آہ جیتوا	۱۱۲۵
فرخ سیر بادشاہ	فرخ بازارم	۱۱۳۱
رفیع الدرجات بادشاہ	آہ رفیع الدرجات بعدن	۱۱۳۱
شمس الدین رفیع الدولہ بادشاہ	شمس الدین بخلد	۱۱۳۱
محمد شاہ بادشاہ	از دل ہند عیش رفت	۱۱۶۱
نادر شاہ بادشاہ	خوب شد مرد	۱۱۶۰
احمد شاہ بادشاہ	داخل جنت بود	۱۱۸۸
عالمگیر ثانی بادشاہ	عالمگیر ثانی مرا	۱۱۷۳
احمد شاہ درانی بادشاہ	احمد درانی فانی گشتہ	۱۱۸۴

مہر تہ دار پائین تو اسقدر محنت برباد گئی اور یہ تمام رسالہ کے کلام کا مفہوم
ہو اگر یہ سب مرتبہ نہیں تو ایک دو تاریخ بھی نہ ہوگی اور حسن تعالی فہم کو کوئی تاریخ
راقم کی پسند آوے تو وہ بہت مردانہ سے دعاے خیر میں یاد فرماوے کہ دعا ہی
کی اس تمام جانفشانی کا نتیجہ وہی ہے اور جہاں خامہ زبان بریدہ کو کوئی لغزش
ہو گئی ہو تو دامن عفو میں چھپا دیں یا بنا دیں اور زبان طعن دراز نکریں
بقول شیخ علی حزین رحمۃ اللہ علیہ بنگر کہ چو با خامہ گری ہاست سبکبار
اب دعا پر اسکو تمام کرتا ہوں اور دعا ہی اپنے حق میں چاہتا ہوں والسلام
بر رسولان بلاغ گردد و بس ؛ کہ تمام اب اسکو چو پایا کجا طول سخن ؛ تا لکے

حق سے دعا یہ قاعدہ مشہور ہو
جو پڑھے اسکو سراوار دعا
چون گل خندان ہمیشہ
دہر میں مسرور ہو
نوشتہ ماند سیاہ بر سفید
۱۲۹۰

تقریظ

دلپذیر از نتائج افکار وحید العصر یگانۂ روزگار عالم با عمل فاضل
بے بدل واقف رموز عقلی خازن کنوز نقلی مقبول احد الصمد
جناب مولوی سید محمد نیاز احمد صاحب سلمہ اللہ الودود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن الادعیۃ التی تعبر بالالسنۃ عن اسیل الکلام حمد اللہ تعالی و تقدس علی السبیل [illegible]
الحی تجلیاتہ [illegible] الکرام و تسبیح التفکر فی خلق الارض الاخضر والفلک
ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب
الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم فی الآفاق الاستوائیۃ والارضیۃ و
الانام ویتفکرون فیہا ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار
واحتجاجا عن الوجود وعلی الموجود الباقیۃ ویدل علی وجودہ ووجودہ لا سیما الافلاک
فانہا تدل ولا انہ [illegible] لانہ علی ضرورۃ الوجود الازلی الابدی الواجب القدیم
المستغنی عن الفرق لکونہ الف واحد لا الیطرق علی وجودہ الاستمرار العدم قطعا
فی البلیہ السبعیات لیست بدون بوجودہا علی وجود الخالق کما استدل عن البعرۃ
الی البعیر یدل علی وجود فاعلہ تجیء الیہ اتی بہا اتکاء علی الشارع البروج
والامصار و ربما العالمون باتیانہا والاسرار البعرۃ تدل علی البعیر واثر الاقدام
علی المسیر اشارۃ ذات البروج والارض ذات فجاج اتاہ الانسان فی اللطیف الخبیر
والرب القدیر ولی ونفعی صلوۃ الاغاثیۃ لہا والانہار وسلم [illegible] الاعداد
والارتقاء علی رسولہ الذی علم رسم الکفر والرجیم والضلال وارتفع لنا

سبیلنا بعد ارشادنا وامرنا باتباع سبل السداد والرشاد ونهانا عن اتباع سبل الفساد والعناد
طرق الحق والکمال ونهانا عنها فی سبل الفساد والضلال ... الحکم ... لا فاز بالحکم ... الکرم
والوداد وعلى آله واصحابه مصابیح الامم ومفاتیح الکرم ... الذین دهروا عنه العوادی
علی الذین یکشفوا عنه القوارع والکرب وسارعوا الی الیقین
والخطوب اما بعد فیقول العبد الحقیر الفقیر الی رحمة ربه القدیر السید
... ان المسلم ... هذا العصر حضرت
الفاضل احمد صانه الله تعالى من شر حاسد اذا حسد ... الذی ... کل العلوم
نادرة وقلت الادباء انظاره لاسیما علم استخراج التواریخ الذی ... سلف
والفنون وکان الطالبون مشتاقین الی تحصیله وتعلیمه فلا فادتهم ... افاض ... الادیب
بعضا عن الاجنة والاعزة والاشفقة والارفقة من ... الآخذین
المتقن ذو اللسان الطلق برس الادباء افصح الفصحاء تاج الماهرین ... الآفاق
المتلق ... اللسان الطلق ... فی کل ما وصف
الشعراء ... المعروف ... خصائصه ... وطول الله بقائه
السید محمد علی المرادابادی سلمه الله تعالى بکرمه ... الاعظم
الی یوم ... الصادق ... واصحابه ... اللهم اعط الاجر العظیم
... الکریم ... والمفرط ... وارفعه فی درجة القبول ...

ذا ... ماحول تاریخه

خیرت الخیال

۱۲۹۰

تقریظ

تقریظ رنجیتہ قلم فیض توام شاعر نامی فاضل گرامی عربی زبان شیوا بیان
نادر یکتا ناظم بے ہمتا عالم متین احب التعظیم مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم
فاروقی مدرس مدرسہ تعظیمی سجے پور کہ فصاحت و بلاغت کی کان ہیں ایمان کی
جان ہیں خلیق و شفیق فقیر دوست احباب دوست کی تالیف ہے راقم کے عنایت فرما
کرم افزا ہیں حضرت رسالہ دیکھ سے دو بوسے تقریظ معہ تاریخ رقم فرمائی
اللہ اللہ جامع الاخلاق لائح الافاق شعر کے منضر تاریخ کے بادی منشی سید
محمد علی صاحب جویا مرادآبادی سلمہ اللہ بالایادی نے کام کیا ہے
فن تاریخ گوئی میں نام کیا ہے کتاب ہے کتاب تالیف کی ہے نئی قسم کی تصنیف
کی ہے بے جواب انتخاب ان ہذا لشئ عجاب اصناف تاریخ و تواریخ انواع
صنائع بدائع اختراعات بدیعہ ابتداعات رفیعہ شگرفیہا سے بے انداز تازگیہا تازہ بہ
مشتمل ہے کتاب کیا ہے نسخہ روح ہے گل و باغ حضور دل ہے فقیر تسلیم نے حسب الامر
حضرت مولف اس نسخہ شگرف کو دیکھا تمام کمال پڑھا واللہ بہت خوب پایا نہایت
مرغوب پایا لکھ سکتا تو کہاں کوئی دیکھے تو جانے کہ میر جویا صاحب نے کیا کیا ہے
لطف طبیعت سے سحر کا رنگ دکھایا ہے کیوں نہ ہو ایسے سرو مرد نیک نہاد سراپا جوہر و داد
کو مبدا فیاض سے اس فن کا حصہ ملگیا ہے یوں تو طبیعت اصناف سخن پر قادر ہے
اور جو کلام ہے نادر ہے سبحان اللہ ــــ ہر جا از باغ بر رویہ گل رودی ست بہشت
مگر اس صنعت خاص میں حضرت کو وہ ید طولی حاصل ہے کہ کسی کو دیکھا نہ سنا تو تعجب اور
کی بات ہے بلکہ خدا کا یہ حال ہے کہ جویا تاریخ کو تاریخ طلب کرنے میں جسقدر تصرف ہوئی

گویا یہ تاریخ کو کہ حضرت جویا ہیں سلمہ اللہ تعالے نے تاریخ نکالنے میں نہیں ہوئی اور پھر وہ از تکثر
کہ سراپا صنائع اور بدائع سے مشحون ہیں اور با این ہمہ ہر طرح سے صاف و دلکش
و موزون ہیں حساد کو شک ہو تو ہو ہاں ہاں تسلیم ذالک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء واللہ ذو الفضل العظیم — این دولت سرمد ہمہ کس را نہ رسد او بیچارہ آوارہ
روسیاہ سراپا گناہ اوہوس تعلیم ہیچمیرز تسلیم تو نے اس شگرف نامہ نادر کا
کو دیکھا اور حظ اوٹھایا کوئی قطعہ تاریخ بھی لکھا نام تاریخی بھی پایا حضور حاضر لایا

و سے ہے ہذہ

رسالہ میر جویا نے وہ لکھا | کہ پیدا اوس سے ہیں اسرار تاریخ
ہوا میں نام تاریخی کا جویا | کہا تسلیم نے اسم التواریخ ١٢٨٩

تقریظ

تقریظ از منشی ...رام صاحب بہوسر تخلص ہاتف وکیل سررشتہ عدالت کہ شاعر
خوش بیان ناثر یکتا ز زبان سخندان و سخن سنج از ہمہ اعلی سلمہ اللہ تعالے

اے بی خبر ز تو خرد راز دان و ہم | درک تو نیست کار من ناتوان و ہم
استغفر اللہ شان خداوند شان و ہم | ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم

وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

کے واندت خیال ول راز دان وہم | کے یابدت قیاس من ناتوان وہم
کے سنجدت گمان تراز دی شان وہم | ای برتر از خیال و قیاس و گمان وہم

وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

ہر چند تا ابد بدرازی کشید عمر — بگرفت سر لقا بقائے مزید عمر
اے گل ز باغ تمنا نچید عمر — دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر

ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

اے ہاتف گم کردہ ہوش خموش یہ صحرائے بے پایاں اور دریائے ناپیداکنار اور یہ سلسلہ دست و پائے گفتار جیسے رہ لغت نبوی ہیں جو کچھ کہنا ہے سو کہہ

تخمیس

ای نور حق ز پرتو روئے تو جلوہ گر — وی طالع دو کون ز خوبی تو بہرہ ور
از حسن تو کرشمہ و ہدایت راہ حق بشر — تا چند گوئیمت کہ چہ ہستے آدم نظر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے دل گم کردہ راہ ترا خیال کہ ہر ہستے کس بات پر نظر ہے حمد کا کہنا اگر محال ہے
تو نعت نبی کا بھی یہی حال ہے

در حمد خداوند جہان نتوان گفتن — نیست کہ ہم خاک در احمد توان رفتن
چو دارد این گلستان غنچۂ امید شگفتن — ز لاف حمد و نعت اولیست بر خاک ادب خفتن

سجودی می توان بردن ز درد ایشان گفتن

عقدہ کشایان اسرار معنی کو مژدہ اور نکتہ سنجان تاریخ دانی کو نوید کہ سید انفاس نے اپنے تلمیذ خاص کی وساطت سے ایک بزم اپنے کارخانہ کی تاریخ سے جلوہ گری کے لیے آراستہ کی ہے اور زینہار گیان باغ سخن سرائی کو ندا ہے کہ تماشا عام ہوتا ہے
کہ آئین ارتباط دیدہ و دل اٹھائیں

مژدہ ای عقدہ کشایان ورمعنی رسست / ہلہ ای نکتہ سرایان سخن ای کم وکاست
گوش وا دیدہ وبیابید کہ غالب گویاست / ورستش در عالم معنی کہ ز شوکت بالاست

عقل مثال سراپردہ زد و بزم آراست

ہمدران بزم از ان بعد کہ از فرط نشاط / بادہ اے کہ بہ نیرنگ گذشت از افراط
گل بیفشاند دران انجمن فیض نشاط / خواند از دیدہ ورے دیدہ وران بہ انبساط

تا ببیند کہ اسرار نہانی پیداست

اور وہ متاع کیا ہے ایک شاہد دلربا ہے کہ ہر ناز اوسکا رہزن آفاق ہے اور ہر عشوہ دلربای عشاق سراپا جلوہ گاہ ان کہ گویا ہمہ تن جان ہے شعر

تا چند گہر ز راز سفتن / با ہمہ آشکار گفتن

ہاں اے ہاتف مژدہ گو سے یہ کیا گفتار ہے کیسا ہنجار ہے اسی گو مگو مین مژدہ جو کچھ کہنا ہے صاف کہہ یہ جو کچھ تو نے کہا اگرچہ خوب کہا پر یہ تو کہہ تلمیذ مسبد و فیاض کون ہے اور بزم کیا ہے شاہد کس سے عبارت ہے ناز و عشوہ کس کی طرف اشارت ہے

مژدہ یاران راز خود آشکارا می کنم

تلمیذ خاص مسبد فیاض کون عقدہ کشائی کے مظہر یعنی نکتہ سرائی کے مصدر یعنی گلشن سخن کے بادصبا اسرار غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جو یا کہ تاریخ کے ثبت و بنا دہندہ اور منتہا کی امید گاہ

ہم گردش سپہر چونے نا فرید / ہم چشم مہر و ماہ چنوے دگر ندید

اور وہ بزم کیا ہے اونکی طبع عقدہ کشا اور شاہد کی تو نہ پوچھ کیا ہے قلم اوسکے وصف مین انگشت بدندان ہے اور ناطقہ سر در گریبان نہ اوسکو

تاب تحریر نہ اسکو مجال تقریر و لیم یا مال القاب

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے		ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے

ہر نقطہ اسمین خال محبوب اور ہر تاریخ نایاب میان محبوبان ناز و انداز میں اعجاز ہی اوسکی جستی عبارت و شوخی اشارت و نغزی ترکیب و شستگی ترکیب بیشمار موزون و ادا آفرین مضمون سے اسد اللہ دا داد تصنیف دی ہے کہ گویا یہ طرز نیا ایجاد کی ہے کہان تک بیان کرون زبان بیکار ہے اور ناطقہ ز بولنا شعر

داماں وصف تنگ و گل حسن تو بسیار		صد گویم وصف نشود یکی ز صد ہزار

مثنوی

کیا رسالہ ہے لکھا جو یار		وصف اسکا کوئی کیا کر جانا
نقطہ نقطہ ہو وہ رنگین اسلوب		کہ ہے آرائش خال محبوب
یا یہ دفع نظر بد کے لیے		حوریان نے جنت سے
خال رخسار بہم کر کے چند		بھیجے ہین اسکے لیے یا گوہر
اور سطر و نکا بیان کیا کیجیے		گر اسطرح سے کچھ کہہ لیجیے
کارخانہ مین قضا کی جو تھی		زلف خوبان سی سیاہی باقی
اوسکو صناع ازل نے لیکر		صرف سطر و نمین کیا کہیے
اور دوائر کا بیان کیجے کیا		انجم چرخ ہین اور سما کی
اور بدلتا کا ہے وہ عالم		دل گنبد ... [illegible]

الغرض وہ رسالہ ہر طرح سے منائع و بدائع فن تاریخ میں بے نظیر ہے اور ... استخراج تاریخ مین مستقل

گر سخن یک حبہ در میزان برد — ہاتفی عمر خضر ہم کم بود

مثنوی ہشتاد من کاغذ شود

اب کوئی قطعہ تاریخ ارقام کر اور اسکو بدعائے قبول عام تمام کر

قطعہ تاریخ

اتالیف جو کر دیا منشی چھوپا — مجموعہ نو لطف تاریخ

ہاتف نے نام و سال بامن — فرمود کہ اسوہ تواریخ

۱۲۸۹

دیگر

منشی خوش گفت کتابیست — ہر کہ بخواند آنرا شد ارجمند

گفتہ بمن ہاتف غیب این چنین — منتخب نسبت بدل دلپسند

۱۲۹۰

ایضاً

خوش کتابے نوشت میر وحید — آنکہ سرتاج جملہ احباب است

سال اتمامہ دور کرد سر و شش — گفت تاریخ ہای نایاب است

۱۲۹۰

تقریظ

از شاعر یکتا سخن گو میر ہے ہمتا لالہ کندن لعل صاحب متخلص بہ منشی روبکار نویس محکمہ عمارت جری پور

رب العالمین کو سجدہ اور رحمۃ العالمین پر درود و آل کی ستایش اصحاب کی ستائش کے بعد سامعہ سے باصرہ کو مژدہ اور باصرہ سے دل کو نوید کہ نسیم بہاری نے رخ شاہد نو خاستہ گلزاری سے نقاب اوٹھایا ہے اور پیر مغان نے در میکدہ فرخاری کو وا کیا ہے یعنے سرآمد سخنوران معنی گستر برگزیدہ کاملان ہنر پرور سخن گوے گرامی نہاد فن تاریخ میں استاد جناب منشی محمد علی صاحب چھوپا متوطن مراد آباد دام اقبالہم سلمہ اللہ تعالی کی طبع رسائی شاہدان سخن یعنے تاریخہاے نو و کہن سے کہ خود

انکی طبع زاد ہین اور نتیجہ ایجاد ایک رسالہ مرتب کرکے جلوہ نما کیا ہے اور مشتاقان فن
یعنے قواعد تاریخ دانی کو ایجاد کرکے بصد زیب و زین جلوہ دیا ہے سبحان اللہ
کیا کیا نغز نغز تاریخین ہین کہ جنکے حروف رشک دہ خط خوبان ہین اور نقطہ نقطہ داغ
خال محبوبان جو مادہ ہے شستہ و دلپسند ہے طبع بلند کا جگر بند کیا خود اوس
کی مرتبہ بلند ہے ہر ایک قاعدہ نغز و دلربا ہے کہ دلفریبی معشوق کا آئینہ کیا
رخ شاہد اور معشوق کا گلگونہ ہے ہر جگہہ کی زبان ہر شہر کے روزمرہ مین اوسنے
ادا کیا ہے کہ خود محاورہ اوسکی ثنا گری مین ہمہ تن ثنا ہے بے تکلف ہر طرح کی تاریخین
نکالی ہین کہ اونکو سنکر بیخواست بھی زبان سے واہ واہ نکلتی ہے اور اونکو
کچھ ایسے بیساختہ پن مین ادا کیا ہے کہ بیساختگی محبوب بھی کف افسوس ملتی ہے کہ
حسن صنائع و بدائع کہ ہر چند حسن عارضی ہے فی نفس حسن ذاتی سے کم ہوتا ہے لیکن یہان
غیرت افزاے حسن ذاتی ہے اور زیور ہر چند مستعار کہلاتا ہے الا یہان پیشکش
زینت صفات ہے واہ ان خوبیون پر کیا بات ہے وہ قالب شعر کو جیسے جان ہے تو یہ ایک بات ہے

سیر جو یا سے لکھی ہے در کتاب — آج تک جسکا نہین دیکھا جواب
جسمین ہے تاریخ ہر اک قسم کی — شستہ رسالہ تکلف سے بری
مادہ وہ شستہ ہین اور پاک صاف — جسکو کہتے ہین کیا ہی گزاف
مادون سے ہے ہو عیان برجستگی — لفظ و معنی مین عجب وابستگی
تہنیت کی اوسمین جو تاریخ ہے — مخزن آسے ہین اوسمین پرپیچ
فرحت افزا غم زدا و دلکشا — راحت انگیز و لطیف و ذوق زا
جان جسم نغمہ ناہید ہے — نشئہ افسانہ سے جمشید ہے

ابجد او سخن ہے تاریخ وفات — گرچہ نقشے بین ہے دوانیہ جتنا
کہیں ... الغرض شاعری — رقت انگیزی مین اوسکو ساحری
انسے ... کی تاریخ ہے — التزام اوسکا ہے اومین لیا

مین نے جو اوسکو دیکھا دل نے خیابان اوسنے اوسکی حسن و خوبی سے فرمایا کہ حق ... ادا ہوا تاریخ اختتام کا چھلوا ہو چند قطعات تاریخ دل نے مجھے دیے مین نے تحریر کیے ہیں

تاریخ ترتیب رسالہ

تا شود نام او رسی در سلک نظم — گوہر تاریخ گونا گون بسفت
من شدم فکرا سے منشی سروش — سید از تاریخ تاریخش بگفت

۱۲۸۹

دیگر

بہ طبع شاعر کامل المشقت فکرت — بسلک نظم تواریخ را گہر سفتہ
رسنت زبر و بینات ہاتف غیب — زہے رسالہ تواریخ سال گفتہ

۶۱۸ ۶۷

تاریخ اختتام

برآمد عندلیب کلک ستا و — برنگینی نوا سنج تواریخ
بمنشی فکر تاریخش چو پرواز — بگفتا ہاتفے گنج تواریخ

۱۲۹۰

دیگر

چو جویاے مورخ نکتہ پرداز — کہ طبعش آمدہ کان تواریخ
کتابے داد در تاریخ ترتیب — شدہ سالش بہارستان تاریخ

۱۲۹

تقریظ

جنابا

از نتیجۂ افکار شاعر خوش بیان رعنا جوان عطار اللہ خان عطا تخلص عرف چاند خان

شاگرد جناب شیخ غلام رسول صاحب تخلص جنون

دشوار نعت سے کچھ ہے حمد باری		اور نعت میں ہے خود ہی عاری
دشوار گزار دونوں راہیں ہیں مگر		کچھ عجز سے ہو تو سہل ہو دشواری

اللہ اللہ اے عطا تو اور فکر حمد کردگار تو اور اندیشۂ نعت احمد مختار یہ دونوں راہیں ہیں بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز تو یہاں مرا ہوا اکھوڑوں کو بھی چل نہیں سکتا مصرع تا ترا پاست بود از سرایں نگریز انظم اس کی حمد مصطفیٰ کی تعظیم کیا کوئی کرے قلم کا سینہ دو نیم ہے وہ مشکل منزل ہے یہ امر عظیم ہے اب کوئی کرے بھی کیا بقول تسلیم شعر

رہ بردم تیغ رفتن آسان نبود		سررشتۂ حق گرفتن آسان نبود

آل و اصحاب کی ستائش کا بھی یہی حال ہے ان مراتب کا حق ادا ہونا عقل بشر سے محال ہے شعر

پھر اب کیا رہا بولنے کا جسے		خدا را یہی کہہ بقول سکتے شعر
خدا را بجود و سبے را درود		بر آل و بر اصحاب رحمت فزود

اور ان راہوں سے بچ کر اگر مجکو جوہر سخن کی عیارگری منظور ہے تو اس کی سعادت اور وہ کیا سمجھے وہ رہنے دیکھ تو منشی میر محمد علی صاحب نے جو پاسبان فن تاریخ ہیں کیا خوب رسالہ لکھا ہے واللہ کام کیا ہے رسالہ کیا ہے سحر سامری ہے رسالہ کیا طلسم ساحری ہے اگر ایسا ہی شوق ثنا گستری ہے تو یہاں کر گل ہے سجایا دامان تمنا کو بھر دیو کتاب کو موشح کے لیے رہ نما سے صواب ہے اور

شائقین تواریخ کے واسطے گنج نایاب

فن تاریخ میں جو یاں لکھی جب یہ کتاب — کہ ہے ایک بحر افکار کا در نایاب
دیکھ کر اوسکو ہوے حضرت محسن بیتاب — اور یہ کہنے لگے جو یاں کو اے فید جناب
حل سے کیے غنچہ خوشبو نکتے کتنے — ہو قدر یہ میں سے لکھے نکتے معانی کتنے

غرض ہر نقطہ اوسکا ذر سے بہا ہے اور ہر سطر رشک وہ طرہ لیلا ہر نقطہ مہر سا ماہ ہر معنی لوز نگاہ ہے ہر سطر جسکی تاریخیں موجود ہیں اور اوس شستگی کے ساتھ ہیں کہ گویا سلک در منضود ہیں ایسے جو مرسے ذہن میں مادہ گزرا ہے واللہ اسم کتاب کے لیے اسم با مسمی ہے اور یہ جو میں کہا ظاہر و آشکار ہے چنانچہ اوسکا

گواہ قطعہ دل آرا ہے - قطعہ تاریخ

چون حضرت جویاں ساجد الس تاریخ — تو طرز کتاب کرد تالیف زہی حاشر
تاریخ ہمیں جستم ناگاہ عطا این — گفتا چہ تواریخ نایاب بگو شاشر ۱۲۹۹

اے عطا تاب کے نہیں تاب سخن — تو سخنور ہے یکہ مرد فن
بس کر اب دم مارنا بہتر نہیں — گفتگو سے شاعری تر کیں
میر جویا نے لکھی ہے وہ کتاب — جسکا ممکن ہے نہیں ہونا جواب

تقریظ

از نتائج افکار شاعر خوش بیان سخن گو سخندان محمد امداد علی صاحب امداد تخلص تلمیذ نور سلمہ

گلشن حمد اوس باغبان حقیقی کو سزاوار کہ جسکی تختہ بندی گلہا ئے بوقلمون سے خیابان جہان رونق ... اور چمن چمن نعت اوس سرور کائنات کو شایاں کہ جسکی خاطر ظہور باغ خلقت سبحانہ شانہ کیسے کیسے گل اس بوستان عالم میں شگفتہ ہیں اوراق غزلت میں نہفتہ

ہین جی لوریکو دیکہیں اور منشی محمد علی صاحب جو یا گویا سبزہ زار مین بلبل غزلخوان ہین لکھے
حضرت نامی عالی خاندانی ہین علمی و قبول کی جگہ پارہ ہین حضرت کا ہر روز رنگ سخن تازہ
حسن معنی بی اندازہ ہے لکھتے گئے اسد ہم کہ تاریخ گوئی مین رسالہ لکھا ہے حضرت نے
تالیف کر دکھایا واہ کیا رسالہ ہے شاعری کا قبالہ ہے تاریخین لکھی ہین یا جادو کیا ہے کوزہ مین
بند دریا کو کیا ہے نئی نئی صنعتین قائم کین ہین بڑے استفاضہ و الم لکھی ہین جناب
مشتہر صاحب لکھنوی کو ایک دو نیاز مندیان اس کثرت پر نیاز کیون نہو مصرع
ہند شاخ پر میوہ سر بر زمین ؛؛ ایسے استاد زمانہ کو خط شاگردی لکھنا
بجا ہے مدعی صاحب کی طرف خامہ انگشت نما ہے حضرت اپنو خط شاگردی لکھے
تاریخین سن لیجیے سبحان اللہ یہ دعوی اگر اس طرف سے ہوتا تو مناسب تھا قول تھا
تھا کہ استاد جویائی ایک تاریخ کا جواب نہین اور تاریخو نکا حساب نہین جن جن
صنعتین ہین استادی یا دہ نکالی دوسرا بنا سکے تو جانین تب اوسکو مانین ارے
بھائی بیان کیا کہین انکا نظیر نہین بیجا تقریر نہین جسکو دعوی ہو سکے نکلی تو سنئے
کیا سنئے جواہر ظاہر ہے ظاہر ہر شخص پا ہر ہے عیان راچہ بیان نہان نہین محتاج بیان
نہین حضرت کی روبرو تاریخ پانی پانی ہے روز مرہ کی کہانی شعر دیکہو تو تاریخ نظم منثور
تو وہ بھی خالی نہین کس پر یہ حال حالی نہین جو منہ سے نکلا وہ تھا ایسے
کا شانہ کا زاویہ جادہ تھا شعر مین انکے ایسے اور یہ اس فن کے لیو واللہ ؛؛ کہ ہے
جسطرح لقمان مشہور دیوان حکمت مین ؛؛ طالب تاریخ ہنوز مدعا تمام کیسے کہ حضرت
نادہ کمر سنا دین کرامت دکھا دین الہام کا ہر وقت نزول ہے یہ شخص اس طرح کا
رسول ہے کیونکر لا دھیو تا موقعہ اور بڑی بات کہان تو اور کہان وہ جامع کمالات

اونکی اوصاف کو دفتر چاہیے یہ مختصر مطول ہو جاویگی اسلیے اسی پہ اکتفا کرتا ہوں حاسد
طرز ساف کہدیں کہ اس گنجینہ گوہر کو دیکھے اوسکے بعد وہ کچھ کہے تو جان ہے ہندوستان
یوں تو کس کلام پر اعتراض نہیں کرتے لیکن درباب کے واسطے اعتراض نہیں حاسد کے
داغ دل پر لگا ہوا شمع ہے امید کا جلوہ خاموشی ہے محض نشہ غفلت وعجب میں
حاسد ہیں او سے ملو اس طرز خاص سے کہ حضرت جو یا موجد ہیں انہیں کیا مداد
کوئی تاریخ لکھکر تو بھی خوشہ چین اوسی خرمن فیض کا ہے کیا تاریخ سے لکھی
ستا دے حاسدونکو جلاوے ... وہ یہ ہے

قطعہ

میر جو یا چہ عجب موجد طرز گشتہ — اندرین نامہ دلکش کہ بود گلشن بیان
بہر تاریخ چو بر جستم ہنگام اداد — گفت ہاتف زرہ لطف این گوہر تفسیر

۱۸۷۰ء

قطعہ

از طبعزاد والا شاہ و غالب دستگاہ سید احمد مرزا خانصاحب متخلص بہ ... سلمہ اللہ تعالیٰ
شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خان غالب

میر جویا یہ وہ لکھی ہے کتاب — دیکھے جس نے جسکو حیرانی
کہا کہ ہم نے یہی تاریخ — نادرہ ہے کتاب لاثانی

۱۲۹۰

قطعہ

از نتیجہ بلند شاعر ارجمند یکتا بلکہ ... متخلص بہ یکتا ... سلمہ

عجب کتاب لکھی میر نے کہ آج تلک — نظر سے گذری نہ ایسی ...
کہا سروش نے یکتا کہ میر جویا نے — نئی کتاب یہ تاریخ ہیں لکھی کہدے

۱۸۷۰ء

قطعهٔ تاریخ

قطعهٔ تاریخ از نتائج افکار شاعر عالی وقار لاله بسنالال صاحب بهوشیار متخلص به غنی مدرس [illegible]

ختم شد چو رسالهٔ جویا — از عنایات فضل یزدانی
سال تاریخ نے البدیهه غنی — گفت ششم جمادی الثانی

۱۲۹۰

قطعه

از نتیجهٔ فکر بلند شاعر ارجمند لاله هیرالال صاحب مونس [illegible] لاله [illegible] لال صاحب

تالیف منور [illegible] جویا — چون نسخهٔ نوشتن تاریخ
هاتف پی سال ختم مونس — گفته جریدة التواریخ

۱۲۹۰

قطعهٔ تاریخ

از نتائج افکار شاعر نادر النظیر عالی میر لطف علی صاحب لطف ساکن [illegible] شاگرد رشید [illegible]

آنکه جویا [illegible] نظم متین — در تاریخ بے عیب سفته
سال تاریخ او دلی [illegible] لطف — فرحت طبع دوستان گفته

۱۲۹۰

قطعه

از فکر شاعر نامی لاله بدری لعل صاحب سررشته دار [illegible] متخلص به بدر

چو جویا سے مورخ کرد تالیف — کتاب لا جواب در تواریخ
بسالش از زبان بدر جسته — عجب گلدستهٔ گلهای تاریخ

[illegible]

قطعهٔ تاریخ

از طبع زاد شاعر والا نهاد لاله گنگا سرن صاحب متخلص به سرن ساکن [illegible]

نسخهٔ تاریخ بے مثل و نظیر — حضرت جویا نے کیا اچها لکها

صفحت اعداد ورا عداد بین | نسخہ التاریخ سال اسکا لکھا

تمام شد کتاب ہذا

خاتمۃ الطبع

شکر اور احسان پروردگار عالم کا کہ جسکی ذات سزاوار حمد و ثنا ہے۔ اور نعت بیحد و حساب سرور کائنات خلاصہ موجودات خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جسکے لیے عالم کی بنا ہے اما بعد ارباب دانش و بینش پر مخفی و محتجب نہ ہے کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کتاب نادرہ روزگار بےمثل و بےمانند مقبول انام سحر و رغیبی مسمی بہ **خیابان تاریخ** مصنفہ منشی محمد علی جویا مصنف نے رنگ سخن کو تازہ کر دکھایا ایسا رسالہ لکھا ہے گویا دریا کوزہ مین بند کیا ہے نئی نئی ترکیبین اور عمدہ عمدہ طریقے ایجاد کئے ہین نظم و نثر دونون پاکیزہ جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے مطبع عالی وقار نامی گرامی مشہور نزدیک و دور جناب منشی **نول کشور** صاحب دام اقبالہ مقام لکھنؤ مین حسب فرمائش حضرت مولف ممدوح کے بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۲ ہجری مطابق ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ عیسوی حلیہ طبع سے آراستہ

و پیراستہ ہوئی